سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

جمعرات،4۔اکتوبر2018
(یوم الخمیس،23۔محرم الحرام1440ھ)

سترہویں اسمبلی: دوسرا اجلاس

جلد2

127

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(25)/2018/1857. Dated: 28th September 2018. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54 read with Article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi, Speaker**, Provincial Assembly of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on Thursday, October 4th, 2018 at 11:00 am in the Assembly Chambers, Lahore.

Lahore
Dated: 27th September 2018

PARVEZ ELAHI
SPEAKER"

129

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4۔اکتوبر 2018

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ امن وامان پر بحث

ایک وزیر امن وامان پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

2۔ پرائس کنٹرول پر بحث

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

3۔ لوکل گورنمنٹ پر بحث

ایک وزیر لوکل گورنمنٹ پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

131

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئرمینوں کا پینل

1۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	:	پی پی۔29
2۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	:	پی پی۔258
3۔	محترمہ عائشہ نواز، ایم پی اے	:	ڈبلیو۔322
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	:	ڈبلیو۔331

3۔ کابینہ

1۔	جناب عبدالعلیم خان	:	سینئر وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
2۔	ملک محمد انور	:	وزیر مال
3۔	جناب محمد بشارت راجا	:	وزیر قانون و پارلیمانی امور
4۔	راجہ راشد حفیظ	:	وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
5۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر اطلاعات و ثقافت

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27،29۔اگست اور 12۔ستمبر 2018 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج برائے اجلاس (4۔اکتوبر 2018) تفویض کیا گیا۔

132

6۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن و سیاحت
7۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
8۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد سبطین خان	:	جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری
12۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
13۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
14۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری و محصولات اور نارکوٹکس کنٹرول
15۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
16۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں و کھیلیں
17۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
18۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
19۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری
20۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
21۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
22۔	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
23۔	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
24۔	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت

133

25۔ سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر مینجمنٹ اور پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ

26۔ جناب محمد اختر : وزیر

27۔ جناب زوار حسین وڑائچ : وزیر جیل خانہ جات

28۔ جناب محمد جہانزیب خان کھچی : وزیر ٹرانسپورٹ

29۔ جناب شوکت علی لالیکا : وزیر زکوٰۃ وعشر

30۔ جناب سمیع اللہ چودھری : وزیر خوراک

31۔ مخدوم ہاشم جواں بخت : وزیر خزانہ

32۔ جناب محمد محسن لغاری : وزیر آبپاشی

33۔ سردار حسنین بہادر : وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ

34۔ محترمہ یاسمین راشد : وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن

35۔ جناب اعجاز مسیح : وزیر انسانی حقوق واقلیتی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب احمد اویس

ایوان کے افسران

سینئر سیکرٹری اسمبلی : رائے ممتاز حسین بابر

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

135

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا دوسرا اجلاس

جمعرات، 4۔اکتوبر 2018

(یوم الخمیس، 23۔ محرم الحرام 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

يَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ لَكُمْ اَيُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾
فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ
اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
فَانْفُذُوْا ۭ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ڏ وَّنُحَاسٌ فَلَا
تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ
السَّمَاۗءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿۳۷﴾

سورة الرَّحمٰن آیات 29 تا 37

آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں۔ وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے (29) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (30) اے دونوں جماعتو! ہم عنقریب تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں (31) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (32) اے گروہ جن وانس اگر تمہیں قدرت ہو کہ آسمان اور زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ۔ اور زور کے سوا تو تم نکل سکنے ہی کے نہیں (33) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟ (34) تم پر آگ کے شعلے اور دھواں چھوڑ دیا جائے

گا تو پھر تم مقابلہ نہ کر سکو گے (35) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(36) پھر جب آسمان پھٹ کر تیل کی تلچھٹ کی طرح گلابی ہو جائے گا (تو) وہ کیسا ہولناک دن ہو گا(37)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

درِ نبیؐ پہ پڑا رہوں گا، پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہوگا
خلاف معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہوگا
خدا بھی ہوگا اُدھر ہی اے دل جدھر وہ عالیؐ مقام ہوگا
اسی توقع میں جی رہا ہوں یہی تمنا جِلا رہی ہے
نگاہ لطفُ و کرم نا ہوگی تو مجھ کو جینا محال ہوگا
جو دل سے ہے مائل پیمبر یہ اُس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نواء کے لب پر دَرود ہوگا سلام ہوگا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے۔

1۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
2۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
3۔	محترمہ عائشہ نواز، ایم پی اے	ڈبلیو۔322
4۔	محترمہ ذکیہ خان، ایم پی اے	ڈبلیو۔331

حلف

نومنتخب ممبران اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: کچھ معزز ممبران نے حلف نہیں اُٹھایا تو میری اُن سے request ہو گی کہ وہ پہلے حلف اُٹھا لیں۔

(اس مرحلہ پر درج ذیل چار معزز ممبران اسمبلی نے حلف لیا)

1۔	میاں جلیل احمد، ایم پی اے	پی پی۔139
2۔	سردار محمد اویس دریشک، ایم پی اے	پی پی۔296
3۔	سیدہ عظمیٰ قادری، ایم پی اے	ڈبلیو۔354
4۔	محترمہ نفیسہ امین، ایم پی اے	ڈبلیو۔359

جناب سپیکر: اب معزز ممبران حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط بھی ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر چاروں معزز ممبران نے باری باری حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، سمیع اللہ خان صاحب!

تعزیت

سابق خاتون اوّل محترمہ کلثوم نواز، جناب عبدالحئی دستی ایم پی اے کے والد اور غلام عباس خاکی ایم پی اے کی وفات پر دعائے مغفرت

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پاکستان کی سابق خاتون اوّل محترمہ کلثوم نواز انتقال کر گئی ہیں میری آپ سے گزارش ہے کہ اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے rules کو suspend فرمائیں اور اس حوالے سے رانا محمد اقبال خان سابق سپیکر پنجاب اسمبلی محترمہ کی خدمات کے اعتراف میں ایک resolution پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ ان کو resolution پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور دعا بھی کی جائے۔

جناب سپیکر: پہلے دعا کر لیتے ہیں۔

وزیر (جناب محمد اختر): جناب سپیکر! ہمارے معزز ممبر عبدالحئی دستی کے والد بھی پچھلے دنوں وفات پا گئے تھے ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر): جناب سپیکر! جناب غلام عباس خاکی، ایم پی اے کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میں نے رانا صاحب کو floor دے دیا ہے۔ رانا صاحب! آپ پڑھیں۔

رانا محمد اقبال خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان پاکستان کی سابق خاتون اوّل۔۔۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! پہلے ہمیں اس قرارداد کی کاپی دے دیتے۔ آپ تو ماشاء اللہ سپیکر رہے ہیں آپ کو پتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ کو پہلے کاپی نہیں ملی؟

جناب سپیکر: کاپیاں تو کسی نے issue ہی نہیں کیں اور یہ ایجنڈا آئٹم بھی نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ان کو پڑھنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: پہلے کاپی issue ہونی چاہئے تھی ویسے میں نے انہیں قرارداد پڑھنے کی اجازت دے دی ہے آپ فکر نہ کریں لیکن طریق کار یہ ہے کہ جو resolution آتی ہے رانا صاحب کو بھی پتا ہے کہ اس کی ایک کاپی لاء منسٹر صاحب کو جاتی ہے اور ایک ہمارے پاس آنی چاہئے تھی۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! خصوصی اجازت دے دیں، مہربانی فرمائیں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ پڑھ لیں۔

قرارداد

سابق خاتون اوّل محترمہ کلثوم نواز کی وفات پر دکھ اور رنج کا اظہار

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان پاکستان کی سابق خاتون اوّل محترمہ کلثوم نواز کے انتقال پر اپنے گہرے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ مرحومہ انتہائی ایماندار، وفادار، شفیق اور بہادر خاتون تھیں۔ انہوں نے جمہوریت کے لئے بھی گراں قدر خدمات سرانجام دیں، خصوصی طور پر 1999 میں انہوں نے جمہوریت کی بقاء کی خاطر اپنی جان کی پرواکئے بغیر اس وقت کے ڈکٹیٹر کو للکار کر جمہوریت کو دوام بخشا۔ پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان ان کی جمہوریت کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں مادر جمہوریت کا خطاب دیتا ہے۔ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان پاکستان کے سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کے اس غم میں ان کے ساتھ

برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی لغزشوں کو درگزر فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے"۔آمین۔

ان کو کاپی دے دیں۔

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! بعد میں کر لینا ابھی چلنے دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: اگر ہاؤس کو چلانا ہے تو---

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: اگر ہاؤس کو چلانا ہے تو ہاؤس کو چلانے سے پہلے rules of game ذرا set کر لئے جائیں۔

جناب سپیکر: Game کوئی نہیں ہے۔ پہلے تو یہ الفاظ ٹھیک کریں کہ game نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں آپ سے مخاطب ہوں اور میرا پوائنٹ آف آرڈر بڑا clear ہے---

جناب سپیکر: آپ نے مجھ سے اس وقت مخاطب ہونا ہے جب میں نے آپ کو پوائنٹ آف آرڈر پر allow کرنا ہے اور میں نے ابھی allow نہیں کیا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! [*******]

جناب سپیکر: یہ disallowed ہے اور یہ ساری باتیں کارروائی سے حذف کی جاتی ہیں۔ یہ بات کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: سپیکر کو ایسے بیانات نہیں دینے چاہئیں---

جناب سپیکر: آپ جو مرضی کہتی رہیں، یہ بالکل disallowed ہے۔ ہم question لیتے ہیں۔ اپوزیشن کے ساتھ پہلے یہ طے ہو گیا تھا، ان کے husband وہاں موجود تھے اور باقی بھی اپوزیشن کے لوگ موجود تھے۔ جی! ایک منٹ میری بات سنیں۔ (قطع کلامیاں)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، راجا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں اور بالخصوص قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کا decorum ہے اور اس کو چلانے کا ایک طریق کار ہے۔ آج جب اجلاس شروع ہونے سے پہلے ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہوا اور ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں وہ تمام امور جن پر ہمارا آپس میں کوئی اختلاف رائے ہو سکتا تھا ہم نے ان کو طے کیا۔ اب جب آپ ہاؤس میں اندر آئے تو محترم رانا محمد اقبال جو ہمارے سابق سپیکر ہیں ان کی طرف سے ایک resolution کی بات کر دی گئی اور آپ نے انتہائی مہربانی فرماتے ہوئے ان کو اس بات کی اجازت دے دی اور ہم نے کوئی اعتراض نہیں کیا حالانکہ یہ بات ایڈوائزری کمیٹی میں ہمیں بتائی گئی تھی اور نہ ہی اس کی کوئی کاپی دی گئی تھی۔ ہم نے بھی اعتراض نہیں کرنا تھا لیکن ہونا صرف یہ تھا کہ اگر رانا محمد اقبال صاحب ہمیں پہلے اعتماد میں لے لیتے تو شاید ہم اس سے اتفاق کرتے اور یہ resolution متفقہ طور پر بھی آ سکتی تھی کیونکہ محترمہ کلثوم نواز ہمارے لئے بھی قابل احترام تھیں۔ یہ resolution متفقہ طور پر بھی آ سکتی تھی لیکن نہیں بتایا گیا۔ اب وہ معاملات specially conduct of the Speaker جن کو اس وقت زیر بحث لانے کی کوشش کی جا رہی ہے یہ مناسب نہیں ہے۔ ہم نے اس ہاؤس کو ایک مناسب طریقے سے چلانا ہے اور رولز کے مطابق چلانا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! محترمہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور senior Parliamentarian ہیں تو میں ان سے بھی گزارش کروں گا کہ conduct of the Speaker یا Speaker کوئی بیان دیتے ہیں تو وہ آپ ہاؤس میں discuss نہیں کر سکتے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! کیا پہلے والے سپیکر صاحب بھی یہی بیان دیتے رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: راجا صاحب! اگر انہوں نے یہی کرنا ہے تو میرا خیال ہے۔۔۔

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! آپ نہ بولیں، ذرا مجھے بولنے دیں۔ آپ ذرا ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں! اگر انہوں نے یہی طریقہ اپنانا ہے تو پھر یہ سوچنا پڑے گا کہ جو اپوزیشن کے ساتھ ہمارے

مذاکرات ہوئے ہیں وہ کہاں گئے؟ جو چیزیں انہوں نے کہیں میں نے وہ ساری مان لیں۔ جس طرح انہوں نے کہا تو ہم نے ہاؤس کو اسی طرح چلانے کا فیصلہ کر لیا کہ یہ ان کا ایجنڈا ہے۔ انہوں نے یہ requisition دی ہے اور ہم تیار ہیں کہ آپ اس پر بات کریں اور اپنی باری پر discussion بھی ہو گی، جو آپ نے ایجنڈا دیا ہے اسی پر یہ سارا ہاؤس چلے گا۔ اگر انہوں نے یہ طریقہ اپنانا ہے تو افسوس کے ساتھ کہنا پڑے گا کہ انشاء اللہ ہم اس طرح نہیں چلنے دیں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ہم بھی نہیں چلائیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: نہ چلائیں۔ آپ نے requisition دی ہے۔ ہاؤس چلانے کی ذمہ داری بھی آپ لوگوں کی ہے، ہماری کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ یہ کوئی طریقہ ہے؟

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، چوہان صاحب! آپ بات کریں۔

وزیر اطلاعات وثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں جناب محمد بشارت راجا کی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہوں گا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے بڑی متانت، بڑی شرافت کے ساتھ اور بڑے humble طریقے سے deal کیا اور rules and regulations کو violate کر کے جس انداز سے resolution پیش کی گئی آپ نے اس کو چلنے دیا حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کی حکومت ہوتی یا ان کے کوئی سپیکر صاحب بیٹھے ہوتے تو شاید وہ اتنا جذبہ یا حوصلہ نہ رکھتے اور وہ rules and regulations کی چھتری تلے ان کو condemn کر دیتے اور ان کو slip کر دیتے لیکن آپ نے بڑے humble طریقے سے چیزوں کو آگے چلنے دیا اور محترمہ کلثوم نواز کے اعزاز میں جو انہوں نے resolution پیش کی اس کو پیش کرنے دیا حالانکہ یہ rules کے خلاف جا رہی تھی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو زیب نہیں دیتا تھا کہ آپ کی dignity، identity اور آپ کے رتبے کو وہ malign کرنے کی کوشش کریں۔ کسی ایک فرد کے اس انداز سے کہنے سے آپ malign نہیں ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کا ایک background ہے، آپ کی ایک history ہے، آپ کا ایک طرز زندگی ہے اور آپ کا ایک طرز سیاست ہے۔ جو دو چار پانچ اور دس دن کی سیاست کے اندر آنے والے کھڑے ہو کر یا دو چار جملے یا الفاظ بول کر آپ کی حیثیت یا وقار کو کم نہیں کر سکتے۔ یہاں پر دوسری سب

سے important چیز یہ ہے کہ معزز ممبران نے اپنے ووٹ کی اکثریت سے آپ کو منتخب کیا ہے۔ ہم کسی کو اجازت نہیں دیں گے کہ کوئی کھڑے ہو کر ہمارے ووٹ کی تذلیل کرنے کی کوشش کرے جو پچھلے دو سالوں سے اس پاکستان میں میڈیا کے اندر اربوں کھربوں روپے استعمال کر کے ووٹ کو عزت دو کا ڈرامہ رچاتے رہے آج وہ ہمارے ووٹ کی تذلیل نہیں کر سکتے۔ ہم اس کی اجازت نہیں دیں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! ابھی یہاں پر سورۃ رحمٰن کی آیات تلاوت کی گئی ہیں اور مفہوم ہے کہ "تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے "اور اس کے بعد نعت رسول مقبولؐ پڑھی گئی ہے۔ میں مدینہ منورہ تھا اور ریاض الجنہ میں دیوار کے سامنے ایک آیت لکھی ہوئی ہے جس کا مفہوم ہے کہ "اپنی آوازوں کو میرے نبیؐ کی آواز سے مدہم رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کو خبر بھی نہ ہو اور تمھارے سارے اعمال ضائع ہو جائیں "تو یہ اخلاق کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کی کارروائی کو شائستگی سے چلنا چاہئے اور اس طرف سے جو بات ہوئی ہے اور جو ہاؤس آف بزنس طے ہوا ہے اس کے مطابق اس کارروائی کو چلنے دیں۔ اگر دونوں طرف سے ماحول سازگار رہے گا تو اس میں ہم سب کی جیت ہے، میں اسی کا داعی ہوں اور اس میں جمہوریت کی جیت ہے۔ آپ کارروائی کا آغاز کریں اور انشاء اللہ ہم آپ سے co-operrate کریں گے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جناب اپوزیشن لیڈر نے جو فرمایا ہے میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اگر یہ اسی جذبے سے چلے تو یہ ہاؤس چلے گا ورنہ چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی جو ہیں وہ کانوں تک نہیں پہنچائی جاتیں۔ ہماری معزز خاتون نے یہاں پر جو کچھ ارشاد فرمایا تو ان کو شاید یہ علم نہیں تھا کہ ان کے میاں بھی ایڈوائزری کمیٹی کے ممبر تھے اور ان

کے میاں وہاں پر یہ ساری چیزیں commit کر کے آئے ہیں۔ اگر رشتوں کا آپس میں اس قدر تفاوت ہے اور اگر یہ بھی convey نہیں کیا جا سکتا تو ہم تو بڑے پریشان ہیں۔ آپ میاں صاحب اپنی بیگم صاحبہ کو یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ میں کیا commit کر کے آیا ہوں اور خدا کے لئے تم چپ کرو۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ادھر بھی دیکھ لیں آپ کی مہربانی ہو گی۔ آپ نے یہ درست کہا۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ ہی کی طرف دیکھتا رہا۔

جناب سمیع اللہ خان: نہیں، نہیں۔ آپ اُدھر دیکھ رہے تھے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ کے پیچھے بھی دیکھ رہا تھا۔ (قہقہے)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اچھا، بات یہ ہے کہ آپ نے درست فرمایا کہ اس ہاؤس کو rules کے تحت چلنا چاہئے اور لاء منسٹر صاحب نے جو resolution کی بات کی۔ اگر وہ بھی rules کے آئینے میں دیکھیں تو انہوں نے درست بات کی لیکن ایک بات میں آپ سے اور کرنا چاہتا ہوں کہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں جو چیزیں طے ہو جاتی ہیں ان پر اُس سائیڈ نے بھی عمل کرنا ہے اور اِس سائیڈ نے بھی عمل کرنا ہے لیکن اس پورے ہاؤس کے جو ممبران ہیں میں صرف ایک سائیڈ کی بات نہیں کر رہا۔ ان میں سے کسی کو آپ پوائنٹ آف آرڈر کہنے سے نہیں روک سکتے لیکن allow آپ نے کرنا ہے یعنی بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں پوائنٹ آف آرڈر طے نہیں ہوتے کہ پوائنٹ آف آرڈر کون لے گا۔ یہ اس وقت 354 ممبران کا ہاؤس ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، معاف کرنا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے آپ بتا دیں کہ ابھی تو اِس سائیڈ سے پوائنٹ آف آرڈر لیا ہے۔ اگر کوئی معزز ممبر اُدھر سے پوائنٹ آف آرڈر لینا چاہے اور دو ممبر کے بغیر۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری اگر گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: میں نے سن لی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! نہیں، ادھر سے چودھری ظہیر الدین کھڑے ہوئے اور چوہان صاحب کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ ایڈوائزری کمیٹی میں کہاں طے پایا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ایک منٹ ذرا رُکئے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!آپ بات تو حوصلے سے سن لیں،آپ حوصلہ نہیں کر رہے۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے سن لی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ آپ نے ان کی بڑے حوصلے سے باتیں سنی ہیں، میں دیکھ رہا تھا اور میرا ایک جملہ آپ برداشت نہیں کر رہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے تو ادھر سے ڈانس بھی برداشت کیا ہے۔ادھر سارے ڈانس ہو رہے تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران اپوزیشن نے اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر احتجاج کیا)

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!اب آپ اپنا conduct دیکھیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر!آپ کو پتا ہے کہ ڈانس کون کرتا ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!آپ کو پتا ہے کہ اس ملک میں ڈانس پارٹی کس کو کہا جاتا ہے۔مجھے پتا ہے کہ آپ یہ جملہ کہہ کر indirectly PTI پر hit کر رہے ہیں۔آپ نے ہمیں نہیں بلکہ PTI کو hit کیا ہے۔ ہم نہیں کہتے بلکہ پورے میڈیا میں یہ تاثر ہے کہ ڈانس پارٹی کسے کہتے ہیں۔آپ کا شکریہ کہ آپ نے اس منصب پر بیٹھ کر ٹھیک طریقے سے انہیں ڈانس پارٹی قرار دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ لوگوں نے ادھر ہنگامے کئے۔ جب ایک چیز طے ہو گئی تو پھر یہ بات کرنے کی کیا ضرورت تھی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!آپ نے کل کے اپنے انٹرویو میں کہا کہ مجھے لوکل گورنمنٹ کے معاملے میں اعتماد میں نہیں لیا جا رہا۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! سمیع اللہ خان صاحب جو خود نہیں کہنا چاہتے تھے وہ بیگم صاحبہ سے کہلوا دیا ہے۔

جناب سپیکر: خان صاحب!آپ نے انٹرویو discuss کرنا ہے یا ایجنڈا follow کرنا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے پہلے بھی جناب قائد حزب اختلاف کو براہ راست مخاطب کر کے یہ request کی تھی کہ یہ ان کا بلایا ہوا

اجلاس ہے۔ اگر اب وقت ضائع کر رہے ہیں تو یہ آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اس میں ہمارا کوئی نقصان نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: آپ سپیکر صاحب کو سمجھائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں۔ آپ میری بات تو سنیں، آپ اپنے روّیے کو نرم رکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب سمیع اللہ خان: آپ سپیکر صاحب کو سمجھائیں کہ ذرا حوصلے سے سنیں یہ پنجاب اسمبلی ہے ان کا گجرات کا حلقہ نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر یہی ماحول رہنا ہے تو یہ آپ کی اس commitment کی نفی ہے جو ابھی آپ نے کی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: سپیکر صاحب نے پی ٹی آئی والوں کو ڈانس پارٹی کہا ہے۔ علیم خان صاحب لوکل گورنمنٹ میں جو کر رہے ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): آپ چلا لیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کو مخاطب کر رہا ہوں کہ جب وہ یہاں پر ایک بات کر رہے ہیں تو کیا باقی ان کے سارے ممبران ان کی حکم عدولی کر رہے ہیں؟ انہوں نے یہاں پر کہا ہے کہ ہاؤس smooth چلے گا اور اس کے بعد ہاؤس smooth چلنا شروع ہو گیا لیکن دوبارہ اس طرف سے آوازیں آ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کو ہاؤس in order کرنا چاہئے اور قائد حزب اختلاف نے جو کہا ہے اس کے مطابق ان کے ممبران کو ہاؤس کو چلنے دینا چاہئے۔

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں جناب محمد حمزہ شہباز شریف سے request کروں گا کہ آپ اپنی پارلیمانی ٹیم کو یہ etiquettes بھی سکھائیں کہ جو سپیکر کی سیٹ پر بیٹھا ہوتا ہے اس کی عزت و احترام کرنے کا ہر ممبر پابند ہوتا ہے چاہے اسے دل سے اچھا لگے یا نہ لگے۔ یہ کیا طریق کار ہے کہ اس نے یہ کہا اس نے یہ کہا۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف اپنی ٹیم کو تھوڑے سے etiquettes سکھائیں کہ سپیکر کا احترام کیسے کرنا ہے۔ سپیکر کو اس کہہ کر مخاطب نہیں کرتے۔ اگر آپ

ووٹ کو عزت دینے کے حوالے سے اتنا جذبہ رکھتے ہیں تو تھوڑی سی تمیز بھی سیکھ لیں کہ سپیکر کو کیسے مخاطب کرنا ہے، سپیکر کی کیا عزت ہوتی ہے سپیکر کا کیا احترام ہوتا ہے؟ آپ کو یہ پتا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف سے گزارش کروں گا کہ وہ سپیشل ایک ورکشاپ رکھیں جس میں اپنے تمام ممبران کو تھوڑی سی تمیز سکھائیں اور تھوڑے سے etiquettes سکھائیں کہ آپ نے کس طریقے سے سپیکر اسمبلی کو مخاطب کرنا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب آپ ہمیں etiquettes سکھائیں گے؟

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف بات کرنا چاہتے ہیں انہیں ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: جی، معاویہ صاحب!

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! آج جب اجلاس شروع ہونے جا رہا تھا تو اس سے پہلے ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھے ہوئے افراد جن میں پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان پیپلز پارٹی، میری پاکستان راہ حق پارٹی اور تمام ذمہ داران موجود تھے۔ میرے خیال کے مطابق ایڈوائزری کمیٹی کے اجلاس میں جو باتیں طے کی جاتی ہیں ان کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اجلاس شروع ہوتے ہی ایجنڈے کے مطابق کارروائی چلائی جائے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہو تو وہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے طے کر لی جائے۔ اس وقت ایوان کا ماحول سب کے سامنے ہے ہمارے کئی بھائی رحیم یار خان سے آئے ہیں اور کوئی اٹک سے آئے ہیں۔ یہ لوگ پنجاب کے دو کناروں سے یہاں پر نعرے سننے کے لئے نہیں آئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے اپنے معزز ممبران سے درخواست کروں گا کہ ایک دوسرے کو by name طنز کرنے کی بجائے آپ ایجنڈے کے مطابق کارروائی شروع کریں تاکہ ہم سب کا وقت ضائع ہونے سے بچے۔ شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف نے اچھے انداز میں بات کی، ایجنڈا بھی طے ہو گیا۔ وقفہ سوالات اپوزیشن کا ہوتا ہے ان کے سوال آتے ہیں جن پر ہم تیاری کر کے آتے ہیں۔ آج ان کا دن تھا وقفہ سولات کے لئے ایک گھنٹہ رکھا ہوا ہے اس کے اندر یہ سوال کرتے اور ہم انہیں جواب دیتے۔ اگر انہوں نے اسی طرح ہاؤس کو چلانا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے ہم تو بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ ان کا ٹائم تھا لیکن یہ kill کرنا چاہ رہے ہیں۔ ان کے جو

سوالات بنتے ہیں وہ ہم سے کریں ہم تیاری کر کے آئے ہیں۔آپ دیکھیں کہ معاملات کو کس طرح آگے چلانا ہے لیکن آپ نے یہاں فضول بحث شروع کر لی ہے جو بنتی ہی نہیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر!جس طرح قائد حزب اختلاف نے بڑے اچھے طریقے سے ساری چیز کو wind up کیا تو میں نہیں سمجھتا کہ اس کے بعد چودھری ظہیر الدین کھڑے ہو کر بات کرتے۔پھر اس سے بھی بڑھ کر آپ نے جو غیر مناسب بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس میں ایسی بات نہیں ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جب سپیکر کے conduct پر اس طرح بات کی جائے گی تو کیا یہ مناسب ہے؟

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر!یہ بالکل آپ کا right ہے لیکن آپ مناسب الفاظ استعمال کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: سارا ہاؤس آپ کے ایجنڈے کے لئے بیٹھا ہوا ہے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر!میں لمبی بات نہیں کرنا چاہتا۔قائد حزب اختلاف بات کرنے کے لئے تین دفعہ کھڑے ہوئے ہیں لیکن آپ ادھر بات سنتے رہے ہیں لہٰذا میری تجویز ہے کہ آپ ان کا verdict لے لیں چونکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہاؤس proper طریقے سے چلے۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں تو ہم وقفہ سوالات شروع کر دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر!میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے نہایت سچے جذبے سے اظہار خیال کیا تھا تاکہ ہاؤس کی کارروائی چل سکے لیکن بصد احترام میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب گھر والے ہیں آپ بھی گھریلو روایات کے امین ہیں۔یہاں پر خواتین معزز ممبران اسمبلی بیٹھی ہیں میرے لئے دونوں اطراف کی خواتین قابل احترام ہیں۔آپ نے جو لفظ استعمال کیا ہے وہ مناسب نہیں تھا شاید اس وجہ سے رخنہ پڑا۔میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر ہم نے ہاؤس چلانا ہے تو آپ بھی مہربانی کر کے الفاظ کے چناؤ میں احتیاط کریں تو انشاء اللہ ہم آپ سے co-operate کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سپیکر کے conduct کے حوالے سے اس طرح کی جو گفتگو ہوئی ہے کیا یہ مناسب ہے؟جب میں نے کہہ دیا کہ ہم آپ کے لئے بیٹھے ہیں آپ ایجنڈے پر بات کریں تو اس کے بعد یہ ساری گفتگو کرنے کی کیا ضرورت تھی کہ آپ نے باہر بیان کیوں دیا اور وہاں پر کیا کیا۔اس بات کی کیا ضرورت تھی؟آپ بھی باہر بات کرتے ہیں اور جب کسی اور نے بات کرنی ہوتی ہے تو وہ بھی باہر کرتے

ہیں ہاؤس کے اندر تو کبھی بات نہیں ہوئی۔ جب اپوزیشن کا گورنمنٹ کے ساتھ ایک ایجنڈا طے ہو گیا اور ہم بڑی خوش اسلوبی سے ہاؤس کی کارروائی شروع کر رہے تھے۔ اس ایجنڈے میں آپ کے سوالات رکھے گئے ہیں اور اس میں آپ کے لئے discussion رکھی ہوئی ہے لیکن اس کی بجائے آپ لوگوں نے دوسری باتیں شروع کر دی ہیں۔ اس طرح تو ہاؤس نہیں چل سکتا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: نہ چلے۔

جناب سپیکر: آپ نے پھر وہی بات کر دی ہے کہ نہ چلے۔ اگر آپ نے یہی کچھ کرنا ہے تو پھر آپ نے اجلاس کی requisition کیوں دی ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! کیا ضروری ہے کہ آپ نے میری ہر بات پر reply کرنا ہے؟ میں نے تو یہ بات بیٹھے بیٹھے کی ہے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ پیپلز پارٹی کی طرف سے مخدوم عثمان صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، مخدوم صاحب! آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ایک Chinese proverb ہے کہ:

> "When in power follow one advice. You have two ears and one tongue, so listen twice as much as you speak."

ہمارے حکومتی بنچوں کے دوستوں کو چاہئے کہ وہ حوصلہ رکھیں۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران اگر کوئی گزارشات کرنا چاہتے ہیں تو انہیں اس کی اجازت دی جائے۔ یہاں ایوان میں فیاض الحسن چوہان بیٹھے ہیں۔ میں نے ان کی گفتگو میڈیا پر سُنی ہے۔ یہ تو میڈیا پر بھی غیر پارلیمانی گفتگو کرتے ہیں تو یہاں پارلیمان میں پتا نہیں یہ کیا کریں گے؟

وزیر اطلاعات و ثقافت (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! مجھے ایک منٹ بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! آپ ابھی رہنے دیں۔ مہربانی کر کے تشریف رکھیں۔

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر،
صنعت، تجارت و سرمایہ کاری اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری، پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر، سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن اور لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔آج پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 15 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی
کے پراجیکٹ مکمل ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*15: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کب قائم کی گئی؟

(ب) کمپنی نے اب تک کتنے پراجیکٹ مکمل کر لئے ہیں؟

(ج) کیا کمپنی ڈائریکٹ کسانوں سے زرعی زمین کو صنعتی استعمال کے لئے خرید سکتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی 16۔جولائی 2004 میں فیصل آباد میں قائم ہوئی۔

(ب) فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی اب تک ان پراجیکٹس پر کام کر رہی ہے۔

(1) ویلیو ایڈیشن سٹی 225 ایکڑ کھرڑیانوالہ فیصل آباد میں ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں۔

(2) ایم تھری انڈسٹریل سٹی 4356 ایکڑ۔فیز A1 اور B2 مکمل ہیں جبکہ فیز II میں ترقیاتی کام جاری ہے۔

(ج) جی ہاں! کمپنی کسانوں سے زرعی زمین قانون حصول اراضی 1894 کی دفعہ 4 کے تحت، District Price Assessments Committees کی منظور شدہ قیمت پر، Land Acquisition Collector(LAC) حکومت پنجاب کے ذریعے خرید سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے پراجیکٹ مکمل کرنے کے بارے میں پوچھا ہے۔ محکمہ کی طرف سے جواب کے جز (ب) نمبر 1 میں بتایا گیا ہے کہ:

"ویلیو ایڈیشن سٹی 225 ایکڑ کھرڑیانوالہ فیصل آباد میں ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں۔"

جناب سپیکر! یہاں اجلاس میں آنے سے پہلے میں محکمہ کی آفیشل ویب سائٹ کو دیکھ رہا تھا جو کہ بہت اچھی بنی ہوئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ویلیو ایڈیشن سٹی کی زمین 215 ایکڑ ہے جبکہ اسمبلی میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں ویلیو ایڈیشن سٹی کی زمین 225 ایکڑ بتائی گئی ہے۔ یہ دس ایکڑ کس تبدیلی کا مظہر ہے کہ ان چالیس دنوں میں فیصل آباد کی یہ زمین غائب ہو چکی ہے، مجھے بتایا جائے کہ یہ زمین کدھر گئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آج اسمبلی کا پہلا دن ہے اور آج کا پہلا سوال محکمہ صنعت کے حوالے سے ہے۔ یہ میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے۔ معزز ممبر نے ابھی جو کچھ پوچھا ہے میں اس کی تفصیل انہیں دے دیتا ہوں۔ جناب نصیر احمد نے سوال کیا تھا کہ فیصل آباد انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کب قائم ہوئی اور کمپنی نے اب تک کتنے پراجیکٹ مکمل کئے ہیں؟ مزید آپ نے ضمنی سوال کرتے ہوئے point out کیا ہے کہ ویب سائٹ کے اُوپر یہ لینڈ 215 ایکڑ ہے جبکہ ہاؤس کے اندر ہم نے اسمبلی کو جو تحریری جواب دیا ہے اس کے مطابق یہ زمین 225 ایکڑ ہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر جناب نصیر احمد نے اپنے سوال میں اس کی تفصیل نہیں پوچھی لیکن میں ان کو یہ تفصیل دے سکتا ہوں۔ یہ زمین 225 ایکڑ ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی وزیر صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ ٹھیک ہے یا آفیشل ویب سائٹ جو کہ آج کی تاریخ مورخہ 4۔اکتوبر 2018 تک updated ہے وہ ٹھیک

ہے ؟اگر ان کی آفیشل ویب سائٹ غلط کہہ رہی ہے تو پھر اس کا ذمہ دار کون ہے ؟منسٹر صاحب سوچ سمجھ کر جواب دیں کیونکہ وہ حزب اختلاف کے بنچوں پر بیٹھے ہوئے یہی demand کرتے رہے ہیں کہ جنہوں نے غلط جواب دیا ہے انہیں نشان عبرت بنایا جائے اور ذمہ داری fix کی جانی چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے قابل احترام ممبر کے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ یہ زمین 225 ایکڑ ہے۔ میں ویب سائٹ تو نہیں دیکھ سکا البتہ میں ہاؤس میں جواب دے رہا ہوں کہ یہ زمین 225 ایکڑ ہے اور اس کی پوری تفصیل میرے پاس موجود ہے اگر یہ کہیں تو میں یہ تفصیل پڑھ دیتا ہوں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ ذرا محبت سے جواب دیں اور اتنی جلدی غصہ نہ کریں۔ آج تو پہلا دن ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ پنجاب کے عام شہری جن کی منسٹر صاحب تک رسائی نہیں وہ تو سرکاری ویب سائٹ سے ہی انفارمیشن لیں گے کیونکہ ہر آدمی پنجاب اسمبلی کا ممبر ہے اور نہ ہی ہر آدمی منسٹر صاحب سے بات کر سکتا ہے۔ آج منسٹر صاحب نے on the floor of the House کھڑے ہو کر کہہ دیا ہے کہ ویب سائٹ پر دی گئی figure ٹھیک نہیں اور اس حوالے سے انہوں نے پنجاب اسمبلی میں جو جواب دیا ہے وہ ٹھیک ہے۔ کیا منسٹر صاحب یہی کہنا چاہ رہے ہیں ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے پنجاب اسمبلی میں جو جواب دیا ہے وہ ٹھیک ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری اگلی گزارش یہ ہے کہ آج اجلاس کا پہلا دن ہے اور ان کی طرف سے ہر سوال پر عجیب وغریب جواب آرہے ہیں۔ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ایم۔ تھری انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد میں ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ میرے پاس ان کے محکمہ کا ایک نوٹیفکیشن ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ آج کی تاریخ تک اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں گیس نہیں دی جا سکی۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے دوبارہ یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں یا نہیں اور کیا واقعی ابھی تک وہاں پر گیس فراہم نہیں کی گئی ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ انہوں نے دس سال تک انڈسٹریز کا خانہ خراب کیا ہے۔ دس سال یہ پراجیکٹ اس وجہ سے رُکا رہا کیونکہ یہ

پراجیکٹ 2002 کے اندر ان سے پہلے کی حکومت نے بنایا تھا۔انہیں آج سوال پوچھنے کا بہت شوق ہے۔یہ کم از کم پندرہ سال اس صوبے کے اُوپر حکمرانی کرتے رہے ہیں۔ انہیں چاہئے تھا کہ یہ اس انڈسٹریل اسٹیٹ کو مکمل کر کے جاتے۔ مجھے تو آج اس محکمے کا وزیر بنے ہوئے دس پندرہ دن ہوئے ہیں اور میں تو اپنی progress بتا رہا ہوں۔ اپنے دور حکومت میں انہیں اس انڈسٹریل اسٹیٹ میں ترقیاتی کام کروانے چاہئے تھے۔ان سے پوچھا جانا چاہئے کہ انہوں نے اس صوبے کے ساتھ کیا کیا ظلم کئے ہیں اور یہ اب کس منہ سے مجھ سے جواب مانگ رہے ہیں؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے دس سالوں کا تو پوچھا ہی نہیں۔ منسٹر صاحب مجھے آج کی صورتحال بتائیں؟ منسٹر صاحب نے آج جو جواب دیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ترقیاتی کام مکمل ہو چکے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس کے دو فیز ہیں۔ ایم تھری انڈسٹریل سٹی کے حوالے سے میں معزز ممبر کو جواب دے دیتا ہوں۔ ایم تھری انڈسٹریل سٹی کی 4356 ایکڑ زمین ہے۔ اس کا انڈسٹریل پلاٹس کے لئے کل رقبہ 3049 ایکڑ ہے اور باقی اس میں سڑکیں وغیرہ ہیں۔ اس کے اندر فیز۔A1 سال 2011 میں مکمل ہوا تھا اور فیز:B سال 2018 میں مکمل ہوا ہے۔یہاں پر گیس آ چکی ہے لیکن اس پر ban impose تھا۔ باقی ڈویلپمنٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔یہاں پر کل 577 پلاٹ تھے جن میں سے 541 plots sale ہو گئے ہیں اور 36 باقی پڑے ہوئے ہیں جن پر ابھی negotiations ہو رہی ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! یہ سوال بڑا اہم ہے تو اس سوال پر آپ کی بھی توجہ چاہئے۔ جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ کسانوں سے زرعی زمین کے حصول کے لئے اراضی ایکٹ 1894 کی سیکشن۔4 کے تحت ایک District Price Assessment Committee بنتی ہے جو acquisition of land کرتی ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ 1894 کی سیکشن۔4 میں acquisition of land کا کہیں ذکر نہیں ہے؟ Agricultural land کو acquire نہیں کیا جا سکتا تو میرا سوال ہے کہ کس law کے تحت یہ acquisition of land کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: اس سوال پر ضمنی سوالات آ چکے ہیں۔ رولز کے مطابق کسی بھی سوال پر دو ضمنی سوالات ہو سکتے ہیں لیکن آپ نے کوئی دس ضمنی سوال کر لئے ہیں اس طرح باقی محکمہ جات کے سوالات رہ

جائیں گے۔ دوسری بات یہ ہے کہ پوری دنیا میں agricultural land کو ہی خرید کر انڈسٹری لگتی ہے۔ 64-1962 میں جتنی Small Industries Estates بنی تھیں وہ agricultural land خرید کر ہی بنی تھیں۔ اب اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔ سوال نمبر بولیں!

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 25 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ: ڈی ایچ کیو ہسپتال میں خراب مشینوں کی مرمت کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*25: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ میں مریضوں کی سہولیات کے لئے کون کون سی طبی مشینیں نصب ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی اکثر مشینیں خراب ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ریفر کر دیا جاتا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت خراب مشینوں کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ میں مریضوں کو طبی سہولیات مہیا کرنے کے لئے موجود طبی مشینوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ تمام مشینیں درست حالت میں استعمال ہو رہی ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال جھنگ میں ماہ ستمبر میں جتنے مریض چیک کئے گئے۔ اُن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مریضوں کو بہترین طبی سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ج) جی نہیں! تمام طبی مشینیں درست حالت میں استعمال ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میرے سوال کا پہلا اور دوسرا حصہ ایک دوسرے سے جُڑے ہوئے ہیں۔ میرے سوال کا جز (الف) تھا کہ ڈی ایچ کیو ہسپتال جھنگ میں مریضوں کی سہولیات کے لئے کون کون سی طبی مشینیں میسر کی گئی ہیں اور یہ سوال پوچھنے کی وجہ صرف یہی تھی کہ وہاں پر جس مریض کو بھی ایمرجنسی میں لے جایا جاتا ہے اُس مریض کو ڈاکٹر فوراً الائیڈ ہسپتال، فیصل آباد بھیج دیتے ہیں اور ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ ہمارے پاس مشینری مکمل نہیں ہے۔اس سوال کے جواب کے اندر یہ چیز دیکھ کر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ ہمارے کاغذات کے اندر تو مشینیں اور ڈاکٹرز پورے ہیں لیکن موقع پر جو صورتحال ہے اُس حوالے سے میں آپ کو تھوڑا سا آگاہ کئے دیتا ہوں۔ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ یہ درست نہیں ہے کہ مریضوں کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد بھیجا جاتا ہے۔ میں یہ جواب پڑھ کر دنگ رہ گیا کیونکہ وہاں پر ہر دوسری ایمبولینس فیصل آباد کی طرف جارہی ہوتی ہے اور بیسیوں مریض راستے میں دم توڑ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں پچھلے ہفتے ڈی ایچ کیو جھنگ کے visit پر گیا تو وہاں پر آٹھ مہینے سے Dialysis Machines, boxes میں پڑی ہوئی ہیں جنہیں اب تک operational نہیں کیا گیا اور وہاں پر مریضوں کی بہت بڑی تعداد اس بیماری میں مبتلا ہے۔اس جواب میں لکھا ہے کہ تمام مشینیں بالکل ٹھیک ہیں اور درست کام کر رہی ہیں لیکن ہمارے پورے ضلع میں اصل صورتحال یہ ہے کہ وہاں ventilator نہیں ہے اور جن مشینوں کے صحیح ہونے اور استعمال کئے جانے کی بات کی گئی ہے تو وہاں پر مریض دل کی بیماریوں میں مبتلا ہیں اور ہسپتال میں کہا جاتا ہے کہ ہفتے میں صرف ایک دن ڈاکٹر آکر اس مشین کو استعمال کرتا ہے اور باقی پورا ہفتہ ڈاکٹر ہی نہیں ہے جو اس مشین کو استعمال کرے تو ان تمام تکالیف کا ازالہ کیا جائے کیونکہ اس سوال کے جواب سے میں بالکل بھی مطمئن نہیں ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل صحیح فرما رہے تھے کہ آج سے چند ماہ پہلے تک THQ & DHQ والے بطور referral کام کر رہے تھے۔ میں نے جب وہاں پر جا کر خود visit کیا تو دیکھنے میں یہی آیا کہ وہاں پر specialists موجود تھے لیکن مریض کو دیکھے بغیر جونیئر ڈاکٹرز tertiary hospitals میں بھیج رہے تھے۔ اس سلسلے میں ہم نے پچھلے ہفتے ایک نوٹیفکیشن نکال دیا ہے جس میں باقاعدہ لکھا گیا ہے کہ کسی THQ/DHQ ہسپتال سے کوئی مریض اُس

وقت تک refer نہیں ہو گا جب تک concerned specialist واضح طور پر یہ نہ لکھ دے کہ ہم اس مریض کا علاج نہیں کر سکتے اس لئے اس کو tertiary care کے لئے بھیج رہے ہیں۔

جناب سپیکر! معزز ممبر بالکل صحیح فرما رہے تھے کہ آج سے پہلے یہ بطور referral ہی استعمال ہو رہا تھا۔ THQ & DHQ کے اندر سرجن تو تھا لیکن وہ مریض کو دیکھے بغیر جونیئر ڈاکٹر سے کہہ دیتا تھا کہ مریض کو آگے بھیج دو۔ میں آج آپ کو بتا رہی ہوں کہ باقاعدہ نوٹیفکیشن نکال دیا گیا ہے اس وقت جتنے referrals ہو رہے ہیں وہ سارے میرے پاس آ رہے ہیں اور ہم اُس کے اوپر باقاعدہ analysis کر رہے ہیں اور THQ & DHQ میں اگر کسی specialist نے مریض کو دیکھے بغیر یا مریض کو دیکھ کر یہ کہہ دے کہ ہمارے پاس اس کا علاج نہیں ہو سکتا تو اس بنیاد پر وہ اس مریض کو refer کر رہے ہیں اُس ڈاکٹر کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔

جناب سپیکر! انہوں نے جو دوسری بات اسامیوں کی کی ہے تو میں آپ کو یہ بات بتاتی ہوں کہ میں نے جس دن یہ دفتر سنبھالا ہے تو پچھلے کئی مہینوں سے پبلک سروس کمیشن کی اسامیوں کے انٹرویوز ہو چکے تھے۔ ان کے بارے میں مزید کچھ نہیں کیا گیا تھا۔ میں نے باقاعدہ خود جا کر پوچھا تو آج ہمارے پاس نام آنے شروع ہو گئے ہیں۔ ہم نے اڑھائی ہزار نرسوں کو تعینات کرنا شروع کر دیا ہے۔ جہاں تک باقی عملے اور ڈاکٹروں کا تعلق ہے ان کی انشاء اللہ 30۔اکتوبر تک۔۔۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! محترمہ صحیح بات کر رہی ہیں لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ان کی بات تو سن لیں۔ انہوں نے جو پوچھا ہے کہ وہاں مشینیں نہیں ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جو سوال آیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں نے دیکھنا ہے آپ نے نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ اگر ہاؤس کو کوئی انفارمیشن مل رہی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لوگوں کو پتا چلنا چاہئے کہ وہاں پر کیا ہو رہا تھا، کیا نہیں ہوا اور کیا ہونا چاہئے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جہاں تک طبی مشینوں کا تعلق ہے باقاعدہ inventory بنی ہے جو کہ پہلے موجود نہیں تھی۔ میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ ہر وہ مشین جو وہاں خراب پڑی ہوئی ہے یہ ہمارے

وقت میں خراب نہیں ہوئیں کیونکہ سو امہینے میں ساری مشینوں نے خراب نہیں ہو جانا تھا۔ یہ خراب مشینیں پڑی ہوئی ہیں۔ اب ہر مشین کی inventory بنائی گئی ہے اور باقاعدہ آرڈرز دیئے گئے ہیں کہ چھ ماہ کے اندر مشین چالو اور جاری کر کے compliance دیں۔ یہاں ساری مشینوں کی list باقاعدہ attach کی ہوئی ہے۔ اس وقت implementation کا کام ہو رہا ہے، چیزیں موجود تھیں کام نہیں ہو رہا تھا اور ڈاکٹر موجود تھے کام نہیں ہو رہا تھا۔ سارے ہسپتالوں میں 50 فیصد اسامیاں تھیں۔ آپ تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال کو دیکھ لیں، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال کو دیکھ لیں یا BHU کو دیکھ لیں 50 فیصد اسامیاں تھیں۔ میں یہ سوال پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا سو امہینے میں ہم وہ 50 فیصد اسامیاں پُر کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر! صرف پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کی 31000 اسامیاں خالی تھیں۔ ہم نے آتے ہی کہا کہ جہاں regular نہیں ہے وہاں walk in interviews کے ذریعے جلد سے جلد اسامیاں پُر کریں اس لئے میں آپ کو تسلی سے کہہ رہی ہوں کہ اس پر پورا کام ہو رہا ہے اور مشینوں کی list لگی ہوئی ہے۔ میں یہ بھی بتانا چاہتی ہوں کہ باقاعدہ inventory لے کر یہ list بنائی گئی ہے۔ آپ میرے ساتھ جب چاہیں چلے چلیں جو مشین لکھی ہو گی وہ آپ کے سامنے چالو کر کے دکھاؤں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ جو تحریری طور پر جواب دیا گیا ہے یا جنہوں نے پورے ہاؤس کو غلط لکھا ہے تو کم از کم ان کے خلاف بھی کوئی کارروائی کا کوئی نہ کوئی ضابطہ بنانا چاہئے۔ یہاں جو چیز لکھی گئی ہے اور جو ڈاکٹر صاحبہ نے بتائی ہے اس میں یکسر تضاد ہے۔ یہاں جو چیز لکھی گئی ہے وہ حکومتی لوگوں نے لکھی ہے ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرے خیال میں کارروائی کا سلسلہ جتنا ہم نے شروع کیا ہے اس سے پہلے تو کارروائی ہوتی ہی نہیں تھی۔ اس سے پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ سفارش کراؤ تو کام ہو جائے گا۔ ہم نے آکر کارروائی شروع کی ہے۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 33 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں کڈنی کے مریضوں کا علاج اور سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*33: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں کڈنی کے مریضوں کے لئے کوئی سہولت موجود ہے؟

(ب) کڈنی کے مریضوں کے علاج کو سستا کرنے کے لئے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ہسپتالوں میں گردوں کے امراض کی تشخیص اور علاج کی سہولیات میسر ہیں ٹیچنگ ہسپتالوں میں Urology (گردے کی سرجری) اور Nephrology (گردے کے امراض کی ادویات سے علاج) اور اس کے علاوہ Dialysis کی سہولیات بھی موجود ہیں۔ صوبہ بھر کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں کل 584 ڈائیلسز مشینیں موجود ہیں جن کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ان میں سے 16 مشینیں فنی خرابی کے باعث کام نہیں کر رہی ہیں جن کو ٹھیک کرنے کا عمل جاری ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ گردوں کی بیماریوں میں مبتلا تمام افراد کو صحت کی مہیا سہولیات مفت فراہم کر رہا ہے۔

ایمرجنسی میں تمام مریضوں کو 24 گھنٹے 100 فیصد مفت ادویات مہیا کی جاتی ہیں۔ خصوصی طور پر گردوں کے امراض کے لئے ایک سپیشل ہسپتال Multan Institute of Kidney Diseases میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کڈنی لیور انسٹیٹیوٹ بھی تکمیل کے مراحل میں ہے۔ حکومت پنجاب نے ادویات کی مد میں سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ

میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں سال 17۔2016 میں 12.42۔ارب روپے اور سال 18۔2017 میں 15.19۔ارب روپے خرچ کئے ہیں۔ تمام ٹیچنگ ہسپتالوں میں ادویات کی ایک جامع لسٹ موجود ہے۔ اس لسٹ میں موجود ادویات آؤٹ ڈور اور ان ڈور میں مہیا کی جاتی ہیں۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ صوبہ میں کڈنی کے مریضوں کے لئے کوئی سہولت موجود ہے تو مجھے جو فہرست مہیا کی گئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ 16 مشینیں خراب ہیں۔ میں نے اس فہرست میں یہ بھی دیکھا ہے کہ چھوٹے شہروں کی مشینیں خراب ہیں اور یقیناً ہزاروں مریضوں کا یہاں پر علاج ہو رہا ہے لیکن جواب میں کہا گیا ہے کہ 16 مشینیں فنی خرابی کے باعث کام نہیں کر رہیں جن کو ٹھیک کرنے کا عمل جاری ہے۔ اس میں ٹھیک کرنے کے عمل سے کیا مراد ہے، اس میں کیا وقت دیا گیا ہے اور کیا بتایا گیا ہے کہ یہ کیسے ٹھیک ہوں گی؟

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب سے اہم چیز یہ ہے کہ جو کڈنی ڈائیلسز مشین ہوتی ہے اس میں دو problems ہوتے ہیں۔ اس میں سے ایک یہ ہے کہ اگر مشین ہیپاٹائٹس کے مریض پر استعمال کر لی جائے تو پھر وہ مشین کسی اور مریض کے لئے استعمال نہیں ہو سکتی وہ صرف ہیپاٹائٹس کے مریض پر استعمال ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ infected cases میں بھی مشین استعمال ہونے پر کسی اور مریض کے لئے وہ مشین دوبارہ استعمال نہیں کی جا سکتی۔ اس کے علاوہ دوسری اہم بات یہ ہے کہ یہ مشین ہے اور ان کی after sale service کا معاہدہ پہلی حکومت نے طے کر رکھا تھا۔ ہم نے after sale services کے حوالے سے سب سے contact کر لیا ہے۔ اس میں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کو پہلی دفعہ پتا چلا ہو گا کہ اس وقت 584 مشینیں حکومت پنجاب کے پاس ہیں۔ ان میں سے صرف 16 خراب ہیں اور باقی کام کر رہی ہیں اور جو خراب ہیں ان کی باقاعدہ مرمت کرائی جا رہی ہے ورنہ آج سے پہلے تو کسی کو پتا ہی نہیں تھا کہ کتنی مشینیں ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ انہوں نے سہولت کی بات کی ہے۔ میں ٹیکنیکل بات بتا رہی ہوں اس میں کوئی ناراضگی والی بات نہیں ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ بھی بات سن لیں۔آپ آرام سے اور حوصلے سے سنیں۔آپ نے سوال کیا ہے تو اس کا پہلے جواب لے لیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اب مشینوں کو ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا۔ ہم نے ان مشینوں کو ٹھیک کرنے کے لئے ان کی کمپنیوں کو وقت دے دیا ہے۔ ہمیں جن مشینوں کو کنڈم کرنا پڑے گا اس کی بات بھی ہو گئی ہے کیونکہ اگر وہ استعمال نہیں ہو سکتیں تو وہ کنڈم کی جائیں گی۔اس پر باقاعدہ کام شروع ہو گیا ہے اور اس کی تفصیل باقاعدہ دے دی گئی ہے۔ انہوں نے جن جن ہسپتالوں کا کہا ہے اس کی تفصیل دی گئی ہے۔اس کے علاوہ انہوں نے چھوٹے شہروں کا ذکر کیا ہے۔ ہمارے لئے چھوٹے شہر بہت اہم ہیں۔آپ کو بھی پتا ہے کہ پرائمری اور سیکنڈری ہیلتھ کیئر کتنا اہم ہے، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ غریب آدمی کے لئے لاہور آنا دنیا کا مشکل ترین کام ہو گا اس لئے ہمیں تو یہ بات سوچنی چاہئے تھی کہ ہم کم سے کم ہر ڈسٹرکٹ کے اندر ایک ایک بڑا سنٹر بنا دیتے لیکن ہم نے تو PKLI بنا دیا۔اس PKLI پر 18۔ارب روپے خرچ ہو چکے ہیں اور ابھی اس کا کام چالو نہیں ہوا۔ ہم نے trust کو 18۔ارب روپے دیئے ہیں جو اس لئے دیئے گئے ہیں کہ وہاں پر kidney and liver transplant ہونا ہے۔اس عرصہ کے اندر PKLI میں 5 renal transplant ہوئے ہیں۔ یہ ایک ایسا کام ہے جو آج سے 24 سال پہلے LGH میں شروع ہو گیا تھا اور اب نئے ہسپتال میں بھی renal transplant ہو رہا ہے۔لیور ٹرانسپلانٹ کے حوالے سے میں نے بتایا ہے کہ اس کے لئے ایک بڑا ٹرسٹ ادارہ بن رہا ہے جس کے لئے پیسے اور زمین بھی ہماری tax payers کے پیسوں کی یعنی حکومت پنجاب کی ہے۔ ہم کسی بھی طریقے سے اس میں interfere نہیں کریں گے۔ وہ ادارہ جس کے لئے 18۔ارب روپے ادا کئے گئے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دیتا ہوں۔ میں نے سوال کچھ کیا اور یہ جواب کچھ دے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! نہیں، یہ آپ کا کام نہیں ہے۔اب آپ نے سوال کیا ہے تو منسٹر صاحبہ کی پوری بات سن لیں۔کوئی بات نہیں آپ حوصلہ رکھیں۔جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہی تھی۔ جیسا کہ یہ ہم کو فرما رہے تھے کہ ہم کو ہر جگہ کام کرنا چاہئے۔ اگر ہمارے پاس 18۔ارب روپے ہوتے تو ہم ہر جگہ dialysis unit بنا دیتے لیکن یہ ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ پہلے ہی سارے پیسے دے چکے ہیں۔ سب سے بڑی بات sitting clause ہے اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ ہم 3۔ارب اور 6۔ارب روپے ہر سال بھی دیں گے۔ مقصد یہ ہے کہ پیسے تو حکومت کے ہیں اور جو پیسے ہیں وہ ان کے سامنے پڑے ہوئے ہیں اس لئے لکھا ہے جو سہولیات سابقہ حکومتوں نے بنائی تھیں وہ اس حکومت نے مکمل نہیں کیں اور ہم تو ان کو بھی مکمل کر رہے ہیں۔ ہم ان کے بنائے ہوئے جو سفید ہاتھی ہیں ان کو بھی مکمل کرنے لگے ہیں تاکہ ایسی کوئی بات نہ ہو جو کہ یہ خود کرتے رہے ہیں۔ اس سے پہلے انہوں نے کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ اور نہ ہی ڈینٹل کالج چلنے دیا ہے ہم تو کام کر رہے ہیں اور کوشش بھی کر رہے ہیں۔ اس سوال کا میں نے جواب دے دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! جو میں نے سوال کیا ہے اس کا جواب انہوں نے نہیں دیا کیونکہ منسٹر صاحبہ کی تیاری ہی نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر: نصیر صاحب! تیاری کیا نہیں ہے۔ آپ نے کیا کیا ہے؟ دیکھیں ناں بات ہو گئی ہے۔ تیاری کون سی ہے۔ پہلے آپ کی حکومت تھی انہیں تو ابھی حکومت میں آئے 15 دن ہی ہوئے ہیں لہٰذا پھر آپ نے جواب بھی اسی طرح کا لینا ہے ناں۔ اب آپ اپنا اگلا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ ابھی بیٹھ جائیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے منسٹر صاحبہ کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے ایک بات کی تائید کی ہے اور یہ اچھی بات انہوں نے کی ہے کہ چھوٹے شہروں میں مشینیں خراب ہیں۔ میں ان سے صرف یہی بات عزت کے ساتھ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ جو 16 مشینیں جو کہ چھوٹے شہروں کی ضرورت ہیں یہ کب تک ٹھیک ہو جائیں گی، میرے کہنے کا مطلب ہے اس کے لئے کوئی time frame دے دیں کہ کب تک 10 دن یا ایک ماہ کوئی وقت تو دے دیں؟ انہوں نے اس کے جواب میں ایک لمبی تقریر کر دی ہے۔ مجھے صرف یہ بتادیں کہ کتنے دنوں میں یہ مشینیں ٹھیک ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: نصیر صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ نے سنا نہیں ہے کہ منسٹر صاحبہ نے کہا ہے کہ جنہوں نے یہ مشینیں سپلائی کی تھیں ان سے رابطہ کر لیا گیا ہے کہ انہوں نے ابھی تک ان مشینوں کو چالو کیوں نہیں کیا؟ یہ انہوں نے جواب دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ اپنے جواب کو repeat کر دیں کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہ سوال کر کے بھول جاتے ہیں لہٰذا آپ ان کو بتا دیں کہ جو مشینیں خراب تھیں وہ کب تک چالو ہو جائیں گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جو مشینیں خراب ہیں ان کے لئے جو after sale services دیتے ہیں ان سے contact کر لیا گیا ہے اور جلد سے جلد ان کو ٹھیک کروائیں گے کیونکہ ان کو ٹھیک کرنا ہماری ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، وہ مشینیں جلد سے جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ نے ان کو اچھا سوال کر بھی دیا اور جواب سمجھا بھی دیا ہے لیکن محترمہ منسٹر صاحبہ یہ جواب دینے سے قاصر ہیں کہ وہ مشینیں کب تک ٹھیک ہو جائیں گی حالانکہ آپ نے بڑی اچھی زبان اور الفاظ میں ان کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ بی بی بتا دیں کہ کب تک ٹھیک ہونی ہیں؟ یہ چھوٹے شہروں کا issue ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ پچھلے ماہ میں مشینیں خراب ہوئی ہیں بلکہ یہ تو پہلے سے ہی خراب پڑی ہوئی تھیں یہ ان کو تب ہوش نہیں آئی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 50 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد شہر میں ٹریفک سگنل کی مرمت اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*50:جناب محمد طاہر پرویز: کیاوزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر کی کس سڑک اور چوک پر ٹریفک سگنل کام کررہے ہیں اور کتنے ٹریفک سگنل کب سے خراب ہیں؟

(ب) ان ٹریفک سگنل کی تنصیب اور مرمت وغیرہ پر کتنی رقم سال 17-2016اور 18-2017 کے دوران خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس شہر کے کس کس جگہ پر ٹریفک سگنل لگانے کاارادہ ہے؟

(د) اس شہر میں نئے ٹریفک سگنل کی تنصیب کے لئے کتنی رقم درکار ہے کتنی موجودہ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں مختص ہے اور کب تک یہ کام ہو جائے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) فیصل آباد شہر کے 26چوکوں پر ٹریفک سگنل درست کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دو چوک کے ٹریفک سگنل میونسپل کارپوریشن فیصل آباد کو منتقل ہونے سے پہلے کے خراب ہیں۔

(ب) ٹریفک سگنل کی مرمت پر سال 17۔2016 میں کوئی رقم خرچ نہیں ہوئی۔ سال 18۔2017 میں تنصیب و مرمت پر 12 ملین رقم خرچ کی گئی ہے۔

(ج) سٹی ٹریفک پولیس آفیسر صاحب نے مزید سات مقامات پر نئے ٹریفک سگنل لگانے کے لئے تحریر کیا ہے جن کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد شہر میں سات عدد نئے ٹریفک سگنلز کی تنصیب کے لئے 19.704 ملین کی رقم درکار ہے۔ موجودہ مالی سال 19۔2018 کے بجٹ میں ٹریفک سگنل کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔ نئے ٹریفک سگنل پنجاب سٹیز گورننس امپرومنٹ پراجیکٹ(PCGIP) کے مہیا کردہ فنڈز سے لگائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز(الف) کے مطابق26چوکوں میں ٹریفک سگنل ہیں جن میں سے دو سگنل خراب جبکہ باقی تمام ٹھیک ہیں۔ جو ٹریفک سگنل ٹھیک ہیں ان کی تصدیق محکمہ کے کس آفیسر نے کی ہے کیونکہ موقع پر ایسی صورتحال نہ ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ سوال منسٹر لوکل گورنمنٹ سے متعلقہ ہے لیکن میں ان کے behalf پر جواب دینا چاہتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ کیسے جواب دے سکتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): محترمہ! میں نے سپیکر صاحب سے request کی ہے because I am Law Minister اس لئے میں جواب دے سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ خاموش رہیں کیونکہ میں نے لاء منسٹر صاحب کو اس سوال کے جواب میں بولنے کا کہا ہے لہٰذا آپ ان کی بات سن لیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر نے یہ ضمنی سوال کیا ہے کہ وہاں پر جو سگنل خراب یا ٹھیک ہیں اس حوالے سے جواب کس آفیسر نے دیا ہے تو یہ جواب چیف آفیسر میونسپل کارپوریشن فیصل آباد نے دیا ہے۔ ان کی رپورٹ کے مطابق میں جواب دے رہا ہوں۔ اب اگر ان کا مزید کوئی ضمنی سوال ہے تو وہ بتائیں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! کیا آپ نے اس پر کوئی ضمنی سوال کرنا ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، میں نے اس پر ضمنی سوال کرنا ہے۔ پہلے بھی میں نے گزارش کی ہے کہ آج پہلا اجلاس ہے اور حکومت کی seriousness کا آج اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ منسٹر لوکل گورنمنٹ ہی موجود نہیں ہیں۔ آج پہلا Question Hour ہے اور یہ کتنی شرمندگی والی بات ہے کہ متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے لاء منسٹر صاحب جواب دے سکتے ہیں۔ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ وہ آپ کو پھر بھی جواب دے رہے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جو جواب لاء منسٹر صاحب نے دیا ہے۔

جناب سپیکر: طاہر صاحب! اگر آپ ان سے جواب نہیں لینا چاہ رہے تو آپ کا سوال pending کر دیتے ہیں اور اگلے اجلاس میں اس کا جواب آ جائے گا۔ اگر آپ نے جواب لینا ہے تو ابھی مل جائے گا اگر آپ

مطمئن نہیں ہیں تو اس سوال کو pending کر لیتے ہیں اور next session میں یہ سوال آ جائے گا۔ اب آپ فیصلہ کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: اس سوال نمبر 50 کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 28 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔79 میں بی ایچ یوز، آر ایچ سیز اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کی تعداد عملہ اور تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*28: رانا منور حسین: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سرگودھا پی پی۔79 میں کتنے RHCs,BHUs اور THQ ہسپتال ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ٹی ایچ کیو ہسپتال سلانوالی کا عملہ کب تک پورا ہو جائے گا؟

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال 46 جنوبی کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا اور عملہ کب تک پورا ہو جائے گا نیز دونوں ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کی ہیلتھ کونسل کے ممبران کی تفصیل بتائیں؟

(د) پی پی۔79 کے کتنے BHUs ہیں ان میں عملہ کی تفصیل بتائیں مزید برآں ان بی ایچ یوز کی حالت مزید کیسے بہتر ہو سکتی ہے اور کب تک عمارت کی مرمت کا کام مکمل ہو گا؟

(ہ) بی ایچ یو شاہ نکدر کو کب تک آر ایچ سی کا درجہ مل جائے گا؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی۔79 ضلع سرگودھا میں دو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال (سلانوالی اور 46 جنوبی) اور 17 بی ایچ یوز، کام کر رہے ہیں جبکہ کوئی RHCs نہ ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں 177 اسامیاں گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہیں جن میں سے 114 اسامیوں پر عملہ تعینات ہے جبکہ 63 اسامیاں خالی ہیں جن میں ڈاکٹرز

(سپیشلسٹ ، میڈیکل آفیسرز) کی33اسامیاں ہیں۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے توسط سے6670ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا جا چکا ہے اور ماہ اکتوبر کے اختتام پر اِن ڈاکٹرز کی تعیناتی کا عمل مکمل ہو جائے گا۔

گریڈ1 سے15 تک کی خالی اسامیوں پر بھی بھرتی کا عمل شروع کیا جارہا ہے۔

(ج) ٹی ایچ کیو ہسپتال46 جنوبی کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں108 اسامیاں گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ ہیں جن میں سے67اسامیوں پر عملہ تعینات ہے جبکہ41اسامیاں خالی ہیں اور جن میں ڈاکٹرز (سپیشلسٹ، میڈیکل آفیسرز) کی16 اسامیاں خالی ہیں۔ گریڈ1 سے15 تک کی خالی اسامیوں پر بھی بھرتی کا عمل شروع کیا جارہا ہے۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سلانوالی میں ہیلتھ کونسل کے ممبران کی تعداد 6 ہے اور تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال46 جنوبی میں ہیلتھ کونسل کے ممبران کی تعداد 8 ہے۔ان میں عوامی نمائندوں کو نمائندگی دی جائے گی۔

(د) پی پی۔79 میں17 بی ایچ یوز کام کر رہے ہیں ان تمام مراکز صحت میں میڈیکل آفیسر اور پیرامیڈیکل سٹاف کام کر رہا ہے۔ عملہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ان BHU's کو گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے فنڈز مرحلہ وار مہیا کئے جا رہے ہیں اور ان کا مرمتی کام BHU's کے انچارج ضرورت کے مطابق ہیلتھ کونسل کے فنڈز سے کرواتے ہیں جس کی منظوری عوامی نمائندوں پر مشتمل کمیٹی سے لی جاتی ہے۔

(ہ) بی ایچ یو کو آر ایچ سی کا درجہ دینے کے لئے محکمہ کو کوئی درخواست موصول نہیں ہوئی۔ جیسے ہی کوئی درخواست موصول ہو گی تو محکمہ قانون کے مطابق اس پر عملدرآمد کرے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ THQ ہسپتال سلانوالی کا عملہ کب تک پورا ہو جائے گا؟ تو انہوں نے اس کے جواب میں پوری تفصیل بتائی ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ گریڈ1 سے15 تک کی خالی اسامیوں پر بھی بھرتی کا عمل شروع کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ عمل کب تک شروع کریں گی کیونکہ ہسپتال میں عملے کی بہت ضرورت ہے چونکہ یہ THQs ہماری حکومت کے آخری سال میں بنے تھے۔ میرا سوال تھوڑا سا irrelevant ہے لیکن میں اس میں تھوڑا add کرنا چاہتا ہوں کہ جو پہلے میاں نصیر کا آپ سے سوال تھا۔ وہاں پر نئے ہسپتال بنے تھے وہاں پر dialysis machines purchase نہیں کی جا سکیں چونکہ وہاں ہیلتھ کونسلرز کے فنڈز کے مسائل تھے۔ وہاں پر کچھ جگہوں پر dialysis machines خراب ہیں جو کہ شاید نگران حکومت میں اور باقی آگے پیچھے خراب ہوئی ہوں گی تو لوگوں کو بہت سی مشکلات ہیں لہٰذا اس معاملے کو politicize نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ لوگوں کا مسئلہ ہے اس لئے ان لوگوں اور مریضوں کا مسئلہ حل کرنے کے لئے آپ کوئی urgent policy کب تک بنائیں گی اور یہ عملہ کب تک بھرتی ہو جائے گا؟ اس کے بعد میں دو ضمنی سوال مزید کروں گا۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سب سے اہم چیز یہ ہے کہ میں نے شروع میں یہ بات بتائی ہے کہ جب ہم نے government take over کی اس وقت آپ کی 50 فیصد vacancies تھیں۔ اس میں سب سے پہلے جو اہم کام تھا وہ یہ تھا کہ پبلک سروس کمیشن کے جو selectees پچھلے تین ماہ سے انتظار کر رہے تھے ان کی ہم نے lists منگوالی ہیں۔ جن میں تین ہزار لیڈی ڈاکٹرز اور پانچ ہزار کے قریب میل ڈاکٹرز ہیں، ان سب کی تعیناتی کی جائے گی۔ ان میں سپیشلسٹ بھی ہم لے رہے ہیں۔ Walk in interviews کے لئے ہم نے سب کو کہہ دیا ہے جہاں پر ریگولر نوکری والا نہیں آئے گا وہاں پر adhoc basis پر urgently تعیناتی کی جائے۔ اس مقصد کے لئے ہم نے بہت سارے institutions میں اپنی advertisement دے دی ہے صرف 15 دن الیکشن کی وجہ سے تعیناتی روک رکھی ہے ورنہ آپ لوگ ہی ناراض ہوتے کہ ہم نے لوگوں کو نوکریاں کیوں دینا شروع کر دی ہیں اس لئے ہم نے اس کو روک دیا ہے اور اس 15 دن کے gap کے بعد یہ سارا کام شروع ہو جائے گا؟ گریڈ 16 سے downwards NTS کو contact کر لیا گیا ہے اور باقاعدہ ٹیسٹ سروسز کے through ہم ان سب کو لیں گے۔ انشاءاللہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ 30۔اکتوبر تک ہم ڈاکٹرز، نرسز اور نیچے کے جو باقی employees ہیں وہاں بھیج دیں گے۔ NTS کے through جوں جوں آتے ہیں ہم اس کے results بھجواتے رہیں گے لیکن اس کے علاوہ ہم نے walk in

interviews کا بندوبست بھی کر دیا ہے اور یہ جو 50 فیصد اسامیاں بہت عرصے سے خالی تھیں ان کو ہم مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا ضمنی سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا جز (د) کے حوالے سے ضمنی سوال ہے کہ اس کے جواب میں محکمہ نے بتایا ہے کہ BHUs اور THQs کے ہیلتھ کونسلز کو بہت جلد فنڈز فراہم کر دیئے جائیں گے اور اس کی منظوری عوامی نمائندوں پر مشتمل کمیٹی سے لی جائے گی۔ پچھلی حکومت میں BHUs,THQs اور ڈسٹرکٹ ہسپتال میں ہماری عوامی نمائندوں پر مشتمل ہیلتھ کونسلز بنی ہوئی تھیں تو آپ کب تک یہ کام مکمل کریں گی اور آپ اس کے لئے کتنا فنڈ دینا چاہتی ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس وقت 25-DHQs اور 15-THQs ہیں ان کی revamping کا کام شروع ہو گیا تھا لیکن پھر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اگر میں بات کہوں گی تو لوگ ناراض ہو جاتے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ کمپنیاں بنی تھیں۔ ہم اب تک تقریباً 13۔ارب روپے خرچ کر چکے ہیں اور اُن میں سے کوئی DHQ مکمل طور پر مکمل نہیں ہوا۔ اب ہم نے اُن کے پیچھے پڑ کر کہا ہے کہ مہربانی کر کے اگلے تین مہینے کے اندر یہ سارے مکمل کریں جس کے اندر 25 DHQs اور 15 THQs کی revamping کی گئی ہے۔ ابھی مزید ہمیں بجٹ میں سے پیسے دینے پڑیں گے کیونکہ IDAP کمپنی دُگنا یا تگنا زیادہ پیسے پر کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ جتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں آیا وہاں پر لگے بھی ہیں یا نہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! باقی کام ہم محکمہ مواصلات و تعمیرات سے کروائیں گے جہاں سے پہلے کروانا چاہئے تھا۔ ابھی پچھلے دنوں کاہنہ کے ہسپتال کی محکمہ مواصلات و تعمیرات نے revamping کی ہے لہٰذا میں اپوزیشن کے ممبران سے کہوں گی کہ وہ ضرور تشریف لے جائیں اور دیکھیں کہ کتنی اچھی محکمہ نے revamping کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ We should depend on our own industries. میں آپ کو بتاؤں گی کہ ہم نے ان کو time limit دے دیا ہے لہٰذا یہ 40 ہسپتال جلد سے جلد تیار ہو جائیں گے جبکہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر سسٹم کا پورا road map کل

present کیا جا رہا ہے۔ اب DHQ تو باقی نہیں رہا لیکن باقی اُن سے کہا ہے کہ THQs اور RHCs کی revamping کا road map دے دیں تاکہ ہم اُس پر کام کرنا شروع کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بس ٹھیک ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے آخری جز میں اپنے حلقے کے BHU کے متعلق پوچھا ہے۔ یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر کے برابر شہر ہے جہاں پر BHU already بنا ہوا ہے۔ یہ بڑی وسیع آبادی والا شہر ہے جس کو شاہ نکدر کہتے ہیں، یہ بڑا تاریخی شہر ہے اور وہاں پر RHC کی بڑی ضرورت ہے۔ اس کی feasibility reports بھی آئی ہیں اور درخواستیں بھی دی گئی ہیں۔ جواب میں منسٹر صاحبہ نے یہ فرمایا ہے کہ پہلے اس پر کبھی کوئی درخواست ہی نہیں آئی اور کوئی اُس پر feasibility report تیار نہیں ہوئی۔ میں اس میں یہ تصحیح کروانا چاہتا ہوں کہ شاہ نکدر کے لئے already feasibility reports آچکی ہیں، محکمہ نے ضلع سے لے کر صوبے تک ہر جگہ پر recommend کیا ہے کہ اس BHU کو RHC بنا چاہئے لیکن مجھے افسوس ہوا کہ جنہوں نے آپ کو یہ جواب بھیجا ہے کہ اس پر آج تک کبھی کوئی درخواست اور feasibility report تیار نہیں ہوئی تو میں منسٹر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کو آپ کب تک RHC کا درجہ دے دیں گے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! آپ اس کو پہلے چیک کر لیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ضرور چیک کر لوں گی۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے اس کو چیک کر لیں۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم بالکل چیک کر لیں گے لیکن جس طرح انہوں نے فرمایا ہے تو خصوصی طور پر میں فائل منگوا کر دیکھ لوں گی کہ اس پر کتنی reports لگی ہوئی ہیں اور کب سے یہ کوشش کر رہے تھے۔ اگر ان کی کوشش ناکام گئی ہے تو یہ فکر نہ کریں ہم ان کا یہ کام کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! کوشش ناکام نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ کا ہی ہے وہ take up کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 51 میرا نہیں بلکہ جناب طاہر پرویز کا ہے لیکن میں اس پر صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے یہ کہہ دیا ہے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! بات صرف اتنی سی ہے کہ چونکہ اس کا جواب بالکل غیر تسلی بخش اور ادھورا آیا ہے۔ میں منسٹر صاحبہ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چونکہ اس کی تمام feasibility reports مکمل ہو چکی ہیں تو اس کو RHC بنانے کا کب تک ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: میں نے بھی منسٹر صاحبہ سے یہی کہا ہے کہ اس کو چیک کر کے پھر جواب دیں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ pending تو نہیں ہو سکتا لیکن آپ کو جواب مل جائے گا۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، پرویز صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 51 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سرکاری ہسپتالوں میں سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*51: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال ہیں ان میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے کس کس ہسپتال میں ڈائیلسز مشینیں ہیں کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی خراب ہیں؟

(ب) ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے مریضوں کا ڈائیلسز کیا جاتا ہے اور ان پر کتنی رقم روزانہ خرچ کی جاتی ہے؟

(ج) کتنے مریضوں کو بغیر ڈائیلسز کروائے واپس جانا پڑتا ہے؟

(د) حکومت کب تک ان ہسپتالوں کی خراب ڈائیلسز مشینری درست کروانے اور مزید ڈائیلسز مشینری فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد شہر میں 6 سرکاری ہسپتال ہیں۔ جن میں الائیڈ ہسپتال، ڈی ایچ کیو ہسپتال، گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد (منسلک بمع فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد) اور چلڈرن ہسپتال ٹیچنگ ہسپتال ہیں۔ گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد اور حسیب شہید ہسپتال فیصل آباد نان ٹیچنگ ہسپتال ہیں۔ مشینوں کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں 31 ڈائیلسز مشینیں ہیں۔ جن میں سے ایک مشین خراب ہے جو ٹھیک ہونے کے قابل نہ ہے۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈائیلسز کی 22 مشینیں ہیں جن میں سے ایک مشین خراب ہے جو کے ناقابل مرمت ہے اور باقی 21 مشینیں ٹھیک حالت میں کام کر رہی ہیں۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کی تفصیل:

اس ہسپتال میں مریضوں کے لئے ڈائیلسز کی سہولیات موجود نہ ہیں۔

چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

چلڈرن ہسپتال فیصل آباد میں ڈائیلسز کی کوئی مشین نہ ہے۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد کی تفصیل:

اس ہسپتال میں ڈائیلسز کی 4 مشینیں ہیں جو کہ مکمل طور پر فعال ہیں اور مریضوں کے ڈائیلسز کئے جا رہے ہیں۔

حسیب شہید ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

اس ہسپتال میں مریضوں کے لئے ڈائیلسز کی سہولیات موجود نہ ہیں۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں ڈائیلسز کے مریضوں کی تفصیل:

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد میں روزانہ تقریباً 80 سے 90 مریضوں کا ڈائیلسز کیا جاتا ہے۔اور ایک مریض پر۔/2877 روپے لاگت آتی ہے۔اس طرح روزانہ ٹوٹل 258,930 روپے خرچ ہوتے ہیں۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈائیلسز کے مریضوں کی تفصیل:

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں روزانہ 90 مریضوں کے ڈائیلسز کئے جاتے ہیں اور ایک ڈائیلسز۔/3155 روپے خرچ ہوتے ہیں۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد کی تفصیل:

اس ہسپتال میں مریضوں کے لئے ڈائیلسز کی سہولیات موجود نہ ہیں۔

چلڈرن ہسپتال فیصل آباد کی تفصیل:

چلڈرن ہسپتال فیصل آباد میں ڈائیلسز کی کوئی مشین نہ ہے۔

گورنمنٹ جنرل ہسپتال سمن آباد کی تفصیل:

اس ہسپتال میں ڈائیلسز کی 04 مشینیں ہیں جو کہ مکمل طور پر فعال ہیں اور روزانہ 8 سے 10 مریضوں کے ڈائیلسز مارننگ اور ایوننگ شفٹ میں کئے جاتے ہیں۔

(ج) فیصل آباد میں موجود ان ہسپتالوں میں جن میں ڈائیلسز کی سہولت موجود ہے کسی بھی مریض کو واپس نہیں بھیجا جاتا اور ان مریضوں کو مشین کی دستیابی پر اُسی دن کو یا فوری دستیاب ٹائم دیا جاتا ہے۔

(د) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے ADP سکیم 19-2018 Provision/Replacement of Dialysis Machine in Tertiary Hospital in Punjab شامل کی گئی ہے اس سکیم کا تخمینہ 500 ملین روپے ہے مگر اس سال 19-2018 اس مد میں 200 ملین روپے بجٹ میں مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ فیصل آباد شہر میں کتنے ہسپتال ہیں جس کے جواب میں چھ سرکاری ہسپتال بتائے گئے ہیں۔اسی طرح ڈائیلسز مشینوں کے متعلق بھی پوچھا تھا جس کے جواب میں یہ لکھا گیا ہے کہ جو مشینیں خراب ہیں اُن کو درست کروایا جا رہا ہے۔جب ڈائیلسز مشینیں خریدی جاتی ہیں تو اس کی ایک performance گارنٹی لی جاتی ہے جو دو سال کی ہوتی

ہے، کیااس گارنٹی کے تحت اُن مشینوں کو ٹھیک کروایا جارہاہے یا کوئی اورprocedure adopt کیا جا رہاہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):جناب سپیکر!میں نے شروع میں پورے پنجاب کی ڈائیلسز مشینوں کے بارے میں بتایاہے۔یہ فیصل آباد کاdetail answer ہے،یہاں تک کہ کتنے مریض روزانہ دیکھے جاتے ہیں، کیا خرچہ اور لاگت آتی ہے اُس کا بھی detail answer دے دیاہے۔اب دو سال پہلے یہ مشینیں خریدی گئی ہیں تو ہم بالکل اُس سپلائی کمپنی کی انکوائری کریں گے جس نے ایسی ناقص مشینیں دی ہیں جو اتنی جلدی خراب ہو گئی ہیں۔آپ بالکل فکر نہ کریں،اِن 18 خراب مشینوں پر باقاعدہ ہم نےalready کام کرنا شروع کر دیاہے لہٰذاوہ مشینیں یا تو ٹھیک ہو کر آ جائیں گی یا پھر انشاء اللہ کمپنیاںreplace کریں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!میں نے ضمنی سوال یہ کیا تھا کہ جو ڈائیلسز مشینیں خریدی گئی ہیں اِن کی باقاعدہ performance گارنٹی تھی لہٰذا اُن تمام مشینوں کی رپورٹ ہمیں ہاؤس میں بتائی جائے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):جناب سپیکر!اہم چیز یہ ہے کہ performance گارنٹی آپ نے سوال میں کہاں مانگی ہے؟آپ نے سوال میں یہ کہاہے کہ فیصل آباد شہر میں کون کون سے سرکاری ہسپتال ہیں، اُس کے بعد اگلا جزپوچھاہے کہ ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے مریضوں کاڈائیلسز کیا جاتاہے،اُن پر کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے، کتنے مریضوں کو بغیر ڈائیلسز کروائے واپس بھیج دیا جاتاہے اور حکومت کب تک ان ہسپتالوں کی خراب ڈائیلسز مشینری ٹھیک کرے گی؟یہ ساری چیزوں کا جواب میں پہلے ہی دے چکی ہیں تواب آپ بتائیے کہ کیاپوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز:جناب سپیکر!PPRA رولز یہ کہتے ہیں اور پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔جب ضمنی سوال ہوتاہے تواس میں جب پوچھا جاتاہے کہ ان کی تعداد کتنی ہے تو پھر تفصیل گورنمنٹ کی طرف سے آپ نے بتانی ہوتی ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! آپ لکھ کر بھیج دیجئے گا میں آپ کو ساری detail بھجوا دوں گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: میں لکھ کر کیوں بھیج دوں؟ میں نے اس پر ضمنی سوال کیا ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس پر یہ نہیں لکھا ہوا۔ جہاں تک PPRA رولز اور گارنٹی کا حوالہ دیا ہے تو each machine has to be studied ہر مشین کو دیکھنا پڑے گا کہ کون سی کمپنی نے کس کو سپلائی کیا ہے اور اس کی کیا گارنٹی ہے؟

جناب سپیکر: آپ پتا کر لیں کیونکہ ان کے زمانے میں ہی آرڈر ہوا تھا۔ آپ اس کو چیک کروا لیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ان کو بتاؤں گی۔

جناب سپیکر: جی، چیک کروا کر بتا دیں۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے ابھی ایک ہی سوال کیا ہے اور آپ نے اگلا سوال بول دیا ہے۔ ہم اتنی محنت کر کے سوال لاتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ایک اور سوال کر لیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے پہلے یہاں پر on the floor of the House جواب دیا ہے میں اُس سے مطمئن نہیں ہوں۔ اگر ان کے پاس انفارمیشن نہیں ہے تو پھر اس سوال کو pending کر دیا جائے تاکہ جب مکمل انفارمیشن آ جائے تب یہ جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال pending نہیں ہوگا کیونکہ سارا جواب آ گیا ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ان کے ہر سوال کا جواب detail میں دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال بھی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے سوال ہو گئے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا سوال ہو گیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 68 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں ڈی ایچ کیو، ٹی ایچ کیو ہسپتال میں مشینری اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*68: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع چنیوٹ میں کتنے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کہاں کہاں کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہیں؟

(ب) حکومت کی ترجیحات کے مطابق ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کون کون سی سہولیات، مشینری اور ملازمین ہونے چاہئیں؟

(ج) ضلع چنیوٹ کے ڈی ایچ کیو اور ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں تمام سہولیات حکومتی معیار کے مطابق ہیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں کون کون سی مشینری کی کمی ہے اور کتنے آپریشن تھیٹرز کی ضرورت ہے کتنے موجود ہیں؟

(و) ان ہسپتالوں میں حکومت کب تک تمام سہولیات اور ڈاکٹرز و دیگر خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع چنیوٹ میں ایک ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال اور دو تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال کام کر رہے ہیں۔

1۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سرگودھا روڈ چنیوٹ

2۔ ٹی ایچ کیو ہسپتال بھوآنہ تحصیل بھوآنہ ضلع چنیوٹ

3۔ ٹی ایچ کیو ہسپتال لالیاں تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ

بیڈز اور وارڈز کی تفصیلات:

ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ 93 بیڈز اور 10 وارڈز پر مشتمل ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال بھوآنہ 20 بیڈز اور 02 وارڈز پر مشتمل ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال لالیاں 60 بیڈز اور 07 وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) ڈی ایچ کیو ہسپتال میں مہیا کی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

میڈیسن سرجری، اینستھیزیا، پیڈیٹریشن، آرتھوپیڈک، آپتھلمالوجی، پیتھالوجی، ریڈیالوجی، یورالوجی، ڈرماٹالوجی، ای این ٹی، گائنی کارڈیالوجی، فیزیوتھیراپی، سائیکالوجی، ٹراما سنٹر، ایمرجنسی EPI ٹی بی، بلڈ بنک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اور ٹی ایچ کیو ہسپتال میں جن طبی مشینوں کا ہونا ضروری ہے۔اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتالوں میں مہیا کی جانے والی سہولیات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوپی ڈی، ان ڈور گائنی، ایمرجنسی لیبارٹری

آپریشن تھیٹر، ایکس رے، ڈینٹل، ٹی بی، EPI

ہیلتھ ایجوکیشن ٹراما سنٹر بلڈ بنک

ڈی ایچ کیو ہسپتال اور ٹی ایچ کیو ہسپتال کے ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! ضلع چنیوٹ کے ڈسٹرکٹ اور تحصیل ہسپتال میں مہیا کی جانے والی سہولیات معیار کے عین مطابق ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مکمل ہو چکا ہے اور ماہ اکتوبر کے اختتام پر تعیناتی کا عمل بھی مکمل ہو جائے گا۔پیرامیڈیکس سٹاف کی بھرتی کا عمل جلد شروع کیا جا رہا ہے۔

(ہ)

1۔ ڈی ایچ کیو ہسپتال چنیوٹ میں سی ٹی سکین اور ایم آر آئی مشین کی ضرورت ہے جو کہ خریدی جا چکی ہیں اور آئندہ کچھ عرصے میں ہسپتال میں نصب کر دی جائیں گی۔ڈی ایچ کیو ہسپتال میں گائنی کا عارضی آپریشن تھیٹر بنایا گیا ہے کیونکہ ہسپتال کی ری ویمپنگ کا عمل شروع ہو چکا ہے لہٰذا گائنی کے آپریشن تھیٹر کی کمی بھی پوری ہو جائے گی۔

2۔ ٹی ایچ کیو ہسپتال لالیاں کے لئے مشینری خریدی جا چکی ہے جبکہ ہسپتال میں دو آپریشن تھیٹرز ہیں مزید آپریشن تھیٹرز کی ضرورت نہ ہے۔

ٹی ایچ کیو ہسپتال بھوآنہ میں نئی بلڈنگ تعمیر ہونے کے بعد مشینری نصب کی جائے گی اس طرح مشینری کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔اس ہسپتال میں ایک آپریشن تھیٹر ہے۔

(و) اِن ہسپتالوں میں تمام ضروری سہولیات موجود ہیں۔ پنجاب پبلک سروس کمیشن کے توسط سے 6670 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا جا چکا ہے اور ماہ اکتوبر کے اختتام پر اِن ڈاکٹرز کی تعیناتی کا عمل مکمل ہو جائے گا۔ گریڈ 1 سے 15 تک کی خالی اسامیوں پر بھی بھرتی کا عمل شروع کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جی، میں ضمنی سوال کروں گا کیونکہ میں نے وزیر صاحبہ سے تحریری سوال کیا تھا اور ضمنی سوال بھی کر رہا ہوں کہ ہمارے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال چنیوٹ میں کتنے ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں، کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں، سپیشلسٹ ڈاکٹرز وہاں پر کتنے ہیں، کتنی اسامیاں خالی ہیں، اور یہ کب تک fill کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جواب کے ساتھ ساری تفصیل attached ہے جس میں موجود اسامیوں اور خالی اسامیوں کا ذکر ہے۔ اس وقت ہمارے پاس ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈکس سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل بھی جواب کے ساتھ باقاعدہ لگا رکھی ہے جسے موصوف پڑھ لیں کہ کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں، پے سکیل بھی لکھا ہوا ہے، جتنی filled اور جتنی خالی ہیں ان کی مکمل تفصیل جواب میں دے دی ہے۔ ابھی بھی میں نے یہی بات بتائی ہے اور اس میں نیچے لکھا ہوا ہے اگر آپ دیکھ لیں کہ سوال نمبر 68 کے نیچے پیرے کے اندر ہے کہ کل منظور شدہ اسامیاں 462 ہیں، 281 خالی ہیں اور یہ ہمارے وقت کی خالی نہیں ہیں بلکہ یہ پہلے سے چلی آ رہی ہیں۔ صرف 181 اسامیوں کے اوپر لوگ تعینات ہیں جبکہ میں نے بتایا ہے کہ ڈاکٹروں اور نرسوں کو تعینات کر رہے ہیں۔ این ٹی ایس کو پہلے ہی نوٹس چلا گیا ہے کہ نیچے کا عملہ بھرتی کر کے یہاں لگایا جائے۔ آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ پوری کوشش ہے کہ اگلے ایک ماہ کے اندر ڈاکٹروں کی بھرتیاں وہاں پر مکمل ہو جائیں اور نرسیں بھی پوری ہو

جائیں۔ جہاں تک چھوٹے عملے کا تعلق ہے تو اسے بھی دو اڑھائی مہینے کے بعد این ٹی ایس اور ہم نے "واک ان انٹرویو" کے لئے بھی کہہ دیا ہے جس کے مطابق انشاء اللہ بھرتی ہو جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تفصیل میرے ہاتھ میں بھی موجود ہے اور میرا مقصد یہ نہیں کہ مجھے سکھا دیں کہ میں نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا بلکہ میری ان سے گزارش تھی کہ وہ مجھے بتا دیں کیونکہ یہ تفصیل میرے پاس بھی موجود ہے لیکن میں بحیثیت ایک ممبر انہیں request کر سکتا ہوں کہ وہ یہ پڑھ کر بتا دیں۔ اس حوالے سے انہیں محسوس نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اللہ نے انہیں عزت دی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ انہوں نے محسوس نہیں کیا۔ میں انہیں کہہ دیتا ہوں کہ وہ تفصیل پڑھ دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! آپ تفصیل پڑھ دیں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں یہ تفصیل پڑھ دیتی ہوں۔ اس وقت میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی منظور شدہ پوسٹ ایک ہے، چیف کنسلٹنٹس کی تین تھیں جو کہ خالی ہیں، سینئر کنسلٹنٹس کی چھ اسامیاں تھیں جو کہ تمام خالی ہیں، اے ایم ایس کی ایک سیٹ ہے جس پر بندہ کام کر رہا ہے، ڈی ایم ایس کی چار سیٹیں ہیں جن پر بندے موجود ہیں، pediatricians کی چار سیٹیں ہیں جن میں سے تین خالی ہیں، سرجنز کی چار سیٹیں ہیں جن میں سے تین خالی پڑی ہوئی ہیں، ophthalmologist کی چار سیٹیں ہیں جن میں تین خالی ہیں، گائناکالوجسٹ۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بس ٹھیک ہے۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ساری تفصیل پڑھ کے سنا دیتی ہوں کوئی ایسی بات نہیں کیونکہ یہ تفصیل سناتے سناتے وقفہ سوالات کا وقت پورا ہو جائے گا اور باقی سوالات کا جواب دینے سے میری جان چھوٹ جائے گی۔۔۔

جناب سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب! اب سن لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بس کافی ہو گیا ہے اس لئے ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ صاحب! اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سوال کے آخری حصے میں آخری جملہ ہے کہ گریڈ ایک سے گریڈ 15 تک کی خالی اسامیوں پر بھی بھرتی کا عمل شروع کیا جا رہا ہے جبکہ ہم نے اخبارات میں پڑھا ہے کہ پنجاب حکومت نے گریڈ ایک سے 15 تک کی ملازمتوں پر بھرتی کی پابندی لگا دی ہے تو حکومت پنجاب کی پالیسی اور محکمہ صحت کی پالیسی میں جو تضاد ہے اس کی وضاحت فرما دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں یہ بتاتی ہوں کہ ہم نے ہر قسم کی پابندی لگا دی ہے تاکہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی پریشان نہ ہوں۔ کسی نئے بندے کو بھرتی کیا جا رہا ہے اور نہ ہی کسی بندے کی ٹرانسفر کی جا رہی ہے۔ پہلی اور دوسری بات یہ ہے کہ جو بات ہم نے آپ کے سامنے کی ہے کہ این ٹی ایس تو این ٹی ایس باقاعدہ advertisement دے گا اس کے بعد درخواستیں مانگی جائیں گی۔ درخواستیں آنے کے بعد لوگ ٹیسٹ دیں گے اسی لئے میں نے دو اڑھائی مہینے کی بات کی ہے اور اس وقت تک ضمنی الیکشن بھی مکمل ہو جائیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ بڑی serious debate ہے کیونکہ پہلے گریڈ کا ملازم کس این ٹی ایس سسٹم میں جائے گا اور گریڈ ایک کے ملازم کا کون سا انٹرویو ہو گا؟ مجھے حیرت ہے کہ یہاں وزیر صحت نے ایک ایسا پنڈورا باکس کھول دیا ہے جو پورے پاکستان میں فیڈرل سطح پر یا خیبر پختونخوا میں بھی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ بھی ماشاء اللہ ایک بڑے عہدے پر رہے ہیں تو گریڈ ایک کو این ٹی ایس کے ذریعے کیسے fill کریں گے اور کیا محترمہ ذمہ داری سے کہہ رہی ہیں؟ مجھے دوبارہ شک ہے ان کے جواب کی صحت پر اور ان کی صحت تو ماشاء اللہ ویسے ہی اچھی ہے لیکن محترمہ مجھے confirm کر دیں کیونکہ انہوں نے پڑھ کر بتایا تھا کہ گریڈ ایک سے 15 تک کی اسامیاں این ٹی ایس کے ذریعے fill کی جائیں گی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! محترم سمیع اللہ خان کی صحت کا بھی ہمیں پتا ہے کہ ان کی صحت کیوں ٹھیک نہیں ہے۔ ساڈی تے ٹھیک ہے انھاں دی کیوں نئیں ٹھیک جناب نوں وی پتااے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر یہاں پر مسخرہ پن کرنا ہے تو بات بہت دور تک جائے گی۔ اب اگر یہ چاہ رہے ہیں کہ ہم بشریٰ پنکی کا ذکر کریں۔ اگر یہ مسخرہ پن انہوں نے کرنا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، گریڈ ایک کی بات ہو گئی تو اب یہ بتا دیں کہ گریڈ ایک سے 15 تک کا اشتہار آئے گا۔۔۔(شوروغل)

چلیں، اس طرح کرتے ہیں کہ صحت کے بارے میں جو جواب آئے ہیں وہ پھر حذف کر دیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ نے اس ہاؤس کے ماحول کو بھی اچھا رکھنا ہے کیونکہ میرا سوال بڑا سیدھا سادہ تھا کہ گریڈ ایک سے 15 تک پر پابندی لگ گئی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم اپنے محکمہ میں بھرتی کر رہے ہیں۔ اب اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ گریڈ ایک سے 15 تک ملازمتیں این ٹی ایس کے ذریعے fill کی جائیں گی۔ ان کے باقاعدہ انٹرویوز ہوں گے تو میں صرف confirm کرنے کے لئے کیا واقعی یہ صحیح جواب ہے۔۔۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ خان صاحب! مہربانی کر کے تشریف رکھیں کیونکہ ایک طریق کار ہوتا ہے۔ میں منسٹر صاحبہ سے پوچھتا ہوں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے بسم اللہ اس بات سے شروع کی تھی کہ ہم کوئی بھرتی کر رہے ہیں اور نہ کوئی ٹرانسفر کر رہے ہیں جب تک الیکشن مکمل نہیں ہو جاتے۔ اس کے بعد تو سوال پوچھنے کی نوبت ہی نہیں آنی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ اگلا سوال کر لیں کیونکہ ابھی بھرتی ہو ہی نہیں رہی۔ جب بھرتی ہو گی تو پھر آپ سوال کر لینا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ بھرتی کا عمل شروع کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر: شروع کیا جا رہا ہے ناں تو الیکشن کمیشن نے پابندی لگا دی ہے اور 14۔اکتوبر کے بعد کی جائے گی۔ یہ جواب پہلے کا آیا ہوا ہے ناں۔

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں نے جواب میں لکھا ہے کہ بھرتی کا عمل شروع ہونے جارہا ہے۔

It is going to be started in the next few weeks after the election process has been completed.

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال خالی اسامیوں کو fill کرنے سے متعلق تھا جس کے جواب میں منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ہم نے پابندی لگادی ہے۔

جناب سپیکر! جو road map عمران خان نے 100 دن کا دیا تھا کہ میں ایک کروڑ نوکریاں دوں گا تو اس کا مطلب ہے کہ منسٹر صاحبہ اس کی نفی کر رہی ہیں کہ نوکریوں پر پابندی لگادی ہے اور آئندہ کوئی ایسی بھرتی نہیں ہوگی یہ ایک نیا یوٹرن ہے؟

جناب سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب! اس کے اوپر بات ہوگئی ہے اس لئے اب آپ اپنے اگلے سوال کے متعلق بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے اور میں نے پوچھا تھا کہ کب تک اسامیاں fill کی جائیں گی تو منسٹر صاحبہ فرما رہی ہیں کہ پابندی لگ گئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب! آپ نے سنا نہیں کہ انہوں نے کہا ہے چونکہ جن علاقوں میں ضمنی الیکشن ہو رہا ہے تو عارضی طور پر الیکشن کمیشن نے بھرتیاں روک دی ہیں جب الیکشن کا عمل مکمل ہو جائے گا تو دو ہفتوں کے بعد یہ بھرتیوں کا عمل شروع کر دیں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ بھرتیاں کب تک ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر: انہوں نے بتایا ہے کہ ضمنی الیکشن کے دو ہفتوں بعد بھرتیوں کا عمل شروع ہو جائے گا۔ وقفہ سوالات ایک گھنٹے کا ہوتا ہے جو کہ ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب نماز ظہر کی ادائیگی کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز ظہر بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(بیس منٹ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 2 بج کر 57 منٹ
پر دوبارہ کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں بقیہ سوال اور اس کا جواب ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوال اور اس کا جواب ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

ضلع چنیوٹ میں آر ایچ سیز، بی ایچ یوز کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*69: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع چنیوٹ میں RHCs اور بی ایچ یوز ہسپتال کتنے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ان بی ایچ یوز اور R.H.Cs ہسپتالوں میں کون کون سی سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟

(ج) ان مراکز صحت میں کتنی اسامیاں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی کب سے خالی ہیں اور اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) حکومت اس ضلع میں کس کس جگہ مزید مراکز صحت بنانے کا کب تک ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) ان مراکز صحت کو سال 16-2015، 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(و) ان مراکز صحت میں حکومت کب تک تمام ضروری سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع چنیوٹ میں تین دیہی مراکز صحت اور 36 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ دیہی مرکز صحت چک نمبر 14 ج ب تحصیل و ضلع چنیوٹ
2۔ دیہی مرکز صحت احمد نگر تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ
3۔ دیہی مرکز صحت بڑانہ تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ

بنیادی مراکز صحت تحصیل چنیوٹ:

بنیادی مرکز صحت ہر سہ شیخ ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 126ج ب ،بنیادی مرکز صحت احمد آباد ،بنیادی مرکز صحت رجوعہ ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 134ج ب ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 148ج ب ، چک نمبر 153ج ب ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 143ج ب ،بنیادی مرکز صحت متھرومہ ،بنیادی مرکز صحت تحصیل لالیاں:بنیادی مرکز صحت باھیوال، بنیادی مرکز صحت کانڈی وال ، بنیادی مرکز صحت لنگر مخدوم،بنیادی مرکز صحت ہست کھیوہ،بنیادی مرکز صحت کوٹ قاضی،بنیادی مرکز صحت کانویں والا،بنیادی مرکز صحت جبانہ ،بنیادی مرکز صحت سانگرہ،بنیادی مرکز صحت پیر پنجہ ،بنیادی مرکز صحت کلری،بنیادی مرکز صحت عنایت پور۔

بنیادی مراکز صحت تحصیل بھوآنہ:

بنیادی مرکز صحت عدلانہ ،بنیادی مرکز صحت محمدی شریف ،بنیادی مرکز صحت اوبھان،بنیادی مرکز صحت منگینی،بنیادی مرکز صحت ٹی ایم شاہ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 157ج ب واگھ ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 237ج ب لنگرانہ ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 205گلو تراں،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 200 ج ب نصرانہ ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 203ج ب بلوآنہ ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 245ج ب سگل، بنیادی مرکز صحت چک نمبر 223ج ب رمانہ ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 241ج ب منگوآنہ ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 225ج ب چچکانہ ،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 221ج ب ڈوگھڑا،بنیادی مرکز صحت چک نمبر 191ج ب کھوکھر۔

(ب) دیہی مراکز صحت میں مہیا کی جانے والی سہولیات درج ذیل ہیں:

1۔ او پی ڈی،ان ڈور، حاملہ خواتین کا معائنہ اور فری ڈیلوری
فری ادویات کی فراہمی، فری الٹرا ساؤنڈ
2۔ بچوں میں حفاظتی ٹیکے اور حاملہ کو تشنج سے بچاؤ کے ٹیکوں کی فری سہولت
3۔ ٹی بی کی فری تشخیص اور علاج ڈینٹل کیئر سروسز لیبارٹری فیملی پلاننگ

بنیادی مراکز صحت میں مہیا کی جانے والی سہولیات:

1۔ او پی ڈی، حاملہ خواتین کا معائنہ اور فری ڈیلوری، فری ادویات کی فراہمی
2۔ بچوں میں حفاظتی ٹیکے اور حاملہ کو تشنج سے بچاؤ کے ٹیکوں کی فری سہولت MCH سروسز
3۔ متعدی بیماریوں سے بچاؤ صحت و صفائی اور سکول کے بچوں کی Screening

(ج) دیہی مراکز صحت میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ۔ بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکس سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب پبلک سروس کمیشن کے توسط سے 6670ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا جا چکا ہے۔ گریڈ1 سے 15 تک کی خالی اسامیوں پر بھی بھرتی کا عمل شروع کیا جارہا ہے۔

(د) تحصیل بھوآنہ ضلع چنیوٹ میں ایک دیہی مرکز صحت اور تحصیل و ضلع چنیوٹ میں ایک بنیادی مرکز صحت زیر تعمیر ہیں۔

(ہ) ان مراکز صحت کو گزشتہ تین سالوں میں =/603 ملین کی رقم فراہم کی گئی۔

(و) ان مراکز صحت میں تمام ادویات موجود ہیں اور طبی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔ مزید برآں سٹاف کی کمی کو پورا کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں ایم آر آئی اور سی ٹی سکین کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

5: **جناب نصیر احمد**: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں موجود ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان میں سے کتنے ہسپتالوں میں MRI اور سی ٹی سکین کی سہولیات موجود ہیں؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) لاہور میں درج ذیل ہسپتالوں کو میڈیکل کالجوں کے ساتھ منسلک کر کے ٹیچنگ ہسپتالوں کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

1. گورنمنٹ میاں منشی ہسپتال، لاہور
2. گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال، لاہور
3. گورنمنٹ نواز شریف ہسپتال، یکی گیٹ، لاہور
4. سید میٹھا ہسپتال، لاہور
5. گورنمنٹ ہسپتال شاہدرہ لاہور

اس کے علاوہ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت ضلع لاہور میں ٹی ایچ کیو معیار کے ہسپتالوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. گورنمنٹ میاں میر ہسپتال لاہور
2. گورنمنٹ سمن آباد ہسپتال لاہور
3. گورنمنٹ مناواں ہسپتال لاہور
4. گورنمنٹ ہسپتال رائیونڈ لاہور
5. گورنمنٹ ہسپتال سبزہ زار لاہور

(ب) اوپر درج کئے گئے ہسپتالوں میں سے گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال، لاہور میں CT Scan کی سہولت موجود ہے۔ اس کے علاوہ لاہور میں MRI اور CT Scan کی سہولت والے ہسپتالوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال کے بجٹ اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

22: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کتنے بیڈز اور وارڈ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس کا مالی سال 18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ کتنا تھا؟

(ج) اس میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) اس میں کتنی اسامیاں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی پڑی ہیں۔ ان کی تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ہ) اس میں ڈائیلسز مشین کتنی ہیں۔ روزانہ کتنے مریض آتے ہیں۔ کتنوں کے ڈائیلسز ہوتے ہیں اور کتنے مریضوں کو لمبی Date دی جاتی ہے اس میں کتنی ڈائیلسز مشین مزید درکار ہیں۔ حکومت کب تک فراہم کرے گی؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد ٹوٹل 1500 بیڈز اور 33 وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) مالی سال 18۔2017 کا بجٹ 3,039,818,251 اور مالی سال 19۔2018 کا بجٹ 1,191,419,000 تھا۔

(ج) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

منظور شدہ اسامیاں ڈاکٹرز	=	573	(سکیل 17تا20)
منظور شدہ اسامیاں پیرا میڈیکل سٹاف	=	280	(سکیل 09تا15)

(لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی خالی اسامیوں کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

خالی اسامیاں ڈاکٹرز	=	349	(سکیل 17تا20)
خالی اسامیاں پیرا میڈیکل سٹاف	=	45	(سکیل 9تا15)

(لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ہ) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں کل 22 ڈائیلسز مشینیں ہیں جن میں سے 21 ٹھیک ہیں اور ایک مشین خراب ہے جو کہ ناقابل مرمت ہے اور روزانہ 90 مریضوں کے ڈائیلسز کئے جاتے ہیں جس میں ڈائیلسز کے لئے آنے والے ہر مریض کو ٹائم دینے کے بعد لسٹ کے مطابق ڈائیلسز کر دیا جاتا ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد، ڈائیلسز یونٹ میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ایک ٹیم نے مورخہ 04.09.2018 کو مزید مشینیں تبدیل / فراہم کرنے کے لئے وزٹ کیا۔

لاہور: پی پی۔163 میں بی ایچ یوز اور گورنمنٹ ڈسپنسریوں کی تعداد و بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

26: جناب نصیر احمد: کیا وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔163 ضلع لاہور میں کتنے بی ایچ یوزاور کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں واقع ہیں؟
(ب) ان میں سے کتنے بی ایچ یوزاور ڈسپنسریاں فعال ہیں؟
(ج) ان میں موجود ڈاکٹروں اور دیگر عملہ کی تفصیل مہیا کی جائے؟
(د) سال 17-2016 میں ان کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا؟
(ہ) حکومت اس حلقہ میں نئی ڈسپنسریاں یا ہیلتھ سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) پی پی۔163 ضلع لاہور میں کوئی بی ایچ یوز اور ڈسپنسریاں واقع نہیں ہیں۔پی پی۔163 ضلع لاہور خالصتاً شہری علاقہ ہے۔اس علاقہ کے مکینوں کی طبی ضرویات پورا کرنے کے لئے جنرل ہسپتال اور دو تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال (مناواں اور لدھر) موجود ہیں جبکہ بی ایچ یوز صرف اور صرف دیہی علاقہ کے لئے ہوتا ہے۔
(ب) غیر متعلقہ
(ج) غیر متعلقہ
(د) غیر متعلقہ
(ہ) ADP میں حکومت کا اس حلقے میں کوئی ہیلتھ سنٹر بنانے کا پلان شامل نہیں ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تجاوزات ہٹانے کے لبادے میں قومی اثاثے نہ گرانے کا مطالبہ

جناب سپیکر: جی، شیخ صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آج کل لاہور میں تجاوزات کے لبادے میں کچھ ایسے کام ہو رہے ہیں کہ جس پر آپ کی توجہ کی بہت ضرورت ہے اور کچھ معاملات alarming ہیں۔ لاہور میں مال روڈ 1875 کے قریب بنائی گئی تھی۔مال روڈ پر جتنی properties ہیں ان میں سے 90 فیصد وفاقی حکومت کی اپنی ملکیت ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ ہوا ہے کہ باباڈنگا سنگھ building ہو، دیال سنگھ building ہو، گنگارام مینشن ہو یا کوئی بھی building ہو۔ ہائی کورٹ نے یہ نہیں کہا کہ National Heritage کی ان buildings کو disturb کیا جائے۔ اسی طرح جو Walled City کی تمام buildings ہیں، میرے پاس باقاعدہ ریکارڈ موجود ہے اور میں باقاعدہ ذمہ داری سے بات کر رہا ہوں کہ یہ تمام کی تمام بلڈنگز سال 1799 کے بعد سکھ دور میں بنیں کیونکہ اس وقت جو buildings out of Lahore بنی تھیں آپ جانتے ہیں کیونکہ آپ تاریخ کا ادراک رکھتے ہیں کہ وہ بلڈنگز کہ جب لاہور میں لوٹ مار مچی تو یہ انجینئرنگ یونیورسٹی کا سارا علاقہ لوٹا گیا تو اس کے بعد جو لاہور میں بلڈنگز بنیں ان میں سے بہت سی قومی اثاثہ ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ چوبارے اور بالکونیز ہماری ثقافت کا حصہ ہیں۔ اب چوبارہ بنانے والے لوگ تو نہیں رہے۔ آپ جیسے جانتے ہیں کہ تاریخ میں چھجو کا چوبارہ ایک پورا آرٹیکل سمجھا یا اور بتایا جاتا ہے کہ وہ کون تھے۔ ان کا تاریخ میں کردار ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ یہ مختصر بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کا interest نہیں ہے۔ ان کو پتا نہیں ہے کہ لوگوں پر کیا بیت رہی ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! آپ مختصر بات کریں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں مختصر بات کرتا ہوں کہ لاہور کا walled city جہاں تجاوزات بالکل ختم ہونی چاہئیں، مال روڈ سے ختم ہونی چاہئیں لیکن جو قومی ورثہ کی عمارات ہیں جو ہمارے چوبارے تھے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ اس پر کوئی تحریک التوائے کار لے آئیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں چودھری صاحب سے زیادہ قانون جانتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! آپ ان کو ایک منٹ کے لئے بات کر لینے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ہاؤس ایک شخص نے چلانا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! آپ بیٹھ جائیں کیونکہ آپ کی ضرورت نہیں ہے۔ شیخ صاحب! اب آپ اپنی بات کو مختصر کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ مجھے کہیں گے تو میں ایک منٹ میں بیٹھ جاؤں گا لیکن ان کو کوئی حق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! چلیں، آپ اپنی بات کو مختصر کر لیں کیونکہ آگے بھی آپ ہی کا ایجنڈا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! پوائنٹ آف آرڈر پر کمیٹی نہیں بنتی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ میری عرض سن لیں۔آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں اور جناب محمد بشارت راجا کو اس کا head بنا دیں۔ میں ثابت کروں گا کہ لاہور میں کتنی resentment ہے اور میں with photographs یہ prove کروں گا کہ یہ بلڈنگز اور چوبارے موجود تھے اور ان کو نہ توڑا جائے۔ہاں ٹریفک کے نظام کو بہتر کرنے کے لئے تجاوزات ختم کی جائیں۔ ہم نے بزنس کو بڑھانا ہے۔ ہم نے بزنس مین کا غصہ، عذاب اور ان کے بچوں کا دُکھ نہیں لینا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! جی، ٹھیک ہے۔کیا آپ یہ بات کر رہے ہیں کہ یہ والڈ سٹی پراجیکٹ کی وجہ سے گرایا جا رہا ہے؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں، میری عرض یہ ہے کہ ابھی تجاوزات پر ہائیکورٹ کے حکم پر بحالی لاہور ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بحالی لاہور ہونا چاہئے میں اس کے حق میں ہوں۔آپ یہ دیکھیں کہ کنیا لال، نور احمد چودھری جتنے بھی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں ان سے ایک سوال اورنج ٹرین کے حوالے سے پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں ہے۔ایک منٹ ان کی بات ختم ہو رہی ہے۔اب آپ کی بات آ گئی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں محترمہ کی اہلیت کی داد دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! چلیں، اب آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ایک کمیٹی بنادیں تو میں بتاؤں گا کہ لاہور میں کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کمیٹی نہیں پہلے آپ میاں صاحب جو کہ concerned minister ہیں ان کی بات تو سن لیں ناں۔ کمیٹی ایسے نہیں بن جاتی۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ شیخ علاؤالدین نے جو بات کی ہے ہم اس بات سے 100 فیصد متفق ہیں۔ لاہور کی جو تاریخی عمارات جو کہ ہمارا ورثہ ہیں ان کو بالکل بھی کوئی گرانے جارہا ہے اور نہ ہی کوئی گرائے گا۔ پچھلے دس سالوں میں جس طرح سے اس شہر کے حسن کو گہنایا گیا۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: آپ لوگ ایک منٹ بات سن لیں کیونکہ جب شیخ صاحب بات کر رہے تھے تو میں نے سب کو چُپ کروادیا تھا لہٰذا اب آپ بھی ان کی بات سن لیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں relevant بات کروں گا irrelevant بات نہیں کروں گا۔ کسی بازار سے کوئی خواتین یا customer نہیں گزر سکتا۔ اربوں روپے کی انتہائی قیمتی پراپرٹی، جوہر ٹاؤن، سبزہ زار اور ہربنس پورہ پر جو تجاوزات ہو رہی ہیں وہ راتوں رات تو نہیں ہوئیں۔ ہمارے محکموں کے نچلے درجے کے اہلکار اور قبضہ مافیاز کو حکومت protect کرتی رہی ہے۔ مجھے یہ بات یہاں پر کہہ لینے دیجئے کہ یہ بڑے بڑے ڈیرے اور کھربوں روپے کی عمارات سرکاری سرپرستی میں بنتی رہی ہیں لہٰذا ہماری zero tolerance ہے۔ جن لوگوں نے سرکاری املاک، ریاست کی زمینوں پر قبضہ کیا ہوا ہے اور جو لوگ پچھلے سالوں میں قبضہ مافیا کو protect کرتے رہے ہیں ان کے ساتھ کوئی رورعایت نہیں ہوگی ان کو ہم مکمل طور پر صاف کریں گے اور حکومت کی رٹ کو بحال کریں گے۔ پبلک کی کھربوں روپے کی پراپرٹی ہم واپس لیں گے اور اس کے ذریعے عوامی فلاح و بہبود کے منصوبے مکمل کریں گے۔ جہاں تک heritage کا تعلق ہے تو میں شیخ صاحب سے متفق ہوں اور انشاء اللہ ان سے میں خود رابطہ کروں گا اور ان کے ساتھ بیٹھ کر ان

کے جو جائز تحفظات ہیں ان کو دُور کریں گے۔Out of the way غیر قانونی طور پر کسی قانونی بلڈنگ کو ہم نہیں گرانے جا رہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں میاں صاحب کی بات سے متفق ہوں۔

جناب سپیکر: آپ نے اپنی بات کر لی ہے۔ وہ آپ سے بیٹھ کر بات کر لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ایک منٹ میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! نہیں، میں نے آپ کی بات نہیں سننی۔ شیخ صاحب! جب آپ کی بات آ گئی ہے اور انہوں نے جواب دے دیا ہے اور وہ آپ کی بات کے ایک پورشن سے متفق ہو رہے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم بیٹھ کر آپ سے سارا کچھ پوچھ لیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ ان کی سربراہی میں ہی ایک کمیٹی بنا دیں تو میں یہ بات ثابت کر دوں گا۔

جناب سپیکر: شیخ صاحب! کمیٹی نہیں بنے گی اور وہ خود ہی آپ سے پوچھ لیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 15 جناب محمد وارث شاد کا ہے۔

سرگودھا چک نمبر 36 شمالی میں ڈکیتی کی واردات سے متعلقہ تفصیلات

15: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 30/29 اگست 2018 کی درمیانی شب کو 4 آتشیں اسلحہ سے مسلح ڈاکوؤں نے عبدالغفار خان ولد ذوالفقار حسین خان سکنہ 36 شمالی ضلع سرگودھا کے ڈیرہ سے مویشی مالیتی 850000 روپے اور دیگر سامان لوٹ لیا اور اس کے ملازم کو شدید زخمی کر دیا، جس کی ایف آئی آر تھانہ صدر سرگودھا 375/18 درج ہوئی؟

(ب) کیا اس ڈکیتی کی واردات میں ملوث کوئی ملزم گرفتار ہوا۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات نیز اب تک پولیس نے جو تفتیش کی ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ان کے جز (الف) کا جواب یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ رونما ہوا اور اس کے نتیجے میں محمد اقبال ولد بھگا قوم مسلم شیخ سکنہ چک 36 شمالی اس کی درخواست پر ایف آئی آر درج ہو چکی ہے۔ ایف آئی آر درج ہونے کے بعد جو ابتدائی اطلاعات تھیں اس میں مدعی نے کسی کو نامزد نہیں کیا تھا بلکہ اس نے اپنے بیان میں یہ کہا تھا کہ جو ڈاکو تھے وہ پشتو بول رہے تھے لیکن کچھ عرصہ کے بعد تتمہ بیان میں مدعی نے عمران نامی آدمی کو نامزد کر دیا۔ پولیس نے عمران کو گرفتار کر لیا اور اس کا مجموعی طور پر آٹھ دن کا ریمانڈ لیا گیا اور اس سے کوئی برآمدگی نہیں ہو سکی اور عدالت کے حکم پر اس کو جوڈیشل بھیج دیا گیا۔ اب اس میں تین ملزمان ایسے ہیں جن کو ابھی گرفتار کرنا ہے۔ پہلے خود مدعی نے یہ بات کہی کہ وہ پشتو بولنے والے لوگ تھے اور بعد میں اس نے سرگودھا کے کسی آدمی کو نامزد کر دیا۔ اب اس سے تفتیش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آج ایس پی انوسٹی گیشن سرگودھا مجھے بریفنگ کے لئے یہاں پر تشریف لائے میں نے ان سے کہا ہے کہ وہ خود اس معاملے کی تفتیش کریں۔ باقی ملزمان کو بھی گرفتار کریں اور برآمدگی کے لئے بھی اقدامات کریں لیکن یہ سارا معاملہ مشکوک اس لحاظ سے پایا جاتا ہے کیونکہ پہلے ابتدائی طور پر مدعی نے یہ کہا تھا کہ وہ ڈاکو پٹھان ہیں اور بعد میں اس نے سرگودھا کے ایک آدمی کو ہی nominate کر دیا۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کر دوں کہ پولیس کے لئے یہ بہت آسان کام ہوتا ہے کہ کوئی ملزم پکڑ کر اور بغیر برآمدگی کے اس کو 2 یا 4 روز رکھ کر بغیر برآمدگی کے جیل پہنچا دیتے ہیں یہ ساری connivance ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں یہ میں عرض کر دوں کہ اُدھر ہی ساتھ ہلوال روڈ پر چک 27 شمالی ہے۔ وہاں بھی اسی طرح کی واردات ہوئی ہے۔ آج کل وہاں اس طرح لگتا ہے کہ ڈاکو اور چور کھلے طریقے سے باہر آ گئے ہیں اور دندناتے پھر رہے ہیں۔ میں اس سلسلے میں لاء منسٹر صاحب سے یہ عرض کروں گا کہ اس کی کوئی deadline دیں کہ کب تک صحیح ڈاکو پکڑے جائیں گے۔ وہ چور نہیں بلکہ ڈاکو تھے اور انہوں نے دونوں جگہ پر ڈکیتی کی ہے۔ یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا کہ پولیس نے ایک بندے کو پکڑ کر تین چار روز بغیر برآمدگی کے رکھا اور اگر دو تین آدمیوں کی بات کر رہے ہیں تو یہ اُن کو بھی پکڑیں گے اور جیل میں پہنچا دیں گے۔ لگتا ہے کہ یہ پولیس کی ملی بھگت ہے لہٰذا لاء منسٹر صاحب اس کو دیکھیں کیونکہ ان دونوں ڈکیتیوں کی وجہ سے اُدھر جلوس نکلے ہیں اور بھلوال روڈ بند رہا ہے۔ اسی طرح

سلانوالی میں بھی ڈکیتی کی دو واردا تیں ہوئی ہیں لہٰذا اس پر مہربانی فرمائیں اور لوگوں میں جو بے چینی ہے اس کو ختم کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف یہ وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس نے اپنے طور پر کچھ نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود ایک ملزم کو نامزد کیا اور جس کو نامزد کیا تھا اُس کو پولیس نے گرفتار کر لیا۔ پولیس نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ ان کی نامزدگی کے بعد گرفتار کیا ہے۔ میں انشاء اللہ تعالیٰ معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ باقی تین ملزمان بھی گرفتار ہوں گے۔ میں نے پہلے بھی یہ گزارش کی ہے کہ ایس پی انوسٹی گیشن ذاتی طور پر اس کی انوسٹی گیشن کریں گے اور گرفتاری کے ساتھ برآمدگی بھی ہوگی۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 16 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔

بہاولپور دن دہاڑے دوران ڈکیتی شہری کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

16: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 26۔ستمبر 2018 کو تھانہ سول لائن بہاولپور کے علاقہ میں دن دہاڑے ڈاکوؤں نے دوران ڈکیتی مزاحمت پر ماجد ولد رفیق کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا جس کا مقدمہ تھانہ سول لائن میں محمد منور عباسی کی مدعیت میں درج ہوا ہے؟

(ب) اس میں کتنا سامان لوٹا گیا ہے نیز اس میں کوئی گرفتاری عمل میں آئی ہے تو اس مقدمہ کی مکمل تفصیلات فراہم کریں؟

جناب سپیکر: جی، راجا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ واقعہ جو معزز ممبر نے فرمایا یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا، ایف آئی آر بھی درج ہوئی اور تفتیش محمد اکرم سب انسپکٹر کر رہا ہے۔ میں یہاں پر آپ کے توسط سے معزز ممبر کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اس واردات کا مرکزی ملزم گرفتار ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آج یا کل عدالت میں پیش کر کے باقاعدہ ریمانڈ لے کر تفتیش کی جائے گی لیکن یہ کنفرم بات ہے کہ ملزم گرفتار ہو چکا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! اس میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی ہے کیونکہ اس میں اصل مرکزی ملزم محمد صادق ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے حساس اداروں نے اس ملزم کو گرفتار کرنے

کی بڑی کوشش کی اور trace کیا لیکن آگے سے ان کو بتا دیا گیا کہ آپ اس طرف سے نہ آئیں بلکہ دوسری طرف سے چلے جائیں۔ اب تبدیلی کی جو ہوا چلی ہے اور تبدیلی یہ آئی ہے کہ روزانہ ضلع بہاولپور میں ڈکیتی کی وارداتیں ہوتی ہیں، روزانہ mobile snatching ہوتی ہے اور روزانہ قتل و غارت کا بازار گرم کیا ہوا ہے۔ لاء منسٹر صاحب میرے بزرگ اور سینئر ہیں لیکن 2002 میں بھی یہ لاء منسٹر رہے تو میں سپیکر گیلری میں بیٹھ کر ان کی [****] سنتا رہا اور آج تبدیلی یہ آئی ہے کہ میں آج یہاں پر بیٹھ کر ان کی [****] باتیں سن رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، یہ [****] والے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ آپ اس طرح کی بات نہ کریں۔ آپ نے 2002 میں بڑا اچھا تجربہ سیکھا ہے کہ اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ [****] سے ان کی کیا مراد ہے۔ میرے بھائی تھوڑا حوصلے سے بات کریں۔ جو بندہ انہوں نے nominate کیا ہے وہ گرفتار ہو چکا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: وہ گرفتار نہیں ہوا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ بندہ گرفتار ہو چکا ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! اصل ملزم وہ نہیں ہے جو گرفتار ہوا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے بات کی ہے تو ابھی اُن کی بات بھی آپ سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ statement دے رہا ہوں کہ ملزم گرفتار ہو چکا ہے اور مقدمے کا چالان دو تین دن میں انشاء اللہ تعالیٰ عدالت میں دے دیا جائے گا۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! اصل ملزم کا نام محمد صادق ہے۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر ان کو حقائق معلوم نہیں تو کیا کیا جا سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، گرفتار ہو گیا ہے تو پھر ٹھیک ہے۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! ایک گونگا بندہ گرفتار کیا گیا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، چونکہ تحاریک استحقاق نہیں ہیں لہٰذا ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں پہلی تحریک التوائے کار جناب نصیر احمد کی ہے۔ کیا آپ نے سیٹ change کر لی ہے؟

جناب نصیر احمد: جی، جناب!

جناب سپیکر: وہاں سے آپ کیوں بول رہے تھے؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! وجہ یہ بنی کہ آپ وہاں مجھے سخت نظروں سے دیکھ رہے تھے اس لئے میں اِدھر آ گیا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میں اُن کو floor دے چکا ہوں۔

اینٹوں کے بھٹوں کی بندش سے مشکلات کا سامنا

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 15۔اگست 2018 کی خبر کے مطابق محکمہ تحفظ ماحول پنجاب نے سموگ سے بچاؤ کے لئے اڑھائی ماہ تک اینٹوں کے بھٹے بند رکھنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس سلسلہ میں بھٹہ مالکان کو لیٹر بھی جاری کر دیئے ہیں کہ وہ 20۔اکتوبر تا 31۔دسمبر 2018 تک بھٹے بند رکھیں جس کی وجہ سے نہ صرف بھٹہ مالکان بلکہ وہاں کام کرنے والے مزدور بھی بے حد پریشان ہیں کہ وہ دو ماہ تک اپنے گھروں کے چولہے کیسے جلائیں گے اور بھٹے بند ہونے کی صورت میں اُن کو ناقابل تلافی نقصان بھی اُٹھانا

پڑے گا۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ سموگ کو کنٹرول کرنے کے لئے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کریں نہ کہ لوگوں کے کاروبار کو بند کریں۔ ابھی تک حکومت نے سموگ کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی سودمند پالیسی نہ بنائی ہے جس کی وجہ سے عوام میں بے انتہا بے چینی، اضطراب اور غم وغصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: محکمہ تحفظ ماحول کے منسٹر نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/2018 محترمہ عائشہ اقبال کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ملک غلام قاسم ہنجرا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، تحاریک التوائے کار چل رہی ہیں۔ آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/2018 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، چودھری صاحب!

پرائیویٹ کلینیکل لیبارٹریز کی ناجائز منافع خوری

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 5۔ ستمبر 2018 کی خبر کے مطابق پرائیویٹ ہیلتھ لیبارٹریز منافع کمانے کا مرکز بن گئیں۔ کوالٹی کنٹرول تصدیق چند لیبارٹریز تک محدود، ہیلتھ کیئر کمیشن ذمہ داری نبھانے میں ناکام۔ تفصیلات کے مطابق لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے کوالٹی کنٹرول کا نظام عملی طور پر لاگو نہ کرنے والی اکثریتی پرائیویٹ ہیلتھ لیبارٹریز محض منافع کمانے کے لئے بیماریوں کی غلط تشخیص کرنے کے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے انسانی زندگی کو خطرے سے دوچار کرنے کا سبب بن گئیں۔ مریض کو بیماری کچھ اور ہوتی ہے اور درست تشخیص نہ ہونے پر علاج کسی اور بیماری کا شروع کر دیا جاتا ہے۔ کاروبار کے نام پر اس مجرمانہ practice کو روکنے کے لئے بااختیار پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن اپنی ذمہ داری سرانجام دینے میں ناکام ہو چکا ہے۔ راولپنڈی شہر و کینٹ کی سطح پر پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا کوئی setup ہی موجود نہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی ہیلتھ لیبارٹریز کے لئے مقرر indicators کے مطابق پتھالوجی لیبارٹری کے لئے ہیلتھ اتھارٹیز کے متعلقہ فورم سے باقاعدہ رجسٹریشن، لیبارٹریز ہیں، باقاعدہ کوالیفائیڈ پتھالوجسٹ، لیبارٹری سے متعلق کم از کم ایک کوالیفائیڈ ڈاکٹر، بلڈ، یورین سیمپلز کا

SOP کے مطابق لاگو طریق کار، مختلف ٹیسٹوں کے لئے استعمال ہونے والی امپورٹڈ یا ملک میں تیار ہونے والی کٹس، تربیت یافتہ عملہ، لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے استعمال ہونے والی معیاری مشینری کا ہونا ضروری ہے جبکہ عملاً یہ قواعد و ضوابط چند لیبارٹریز پر ہی لاگو دکھائی دیتے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر لیبارٹری ٹیسٹ کوالٹی کنٹرول کے بین الاقوامی طریق کار اور پتھالوجی لیبارٹری کے SOP سے پرائیویٹ لیبارٹریز کو گزارا جائے تو بمشکل بیس فیصد لیبارٹریز ہی کوالیفائیڈ لیبارٹریز ثابت ہو سکیں گی اور باقی لیبارٹریز کو بند کرنا پڑ جائے گا۔ یہ صورتحال تو راولپنڈی و کینٹ کی ہے جو پنجاب کا چوتھا بڑا شہر ہے جبکہ صوبہ کے دیگر اضلاع کی صورتحال بھی اسی طرح کی ہے جس کی وجہ سے عوام میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: چونکہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

امن وامان پر بحث

جناب سپیکر: اب ہم discussion شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پہلا آئٹم لاء اینڈ آرڈر کا ہے جس پر بحث کے لئے جو ممبران حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام بھجوا دیں۔ اس کی opening speech Law Minister sahib کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر شکریہ۔ کہ آپ نے لاء اینڈ آرڈر پر بات کرنے کے لئے مجھے اجازت دی۔ پنجاب میں امن عامہ کی صورتحال پر بات کرنے سے پہلے میں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں بجائے اس کے کہ میں پورے سال کے figures دوں اور گزشتہ حکومت کی کارکردگی کے حوالے سے کوئی سوال اٹھاؤں یا credit لینے کی کوشش کروں تو میں وہ نہیں کروں گا بلکہ میں اپنے آپ کو confine کروں گا صرف انہی دو مہینوں تک جو ہماری حکومت کے گزرے ہیں اور I would also like to request the Leader

of the Opposition کہ وہ بھی اپنے آپ کو confine رکھیں ان گزشتہ دو ماہ کی حکومت کی کارکردگی تک کیونکہ دو ماہ کی جو کارکردگی ہے اس کے لئے ہم جوابدہ ہیں اور اسی کا ہم نے جواب دینا ہے۔

جناب سپیکر! اگر پچھلی کارکردگی کا ہم سے پوچھا جائے تو اس سے پھر میں سمجھتا ہوں کہ مزید کیچڑ اچھالنے والی بات ہوگی کہ میں کسی پر کیچڑ اچھالوں اور کوئی مجھ پر اچھالے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک مناسب طریقہ رہے گا کہ ہم دو مہینے کی کارکردگی پر بات کریں اور اسی پر ہم criticism بھی لیں گے اور اس کا جواب بھی دیں گے لیکن اگر اس سے پہلے کے عرصہ کی بات ہوگی تو وہ مناسب نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ یکم اگست سے لے کر 30۔ ستمبر تک صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کی مجموعی طور پر صورتحال تسلی بخش رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کوئی ایسا untoward incident نہیں ہوا کہ جس پر یہ کہا جاسکے کہ اس میں حکومت کی ناکامی سامنے آئی ہے۔ اس دوران اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے عوام کے جان ومال کے حوالے سے کوئی باعث تشویش واقعہ بھی نہیں ہوا اور لاء اینڈ آرڈر enforce کرنے والی ایجنسیوں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ جس سے ان کی کارکردگی پر کوئی سوالیہ نشان آتا ہو۔

جناب سپیکر! اگست اور ستمبر کے دوران جرائم کے حوالے سے صورتحال میں سمجھتا ہوں کہ تسلی بخش اس حوالے سے رہی کہ اس میں قتل، ڈکیتی، چوری، سٹریٹ کرائمز وغیرہ کے واقعات ہیں اور اس میں کوئی alarming situation اس لئے create نہیں ہوئی کہ انہی دو ماہ کا جو correspondening period ہے، اس کا اگر پچھلے سال سے موازنہ کیا جائے تو مجھے اس میں کوئی alarming increase نظر نہیں آتی بلکہ بعض شعبے ایسے ہیں کہ جہاں پر کمی واقع ضرور ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اگست اور ستمبر کے مہینوں میں public disorder کے حوالے سے 1325 واقعات ہوئے جنہیں پولیس نے professionally handle کیا جس کی وجہ سے صورتحال بھی کنٹرول میں رہی اور اسی عرصہ کے دوران Law Enforcing Agencies کو 79 political protests کا سامنا تھا، 11 demonstrations کا سامنا تھا اور 68 ریلیاں صوبے میں نکالی گئیں۔ اللہ کے فضل وکرم سے maintenance of public order کے حوالے سے یہ تمام معاملات تسلی بخش طور پر اختتام پذیر ہوئے اور کسی بھی جگہ پر حکومت کو force استعمال کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

جناب سپیکر! یکم اگست سے 30۔ ستمبر کے دوران مذہبی جماعتوں کی طرف سے ہالینڈ میں گستاخانہ خاکوں کے مقابلے کے خلاف احتجاج سامنے آیا اور اس میں مجموعی طور پر 354 جلوس اور 229 ریلیاں نکالی گئیں جن میں مذہبی جماعتیں بھی شامل تھیں اور سیاسی جماعتیں بھی شامل تھیں۔ تحریک لبیک پاکستان کا بھی ایک بہت بڑا احتجاج اس سلسلے میں تھا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ بھی تمام صورتحال خیریت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی اور کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا جو کسی پریشانی کا باعث ہوتا۔ اسی طرح میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ گزشتہ دو مہینوں کے دوران significant killing کے حوالے سے کوئی signification واقعہ نہیں ہوا جو میں سمجھتا ہوں کہ ایک اچھی بات ہے کہ دہشت گردی کے عنصر میں سے ہمارا صوبہ نکل رہا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں پر میں خاص طور پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ گزشتہ دو ماہ کے دوران حکومت کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج یہ تھا کہ ہماری حکومت نئی نئی برسر اقتدار آئی تھی اور اس کے فوری بعد محرم الحرام کا مہینہ شروع ہو گیا جس دوران لاء اینڈ آرڈر کو maintain رکھنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ماضی کی حکومتیں بھی اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتی رہی ہیں اور موجودہ حکومت بھی اس ذمہ داری سے احسن طریقے سے عہدہ برآ ہوئی۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پورے صوبے میں 32380 مجالس تھیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بخیر وعافیت اختتام پذیر ہوئیں اور اسی طرح صوبے کے مختلف شہروں میں 9138 جلوس تھے جو کہ بخیریت اختتام پذیر ہوئے اور پورے محرم الحرام کے دوران کوئی ایسا واقعہ نہیں رونما ہوا جو میں سمجھتا ہوں کہ عوام کے لئے پریشانی کا باعث ہو۔

جناب سپیکر! عوام کی جان و مال محفوظ بنانے کے لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے وزیراعظم کے وژن کے مطابق اور وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر مختلف initiatives کو شروع کیا گیا اور اس میں سب سے پہلا initiative یہ ہے کہ پولیس کو public friendly بنانے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ ہمارے پنجاب میں پولیس آرڈر 2001 میں تبدیلی لانے کے لئے ایک پولیس ریفارمز کمیشن قائم کیا گیا ہے جس نے اپنا کام شروع کر دیا ہے اور ہماری کوشش یہ ہے کہ اس ریفارمز package میں ایسی چیزیں لے کر آئیں

کہ عوام اور پولیس کے درمیان اعتماد کا جو ایک رشتہ ہے وہ بحال ہو اور عوام پولیس کو اپنا خادم سمجھیں نہ کہ پولیس اور ان کے درمیان ایک روایتی فاصلہ قائم رہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پولیس کو public friendly بنانا ہمارے اس کمیشن کے لئے سب سے بڑا ٹاسک ہے اور پولیس ریفارمز کمیشن جو recommendations دے گا میں اس معزز ایوان کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ کمیشن کی طرف سے جو بھی سفارشات آئیں گی ان کو اسی ایوان میں پیش کیا جائے گا۔ تمام معزز ممبران چاہے وہ ہاؤس کے اس طرف ہوں یا دوسری طرف ہوں، ان تمام کی رائے لے جائی گی اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کوشش یہ ہو گی کہ ان ریفارمز کو consensus کے ساتھ adopt کریں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپوزیشن کی بات ہے اور نہ ہی حکومتی بنچز کی بات ہے بلکہ یہ عام آدمی کے مفاد کی بات ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ جس طرح عام آدمی کے مفاد کے متعلق حکومت سوچتی ہے ہماری اپوزیشن بھی انہی جذبات کا مظاہرہ کرے گی اور انشاء اللہ ایک consensus develop ہو گا اور ہم ان ریفارمز کو لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر! گزشتہ دنوں جب محرم الحرام کے دوران یہ معاملات چل رہے تھے تو وزیر اعلیٰ پنجاب نے دو دفعہ "سیف سٹی پراجیکٹ لاہور" کا دورہ کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس دورے کے دوران ہماری مجموعی رائے یہ تھی کہ یہ ایک اچھی facility ہے جو لاہور کے لوگوں کو ملی ہوئی ہے جس پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم اس "سیف سٹی پراجیکٹ" کو دیگر بڑے شہروں تک بھی extend کریں تو پہلے مرحلے میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز تک اس پراجیکٹ کو لے جایا جائے گا۔ اس سلسلے میں بہت جلد کام کا آغاز ہو گا۔ We will ensure کہ جتنا جلدی ہو سکے ہمارے ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز تک اس کو لے جایا جائے گا تاکہ ہمارے جو دور افتادہ شہر ہیں وہ بھی اس سے استفادہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح لاء اینڈ آرڈر کی situation کو continuous بنیادوں پر مانیٹر کرنے کے لئے بھی ایک پالیسی بنائی جا رہی ہے کیوں کہ جو بات اس وقت تک سامنے آئی ہے وہ یہی تھی کہ ہم لاء اینڈ آرڈر سے متعلق فیصلے بہت سارے کر لیتے ہیں، پولیس کو بہتر بنانے کے بھی فیصلے کر لیتے ہیں، پولیس کے خلاف کارروائی بھی کر لیتے ہیں لیکن اُن کی کارکردگی کو مانیٹر کرنے کے لئے ہمارے ہاں کوئی

ایسا نظام موجود نہیں کہ جس سے اُن کی کارکردگی کا جائزہ continuous بنیادوں پر لیا جائے تو اُس کے لئے بھی ہم ایک نظام وضع کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبران کے لئے یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے فوری طور پر تمام اضلاع میں کرائم کنٹرول کمیٹیز کو بحال کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے، اسی طرح ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن کمیٹیز کو بھی ہم نے فعال کیا ہے اور تمام اضلاع کے ڈپٹی کمشنرز کو اور ڈی پی اوز یا سی پی اوز کو یہ ہدایات کی گئی ہیں کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھیں اُن کے ساتھ interaction ہونا چاہئے تاکہ وہ اور پولیس آپس میں مل کر جرائم کی بیخ کنی کے لئے ایک پیج پر ہو کر کارروائی کر سکیں۔ اسی طرح وزیر اعلیٰ پنجاب نے عوام اور سرکاری ملازمین کے درمیان جو رابطے کا فقدان ہے اُس کو ختم کرنے کے لئے اُوپن ڈور پالیسی کا اجراء کیا ہے اُوپن ڈور پالیسی کے تحت تمام افسران کو اس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں دو گھنٹے عوام کے مسائل سننے کے لئے مختص کریں کچھ اضلاع میں اس پر عمل ہو رہا ہے اور کہیں نہیں ہو رہا تو چونکہ ابھی لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہونی ہے، معزز ممبران نے ابھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے اگر کسی ضلع میں وہ محسوس کرتے ہیں اس پر عملدرآمد نہیں ہو رہا تو وہ اس کو پوائنٹ آوٹ کریں۔ We will ensure انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد ہو گا اور ہمارے منتخب ممبران اسمبلی، پولیس اور ضلعی انتظامیہ کے درمیان ایک close liaison ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ ایک نیشنل ایکشن پلان اُس پر ماضی میں بھی کام ہوتا رہا ہے اور انشاء اللہ ہم بھی اس پر committed ہیں کہ نیشنل ایکشن پلان پر من و عن اُس کی روح کے مطابق عملدرآمد کیا جائے تاکہ صوبہ میں لاء اینڈ آرڈر کی situation کو بہتر بنایا جا سکے۔

جناب سپیکر! یہ چند ایک باتیں ایسی تھی جو میں عرض کرنا چاہتا تھا جہاں تک کرائم ریٹ کے figures کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت تک یہ بات کوئی معنی نہیں رکھتی کہ میں یہاں figures دینا شروع کر دوں کہ فلاں ضلع میں چالیس قتل ہوئے، فلاں میں دو ڈکیتیاں ہوئیں، فلاں میں چوری نہیں ہوئی تو وہ ساری باتیں انشاء اللہ مناسب وقت پر کریں گے جس وقت ہماری کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا لیکن فی الحال دو مہینے کے اندر ہمیں جس صورتحال کا سامنا تھا میں نے اُس کی گزارش کی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے تمام ٹریژری بنچز اور اپوزیشن کے بھائیوں کو بھی اس بات کا یقین دلاتا

ہوں کہ اس صوبہ میں امن وامان کی صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے، عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لئے اور اس صوبہ کو جرائم سے پاک کرنے کے لئے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی جائے گی اس کے لئے ہمیں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ تنقید برائے تنقید سے ہٹ کر آپ مثبت تجاویز دیں گے تو میں اپنے تمام معزز بھائیوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی مثبت تجاویز سے استفادہ کیا جائے گا اور صوبہ میں حالات کو بہتر کرنے کے لئے ہم ہمیشہ آپ کے تعاون کے طلب گار رہیں گے۔ بہت مہربانی

جناب سپیکر: راجا صاحب! آپ کو یاد ہوگا کہ ہمارے دور میں پٹرولنگ پوسٹیں بنی تھیں اُس سے کرائم ریٹ ایک دم نیچے چلا گیا تھا وہ ٹوٹل ساڑھے پانچ سو پٹرولنگ پوسٹیں بنی تھی، ساڑھے تین سو ہمارے دور میں بن گئی تھیں۔ اُس کے بعد پھر دس سال روک دی گئیں، وہ بھی کرائم ریٹ بڑھنے کی ایک وجہ ہے اس کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چونکہ میں نے یہ دو ماہ کے figures دیئے ہیں جو long-term منصوبے ہیں ہم اُس کو review کر رہے ہیں اُن کی جو جو جہاں جہاں خامیاں تھیں اُن کو ٹرانسپورٹ نہیں دی گئی، اُن کو پٹرول نہیں دیا گیا، اُن کو ڈیزل نہیں دیا گیا اُن کی تنخواہیں بھی روکی گئی ہیں ہم اُس سارے کو بحال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بالکل آپ کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ اُس وقت جس مقصد کے تحت یہ پولیس پوسٹیں بنائی گئی تھیں وہ مقصد یہی تھا کہ ہماری جو مین ہائی ویز ہیں اُن سے ہٹ کے جو ہماری مضافات کی شارع عام ہیں اُن کو بھی محفوظ بنایا جاسکے اُس میں ان پٹرولنگ پوسٹوں نے ایک کلیدی کردار ادا کیا تھا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اگر وہ ساری پٹرولنگ پوسٹیں بن جاتی ہیں خاص طور پر راجن پور کے ایریا میں جو چھوٹو گینگ نے پکے بنکرز بنائے تھے وہ شاید نہ بنتے اور ہماری administration expose totally نہ ہوتی اس لئے یہ بڑی ضروری ہیں کیونکہ پھر وہ فوج کو آکر ٹھیک کرنا پڑا۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اب میں جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو فلور دے رہا ہوں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہونا ہے آئی جی موجود ہیں اور نہ چیف سیکرٹری پنجاب موجود ہیں یہ ہاؤس کی روایات رہی ہیں جب بھی لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوتی ہے آئی جی اور چیف سیکرٹری موجود ہوتے تھے۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تمام چیزیں نوٹ ہوں گی۔ مجھے تو پتا نہیں اُس وقت ہوتے تھے کہ نہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ایڈیشنل آئی جی یہاں ہاؤس میں موجود تھے، ڈی آئی جی آپریشنز یہاں پر موجود تھے میری گزارش سن لیں ان کو بات سننے کی عادت نہیں ہے بات تو کر لینے دیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب کو بات کر لینے دیں اُن کی بات سن لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! لاء ڈیپارٹمنٹ کے لوگ یہاں پر موجود ہیں، ہوم ڈیپارٹمنٹ کے لوگ موجود ہیں وہ باقاعدہ نوٹس لے رہے ہیں آپ بات کریں آپ کی بات کا جواب دینے کے لئے ہم یہاں موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد حمزہ شہباز شریف بولنے لگے ہیں آپ سن لیں سارا کچھ نوٹ ہو رہا ہے جو بھی suggestions آئیں گی، دیکھیں لاء اینڈ آرڈر صرف اپوزیشن اور حکومت کا نہیں یہ سارے صوبے کا مسئلہ ہے اس میں آپ کی تجاویز آئیں گی۔۔۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! ہم آپ کی کرسی کی رٹ کی بات کر رہے ہیں اس کرسی کی رٹ مضبوط ہو گی تو اس ایوان کا تقدس مضبوط ہو گا جب آئی جی، ہوم سیکرٹری اور چیف سیکرٹری موجود نہیں ہوں گے تو کیسے۔۔۔

جناب سپیکر: میں آپ کی شفقت اور مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف!

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع اللہ کے نام سے جو بے انتہا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر! بڑی خوش آئند بات ہے کہ لاء منسٹر صاحب نے سیف سٹی پراجیکٹ کو appreciate کیا ہے اور past میں بھی میں سمجھتا ہوں کہ ایک طرف بیٹھنا دوسری طرف بیٹھنا یہ ہوتا رہتا ہے لیکن جو منصوبے جو پراجیکٹس صوبہ کی عوام کے لئے بہتر ہیں اُن کو ہمیں آگے لے کر چلنا

چاہئے۔ نا صرف سیف سٹی پراجیکٹ ہے جس سے پورے شہر کو مانیٹر کیا جاتا ہے اور کرائم میں خاطر خواہ کمی واقع ہوئی بلکہ state of the art forensic science laboratory برطانیہ کے تعاون سے بنی میں یہاں پر قصور کا واقعہ quote کروں گا کہ اُس پر سیاست بہت ہوئی لیکن اگر وہاں پر forensic science سے ڈی این اے میچ نہ ہوتے تو آج تک اُس بچی کے قاتل نہ پکڑے جاتے۔یہاں تک کہ خیبر پختونخوا میں بھی ہماری بیٹیوں کے ساتھ زیادتی ہوئی اور ہم نے خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ کو بھی کہا کہ آئیں کیونکہ وہ بھی پاکستان ہے خیبر پختونخوا کی گورنمنٹ بھی اُس سے مستفید ہوئی نا صرف یہ بلکہ آپ کا ایک تجربہ ہے کہ جب جب یہاں لاء اینڈ آرڈر کی situation ہوتی تھی تو ہم اپنے سکیورٹی اداروں سے آئی ایس آئی سے ایم آئی سے جا کر تفتیش کرواتے تھے لیکن آج اللہ کا شکر ہے وہ بھی ہمارے ادارے ہیں پنجاب کی جو state of the art forensic science laboratory ہے آئی ایس آئی اور ایم آئی بھی وہاں سے ڈی این اے کا ٹیسٹ کرواتی ہیں تو کام بولتا ہے۔ ہمارے بچے ہیں پشاور میں جو سانحہ ہوا جہاں پر بچوں کو بے دردی سے قتل کیا گیا اس کے بعد، لاء منسٹر صاحب نے ٹھیک کہا کہ جو ہمارا نیشنل ایکشن پلان ہے ہم نے اس کے مطابق کارروائی کی اور آج میں سمجھتا ہوں کہ چاہے وہ افواج پاکستان ہے، چاہے وہ رینجرز ہے، چاہے وہ پولیس ہے اور چاہے وہ ریاستی ادارے سکیورٹی ایجنسیاں ہیں ان کے ساتھ مل کر سب نے اپنا کام کیا۔ گلیوں میں، چوراہوں پر اور مسجدوں میں ماؤں کے بچے شہید ہوتے تھے۔

جناب سپیکر! میں کئی مرتبہ اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ کیا کبھی سوچا ہے کہ اگر کسی ماں کا بیٹا شہید ہو جائے، وہ تو ملک کے لئے قربان ہو گیا لیکن وہ بوڑھی ماں، بوڑھا باپ صبح ناشتے کی میز پر روز اپنے شہید بیٹے کی تصویر دیکھتے ہیں تو وہ ماں باپ روز مرتے ہیں اور روز جیتے ہیں۔ ایسے شہیدوں کو سلام ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی continuity میں ہم نے اپنا CTD کا ادارہ بنایا۔ جو ابھی آپ کچے کی بات کر رہے تھے، چھوٹو گینگ کی بات کر رہے تھے یقیناً یہ 11 کروڑ آبادی کا صوبہ ہے اور لاء منسٹر صاحب نے ٹھیک کہا کہ اگر ہم یہاں پر percentage discuss کرنا شروع کریں گے تو It is the gigantic task. کسی بھی گورنمنٹ کے لئے یہ بہت بڑا چیلنج ہوتا ہے لیکن میرے لئے یہ کہنا بہت آسان ہے کہ فلاں جگہ پر یہ حکومت ناکام ہو گئی اور فلاں جگہ پر ناکام ہو گئی۔ ہمیں آپ کو موقع دینا چاہئے۔ ہم نے CTD کا ادارہ بنایا، ان کو intelligence کی ساری gadgetries لا کر دیں، فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ان کا liaison establish کیا جس کی وجہ سے نا صرف طالبان بلکہ بہت سے مشہور بدنام زمانہ

لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور اب وہ پابند سلاسل ہیں۔اس وقت صوبہ دہشت گردی کے حوالے سے سکھ کا سانس لے رہا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے یہ بھی بتاتا چلوں کہ ہم نے ترکی سے trained masteries منگوائے جنہوں نے یہاں ٹریننگ دی اور آج یہاں پر graduates ڈیوٹی دے رہے ہیں۔اس میں کمی بیشی ہوتی ہے لیکن لاء اینڈ آرڈر میں بہت کام ہوا ہے۔آج میں منسٹر صاحب کے گوش گزار ضرور کروں گا کہ نارووال میں ابھی کسی کی بچی کے ساتھ زیادتی ہوئی اور اس کے والد عربی کے ٹیچر ہیں ان کا نام قاری جمیل ہے۔گواہ کو کہا گیا کہ آپ گواہی دینے نہ جائیں اور اپنی زبان بند کر کے گھر پر بیٹھ جائیں۔اس نے کہا کہ نہیں یہ بچی ہم سب کی ہے۔یہ کہنے پر نیچ چوراہے پر اس کے سینے میں 27 گولیاں پیوست کی گئیں اور اس کا ابھی تک کوئی پرسان حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ اس کے بارے میں بھی لاء منسٹر صاحب پولیس سے پوچھیں کہ یہ اندوہناک واقعہ دن دہاڑے ہوا اور ابھی تک اس کا کوئی والی وارث نہیں ہے لہٰذا اس بارے میں ہمیں اپنی کوشش کاوش کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر!میں پاکستانی ہوں، میں اپوزیشن لیڈر ہوں اور میں آپ کی اجازت سے اپنی بات کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔ابھی انتخابات ہوئے اور بدترین دھاندلی کے ریکارڈ ٹوٹے۔خیر، عمران خان صاحب نے کہا تھا کہ میں کمیشن بناؤں گا اور وہ بن گیا ہے۔اس کے TORs بنیں گے اور پھر انشاء اللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوگا۔دھاندلی کے ستائے ہوئے ہم نہیں ہیں بلکہ یہ جمہوریت کے سینے پر ایک زخم ہے اور یہ مندمل تب ہی ہوگا جس طرح پچھلے دور میں پی ٹی آئی کہتی تھی کہ دھاندلی ہوئی اور پھر چیف جسٹس کی سربراہی میں کمیشن بنا پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوا۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ اسی طرح سچ قوم کے سامنے آکر رہے گا۔ضرورت اس بات کی تھی کہ شروعات اچھی ہوتیں لیکن شروعات ہی اچھی نہیں ہوئیں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ آپ واقف ہیں میں نے پاکستان کی تاریخ میں ایسا نہیں دیکھا کہ تمام سیاسی جماعتوں نے یک زبان ہو کر کہا چاہے وہ کراچی کی ہیں، چاہے وہ خیبر پختونخوا کی ہیں، چاہے وہ بلوچستان کی ہیں کہ دھاندلی ہوئی اور ہمیں اپنے رزلٹ 36,36 گھنٹے بعد ملے ہیں۔خیر، یہ ایک issue ہے اور یہ کمیشن میں چلا گیا ہے اور وہاں بات کھلے گی۔اب ایک نئی گورنمنٹ آئی ہے ہم نے دل بڑا کیا ہے ہم نے کہا کہ چلیں، جمہوریت کی گاڑی چلنی چاہئے اور ہم اپنے تحفظات قوم کے سامنے رکھیں

گے۔ جب ہم ٹریژری بنچوں پر تھے تو ہم پی ٹی آئی کی لیڈر شپ کی باتیں سنتے تھے اور مجھے آج بھی یاد ہے کہ اسد عمر صاحب نے فرمایا تھا کہ میں overseas Pakistani سے 200۔ارب ڈالر لے کر آؤں گا۔ میں آپ کے توسط سے اسد عمر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ ان کا جو دعویٰ تھا کیا اس کے لئے کوئی اقدامات کئے ہیں اگر کئے ہیں تو قوم کو بتائیں؟ اگر وہ 200۔ارب ڈالر یہاں واپس آ جائیں تو یہاں پر تو وارے نیارے ہو جائیں گے اور جو مہنگائی کا ایک طوفان برپا ہوا ہے، گیس پرائسز کے حوالے سے، بجلی کے حوالے سے، ابھی چالیس دن ہی ہوئے ہیں لیکن جب میں لوگوں سے گلیوں میں جاکر ملتا ہوں تو مہنگائی کی وجہ سے ان کی چیخیں نکل گئی ہیں۔ وہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ نئی گورنمنٹ آئی ہے وہ کچھ اچھے اقدامات کرے گی لیکن ان پر 183۔ارب روپے کے نئے ٹیکسز لگائے گئے۔ میں بڑے دکھی دل سے کہتا ہوں اور اب ہم سب کو سچ بولنے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں کوئی فرشتہ نہیں ہوں غلطیاں ہم سے بھی ہوئی ہیں لیکن وزیر خزانہ کہتے تھے کہ یہ (ن) لیگ والے indirect taxes لگاتے ہیں، یہ indirect taxes کے پیچھے چھپتے ہیں۔ میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ آج 70۔ارب روپے کے indirect taxes عوام کے اوپر مسلط کر دیئے گئے ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! یہ منی بجٹ نہیں ہے یہ تو مہنگائی اور معاشی مشکلات کا ایک منی طوفان ہے۔ Filers and non-filers کے بارے میں دیکھیں، میں کوئی ایسا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہتا پہلے کہا گیا تھا کہ non-filers کو بھی اجازت ہو گی وہ گاڑی بھی لے سکتے ہیں، وہ investment بھی کر سکتے ہیں پھر وہ چیز واپس لے لی گئی۔ اب آپ یہ بتائیے کہ PSDP جو ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے جس سے پلاننگ ہوتی ہے جب 2013 میں (ن) لیگ کی گورنمنٹ بنی تھی تو ہمیں 300۔ارب روپے PSDP ورثے میں ملا تھا اور ہم اس کو 300۔ارب سے اٹھا کر 800۔ارب پر لے گئے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ سے بہتر کون جانتا ہے ان سے پوچھیں جن کے پیاروں کی میتیں دس، دس دن لواری ٹنل میں پھنسی رہتی تھیں۔ ہم نے ہر سال اس کے لئے پیسے رکھے اور آج لواری ٹنل اللہ کے فضل و کرم سے مکمل ہو گئی۔ آپ کو یاد ہے مشرف صاحب کی گورنمنٹ میں کچھی کینال کا منصوبہ تھا۔

بلوچستان کی 60ہزار ایکڑ اراضی کی آبیاری ہونی تھیPSDP کے ذریعے ہم ہر سال پیسے رکھتے گئے اور آج کچی کینال کا منصوبہ مکمل ہو گیا۔ بلوچستان کے کسان سے پوچھیں کہ اس کی اہمیت کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں تکلیف ہوتی ہے بے شک یہ اس کو نہ بڑھاتے اتنا ہی رکھتے لیکن اس 800۔ارب کو اب 575۔ارب پر واپس لایا گیا ہے یعنی ڈویلپمنٹ فنڈ جو بنیاد رکھتا ہے کہ growth rate کتنا بڑھے گا اور لوگوں کو کتنا روزگار ملے گا۔ پی ٹی آئی نے ایک کروڑ نوکریوں کا وعدہ تو کیا ہے لیکن جو 40دن میں اقدام کئے ہیں اس سے ایک کروڑ نوکریاں تو کیا بے روزگاری کا ایک طوفان اور سیلاب آئے گا۔ یہ چیزیں قوم کے لئے اچھی نہیں ہیں اور ہمیں اس کا جواب لینا ہے۔

جناب محمد عبداللہ وڑائچ: جناب سپیکر! میں اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: نہیں، آپ بیٹھ جائیں لیڈر آف دی اپوزیشن کو floor دیا ہوا ہے ان کو آپ disturb نہ کریں۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! یہ لاء اینڈ آرڈر پر بات کریں یہ اس پر بات ہی نہیں کر رہے ہیں۔۔۔(شور وغل)

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں، کوئی بات نہیں۔ تشریف رکھیں۔ جی، لیڈر آف دی اپوزیشن!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! اگر ہمارا 6 فیصد growth rate نہ ہوا تو بے روزگاری بڑھے گی، inflation بڑھے گا، interest rate بڑھے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ آج ہمارا trade deficit تیس ارب ڈالر ہے اور جو پچھلے دور میں انڈسٹری کو سبسڈی دی جاتی تھی وہ reback کر دی گئی، obviously جو ہمارے بھائی economy کو جانتے ہیں تو ان کو پتا ہے اس سے آپ کی production cost directly بڑھ جائے گی، آپ un-competitive ہو جائیں گے اور اس کے اوپر دو روپے بجلی کی price بڑھا دی گئی تو یہ اضافہ انڈسٹری پر بجلی بن کر گرا ہے جو انہوں نے بجلی کی قیمت کو بڑھایا ہے۔ اس سے انڈسٹری بند ہو گی اور بے روزگاری ہو گی۔ Industrialists بہت پریشان ہیں۔۔۔

جناب محمد ندیم قریشی: جناب سپیکر! وہی پرانی باتیں کئے جا رہے ہیں۔۔۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! قریشی صاحب! اگر آپ بولنا چاہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: قریشی صاحب! نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں! ایک decorum کی بات ہے۔ لیڈر آف دی ہاؤس بول رہا ہو یا لیڈر آف دی اپوزیشن بول رہا ہو یا آپ کے وزراء بول رہے ہوں تو میں اسی طرح ان کو منع کرتا ہوں۔ اب آپ ان کو disturb نہ کریں ان کو بولنے دیں۔ جی، آپ بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز ممبر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب وہ بات کریں گے تو میں کھلے دل سنوں گا چاہے وہ بات مجھے تلخ لگے۔ میں ان سے commitment کرتا ہوں۔ یہ اٹھے ہیں اور انہوں نے اعتراض کیا ہے لیکن جب وہ بولیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ میں نہیں اٹھوں گا اور میں پارلیمانی روایات کو ملحوظ رکھوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ پاکستان کو بنے 71 سال ہو گئے ہیں اور آج تک ہم کبھی امریکہ بہادر سے aid طلب کرتے رہے، بھیک مانگتے رہے اور کبھی مل گئی کبھی نہ ملی تو روکھی سوکھی کھالی اور آج، ہم سب سے past میں غلطیاں ہوئی ہیں لیکن کامیاب انسان اور کامیاب قومیں وہی ہوتی ہیں جو past سے سبق سیکھتی ہیں۔ آپ یقین مانئے کہ ہم نے قوم سے وعدہ کیا تھا کہ ہم پاکستان کے طول وعرض سے بجلی کے اندھیرے دور کریں گے۔ یہ کوئی چھوٹا وعدہ نہیں تھا یہ بہت بڑا دعویٰ تھا اور جب ہم آئے تھے تو ہمیں بھی ورثے میں خزانہ خالی ملا اور ہم بھی کہتے تھے کہ کچھ نہیں ہے لیکن ہم نے اپنے پیروں پر انحصار کرنا مناسب سمجھا۔ ہم نے خود اپنی investment کی اور دنیا نے دیکھا، چین جیسا ملک جو ہر فیصلہ سوچ سمجھ کر کرتا ہے اور دس مرتبہ سوچتا ہے۔ اس نے جب دیکھا کہ یہ پاکستانی قوم بجلی کے منصوبے لگانے کے لئے serious ہے تو انہوں نے ہمارے منسٹرز کو بلایا اور کہا کہ اگر آپ کا بجلی کا مسئلہ ہے، نہ صرف بجلی کا مسئلہ بلکہ ہم آپ کے ساتھ infrastructure میں بھی invest کریں گے اور میں عاجزی سے کہتا ہوں کہ 71 سالہ تاریخ میں کبھی ایسا نہیں ہوا جبکہ اب چین نے پاکستان کے ساتھ سی پیک کی مد میں 50۔ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں گزارش کر دوں کہ ہم سب پاکستانی ہیں اور ہم سب کے لئے پہلا مسئلہ پاکستان ہے اور بعد میں ہم جماعت کی بات کرتے ہیں۔ 16، 16 گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتی تھی، 71 سال میں کل 16 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا ہوئی اور پچھلے پانچ سالوں میں اللہ کی مہربانی سے ہم نے محنت کی اور بیڑہ اٹھایا تو 11 ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! تکلیف اس بات کی نہیں ہے، تنقید برائے تنقید کا فیشن چلا گیا، وہ لوگ کر جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بہت اچھی تقریر ہوئی لیکن عوام اس بات کو پسند نہیں کرتے اور تنقید بھی مثبت

ہونی چاہئے لیکن میں گزارش کروں کہ جس طرح یہ گورنمنٹ آئی اور سی پیک کے حوالے سے ایک non serious attitudeایک وفاقی وزیر صاحب کا آیا۔انہوں نے کہا کہ ہم پہلے اس کو freeze کر رہے ہیں، پھر کہا کہ میں misquote ہو گیا ہوں۔ یہ misquote کسی لوکل اخبار کا نہیں تھا انہوں نے برطانیہ کے اخبار کو انٹرویو دیا اور چین دیکھ رہا تھا کہ ہم نے 50۔ارب ڈالر کی investment کی ہے اور یہ کیا non serious attitude ہے، پھر کہا کہ ہم سی پیک کے اندر تھرڈ پارٹی کو لے کر آئے ہیں۔ پھر کہا نہیں وہ تھرڈ پارٹی نہیں آئی۔

جناب سپیکر! آپ بھی جانتے ہیں، پاکستان مشکل میں ہے ہماری تیسری دنیا کے مسائل ہیں، 22 کروڑ لوگوں کا پیٹ پالنا ہے اور جو مخلص ہو کر بغیر کسی شرط کے پاکستان کے ساتھ چین جیسا دوست شانہ بشانہ چلنا چاہتا ہے اور پاکستان کے مسائل حل کرنا چاہتا ہے تو جب اس کا وزیر خارجہ آیا تو بہت سرد مہری سے کسی انڈر سیکرٹری نے جا کر اس کا استقبال کیا۔ ہمیں تو ان کی ٹھوڑیوں کو جا کر چومنا چاہئے کہ جنہوں نے پاکستان کی خاطر سرمایہ کاری کی اور میں آپ کو بتاؤں کہ لاہور سے اسلام آباد موٹروے اس وقت بنی جب ساؤتھ ایسٹ ایشیا میں موٹروے کا concept نہیں تھا اور آج ہم لاہور سے کراچی موٹروے بنا رہے تھے اور کافی سیکٹرز مکمل ہو گئے ہیں۔ حویلیاں موٹروے جو انشاء اللہ یہ آپ کا ٹریڈ کارنر بنے گا جو گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا اور بلوچستان سے ہوتا ہوا پنجاب آئے گا تو یہ economically ایک game changer ہوگا تو اس حوالے سے ہمیں ایک serious روّیہ اختیار کرنا چاہئے تھا۔ غیر ذمہ دارانہ بیانات آئے جس سے چائنا یقیناً سوچتا ہوگا کہ یہ کیا ہوا؟

جناب سپیکر! میں بڑے احترام سے کہوں گا کہ میٹرو بس کو جنگلا بس کہا جاتا تھا اور وہ جنگلا بس اللہ کے فضل سے لاہور میں بن گئی اور ایک لاکھ 25 ہزار ridership ہے۔ وہ میری اور آپ کی سواری نہیں ہے ایک غریب آدمی کی سواری ہے، ایک نرس کی سواری ہے اور ایک سکول کی بچی کی سواری ہے جو عزت سے ٹھنڈی بس میں سفر کرتے ہیں اور ٹائم پر آتے اور ٹائم پر جاتے ہیں۔ ہم نے ملتان میں میٹرو بس بنائی اور راولپنڈی میں بھی بنی۔ یہ کوئی فیشن کی بات نہیں ہے جنگلا بس کا طعنہ دیا لیکن ہم نے کہا کہ ہم آپ کی معاونت کرتے ہیں۔ 35۔ارب روپے میں لاہور میٹرو بس چل گئی، پشاور میں 71۔ارب روپے کا منصوبہ تھا لیکن ابھی تک وہاں پر کھنڈر کا سماں ہے اور میٹرو بس نہیں بنی۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں آپ کی بات کرتا ہوں کہ 1122 ایک ایسا منصوبہ تھا جو ہمیں لوگوں نے کہا کہ آپ اس کو freeze کر دیں، اس کو بند کر دیں اور اس کو ٹھپ کر دیں لیکن ہم نے 1122 کو نا صرف آگے بڑھایا بلکہ تمام اضلاع میں ان کا دفتر بنایا، ان کو فنڈز دیئے اور تمام ہسپتالوں کی ایمبولینس ان کو ہم نے اپنی disposal پر دی اور آج 1122 کا ادارہ صوبہ پنجاب کی خدمت کر رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ جہاں پر credit بنتا ہے وہاں پر دینا چاہئے۔ جو چیز positive ہو اور اچھی لگے تو ہمیں اس چیز کو آگے لے کر جانا چاہئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ سی پیک کے اوپر ایک غیر ذمہ دارانہ بات ہوئی۔ گیس 10.5 فیصد سے ایک دم 143 فیصد بڑھا دی گئی۔ لوگوں کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ جو ہماری fertilizer industry ہے جس پر ہم نے تین کھرب روپے کسانوں کو کھاد کی مد، ٹیوب ویل سبسڈی کی مد اور ٹریکٹر کی مد میں دیا تھا وہ آج withdraw کر لی گئی ہے۔ یہ صوبہ 60 فیصد پاکستان کی معیشت میں contribute کرتا ہے اور اس کا جو larger chunk ہے وہ ایگریکلچر ہے۔ اگر آتے ہی ایگریکلچر کے ساتھ کسان سے اس کی روٹی چھین لی جائے گی تو پھر یہ کھیتوں میں ہریالی نہیں ہو گی۔ یہاں پر پھر کسان اپنی فصلوں کو آگ لگائیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سر سر زیادتی ہے جو کسان سے سبسڈی چھین لی گئی اور بجلی کے نرخ بڑھا دیئے گئے ہیں جس سے direct مہنگائی کا ایک طوفان آئے گا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرتا چلوں کہ سمال انڈسٹری بھی اس سے affect ہو گی۔ سمال انڈسٹری سے لوگوں کی سفید پوشی قائم رہتی ہے لیکن اس سے وہ directly hit ہو گی کیونکہ obviously competitiveness ختم ہو گئی اور overhead cost بڑھے گی۔ اب پاور پر آ جائیں، خدا کے فضل و کرم سے ہم نے 18۔ارب روپے کے منصوبے لگائے۔ پنجاب میں 4ہزار 500 میگاواٹ بجلی حویلی بہادر شاہ، بلوکی، بھکھی اور بہاولپور میں سولر پلانٹ لگا۔۔۔

جناب سپیکر: بیس منٹ وقت بڑھایا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ 18 بلین روپے کی سرمایہ کاری ہوئی۔ ہم نے اپنی جیب سے 480۔ارب روپے بجلی کی لوڈشیڈنگ سے ختم کرنے کے لئے کارخانوں میں contribute کیا لیکن ہم نے بجلی کی فراہمی کا وعدہ عوام سے ضرور کیا تھا اور خدا کے فضل و کرم سے ہم نے پورا کیا۔ ہم نے خود بھی اپنا پیٹ کاٹ کر پیسے لگائے باقی ملک بھی آئے انہوں نے بھی سرمایہ کاری کی لیکن میں معذرت سے کہوں گا کہ ہم نے قوم سے چندہ نہیں مانگا

تھا۔ میں اپنے ساتھیوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ دیا میر بھاشا ڈیم ایک national asset بننے جارہا ہے۔ یہ پاکستان کی ضرورت ہے اور انشاء اللہ بنے گا لیکن 122۔ارب روپے مالیت کی 48ہزار ایکڑ اراضی run of the river project ہے، جس سے 16 ہزار میگاواٹ پانی سے سستی بجلی بنے گی۔ نواز شریف صاحب نے ایک وفد بھیجا جس میں، میں بھی تھا ہم نے وہاں معائنہ کیا لوگوں کو منایا اور آج 122۔ارب روپے سے 48ہزار ایکڑ اراضی دیا میر بھاشا ڈیم کے لئے خرید چکے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ ضرور کہوں گا چونکہ اس سے میں personally hurt ہوا، میں پہلے پاکستانی ہوں اور اپوزیشن لیڈر بعد میں ہوں۔ جب پی ٹی آئی کی حکومت نے کہا کہ ہم اپنے assets بیچیں گے، وزیراعظم ہاؤس کو لائبریری بنائیں گے، ہم گاڑیاں بیچیں گے۔ میں ایک دن ایسے ہی ٹی وی چینلز لگا رہا تھا تو ہندوستان کے top talks channels اپنے talk shows میں کہہ رہے تھے کہ یہ ایٹمی پاکستان ہے اور وہ آج اپنے وزیراعظم ہاؤس کی بھینسیں اور ناکارہ گاڑیاں نیلام کر رہے ہیں یہ پاکستانی قوم کا حال ہے

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! سادگی اچھی بات ہے کرنی چاہئے لیکن ہمارا جو ہمسایہ ملک ہے جسے ہماری ترقی ایک آنکھ نہیں بھاتی اس میں حکومت کا یہ act بہت بدنامی کا باعث بنا اور مجھے ایک پاکستانی ہونے کے ناتے بہت تکلیف ہوئی۔ آپ Diplomatic Front پر آ جائیں۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ قومیں اپنی عزت آپ کراتی ہیں پھر باہر کی دنیا آپ کی عزت کرتی ہے۔ جس طرح سے Mike Pompeo پر پہلے ایک سٹیٹمنٹ آئی پھر کہا کہ وزیراعظم نہیں ملیں گے بلکہ وزیر خارجہ ملیں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ غیر ضروری بحث ہے وزیراعظم کو ملنا چاہئے اور وزیر خارجہ کو بھی ملنا چاہئے چونکہ یہ پاکستان کا معاملہ ہے لیکن میڈیا میں اسے ایسا موضوع بحث بنایا گیا جس سے ایک عجیب سا تماشا لگا جس پر امریکن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو statement دینا پڑی اور ہمیں جھٹلایا گیا۔ عمران خان صاحب کہتے تھے کہ آپ ہندوستان سے dialogue کرتے ہیں آپ یہ غداری کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں کہتا ہوں کہ ابھی نریندر مودی کو جو خط لکھا اور جو اس کا جواب آیا یہ 22کروڑ لوگوں کا ملک ہے۔پی ٹی آئی سے میرے دوست بیٹھے ہیں میں کہتا ہوں کہ یہ وزیراعظم پاکستان کی تذلیل نہیں ہے بلکہ یہ پوری پاکستانی قوم کی تذلیل ہے جس طرح اس نے مخاطب کیا جس کا بعد میں ہمیں جواب دینا پڑا اس نے کہا کہ ہم اقوام متحدہ کے اجلاس کے بعد سوچیں گے کہ ہم نے میٹنگ کرنی ہے یا نہیں۔ سشما سوراج صاحبہ کی جو طے شدہ میٹنگ تھی وہ انہوں نے cancel کر دی۔قوم کو وہ وقت بھی یاد ہے میں کوئی پونچھ پری نہیں کر رہا بلکہ تاریخ دہرا رہا ہوں کہ جب دائیں بازو کی جماعت کا وزیراعظم واجپائی بس پر پاکستان کی دھرتی پر آیا اور مینار پاکستان پر اس نے پاکستان کا نام عزت سے لیا اور کہا کہ ہم مل بیٹھ کر کشمیر کا معاملہ حل کریں گے۔یہ ہوتی ہے عزت۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!میں بڑی دردمندی سے اپیل کروں گا کہ دھاندلی کا جو کمیشن بنا ہے اس کے TORs جلدی طے کریں۔ہم نے 2013 میں دیکھا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوا۔آج برطانیہ کے اخباروں میں دیکھیں وہ کہتے ہیں کہ راجن پور کا رزلٹ راتوں رات آ گیا لیکن لاہور میں میرے حلقہ کا رزلٹ 36 گھنٹے بعد آیا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم،شیم۔

قائد حزب اختلاف(جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر!میں آپ کو ایک اور بات بتاتا چلوں کہ بات executive authority کی نہیں ہوتی۔وزرائے اعلیٰ آتے ہیں چلے جاتے ہیں آپ بھی وزارت اعلیٰ کے منصب پر رہے ہیں۔لوگ moral authority کے قائل ہوتے ہیں کہ آپ کی moral authority کیا ہے؟کیا جن انتخابات کے نتیجے میں آپ آئے ہیں کیا وہ صاف شفاف تھے؟ Executives Authority تو بہت بعد میں آتی ہے اصل تو moral authority ہوتی ہے۔اسی سے لوگ آپ کی عزت کرتے ہیں اور آپ اسی سے لیڈرشپ کے ساتھ پاکستان کو بحران سے نکالیں گے۔

جناب سپیکر!میں زیادہ وقت نہیں لوں گا لیکن میں لوکل باڈیز کی بات ضرور کرنا چاہتا ہوں۔آپ خود لوکل باڈیز کے منسٹر رہے ہیں،میں معزز ایوان کو بتاتا چلوں کہ پاکستان کی 71 سالہ تاریخ میں یہ پہلی مرتبہ ہے کہ جماعتی بنیادوں پر بلدیاتی الیکشن ہوئے۔مارشل لاء دور میں پارٹیاں ٹوٹ جاتی تھیں لیکن الیکشن ہوتے تھے۔ایک الیکشن خیبر پختونخوا میں بھی ہوا،ان کی نیت صاف ہو گی۔جب یہاں گیارہ کروڑ کی آبادی والے صوبے میں الیکشن ہوئے تو ایک گملا بھی نہیں ٹوٹا لیکن خیبر پختونخوا میں اٹھارہ

واقعات ہوئے جہاں توڑ پھوڑ ہوئی اور گیارہ لوگ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ آپ الیکشن کرائیں جس کے نتیجے میں 58ہزار elected directly نمائندے یونین کونسل اور وارڈ کی سطح پر لوگوں سے ووٹ لے کر آئے۔ ایوان میں دوسری طرف جو دوست بیٹھتے ہیں میں ان سے کہتا ہوں کہ آپ اس میں بہتری ضرور لے کر آئیں ہم آپ کے ساتھ تعاون کریں گے۔ آپ انہیں فنڈز دیں لیکن یہ نہ کریں کہ اگر یہ مسلم لیگ (ن) کے نمائندے ہیں بلکہ وہ سب سے پہلے عوامی نمائندے ہیں انہوں نے گلی نالی کے پانی کے لئے فنڈز commit کئے ہوئے تھے لیکن آج انہیں اس بناء پر freeze کر دیا گیا ہے کہ آپ کا آڈٹ ہوگا۔ یہ لوگوں کے ساتھ زیادتی ہے، یہ نہ ہونے دیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ tenure based الیکشن ہیں ان کی پانچ سالہ میعاد پوری ہونی چاہئے اور انہیں کام کرنے کا پورا موقع ملنا چاہئے۔ چونکہ یہ الیکشن عدالت عظمیٰ کے کہنے پر ہوئے تھے اور ہماری تیاری نہیں تھی تین مرتبہ الیکشن کمیشن نے شیڈول بدلا۔ آپ کے اوپر پہلے ہی ایک داغ ہے کہ یہ حکومت دھاندلی کی پیداوار ہے اب ایک داغ اور لگے گا کہ آپ نے آتے ہی ان لوکل باڈیز پر شب خون مارا۔ ہم عدالت کا دروازہ بھی کھٹکھٹائیں گے، ہم اپنا آئینی حق بھی استعمال کریں گے۔ ہم ہر طرح سے تعاون کریں گے لیکن اگر آپ نے change کے نام پر اس بلدیاتی نظام کو highjack کرنے کی کوشش کی تو اپوزیشن اس کی بھرپور مزاحمت کرے گی۔ پنجاب میں 4016 یونین کونسلز ہیں۔ مجھے بتائیں کہ اگر وہاں پر سٹریٹ لائٹس، گلی، نالی، پینے کا پانی وغیرہ ایک دم freeze کر دیں گے تو ان لوگوں کا پُرسان حال کون ہوگا؟ خدارا آپ یہ ظلم نہ کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! متعلقہ معزز وزیر تو یہاں پر موجود نہیں ہیں لیکن encroachment کے حوالے سے میرا آخری point ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسے ذرا دیکھ بھال کر کریں۔ یہ درست ہے کہ غیر قانونی encroachment نہیں ہونی چاہئے لیکن جیسے لاء منسٹر نے کہا کہ انتظامیہ پوری بات نہیں بتاتی بلکہ نچلی سطح پر dealing ہوتی ہے اور حقداروں کا حق چھین لیا جاتا ہے اور انہیں ناحق ذلیل کیا جاتا ہے۔ یہ نہ ہونے دیں۔ آپ encroachment ختم کریں لیکن اس کا کوئی قاعدہ قانون ہونا چاہئے۔ آپ اسے اندھا دھند ختم نہ کریں بلکہ اس کے لئے باقاعدہ ایک قاعدہ قانون بنائیں جیسے ابھی شیخ صاحب نے کہا کہ اس پر بیٹھ کر سوچ بوجھ کے ساتھ کام ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میرے روّیے سے آپ کو معلوم پڑ جائے گا۔ کہتے ہیں کہ باتوں سے بات نہیں بنتی There are many slips between cut and the lips والی بات ہے۔ میرے روّیے

سے پتا لگے گا میرے دوستوں کے روّیے سے پتا لگے گا کہ اگر ہاؤس کا بزنس smoothly چلے گا تو ہم انشاء اللہ پورا تعاون کریں گے۔ خواہ مخواہ کی نوک جھوک سے ایوان کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ میرے لئے یہاں پر موجود ہر معزز ممبر کی عزت ہے اور میرے لئے قابل احترام ہے۔ ہم لوگوں کا وقت بچائیں ایوان میں سوال وجواب میں objectively اور positively لے آئیں تاکہ صوبے کی عوام کا بھلا ہو۔ انشاء اللہ اس میں میرا تعاون آپ کو حاصل رہے گا۔ پاکستان پائندہ باد

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیر شیر کے نعرے)

جناب سپیکر: حکومتی بنچز سے چودھری ظہیر الدین بات کریں گے۔ جی، چودھری صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ نہایت ہی محترم اور قابل احترام قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے ابھی اپنی تقریر میں کچھ ارشادات فرمائے جن سے یہ تاثر ملتا ہے کہ ہمارے ایک ماہ کی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال سے وہ مطمئن ہیں البتہ وہ بجلی سے متعلق اور وزارت خارجہ کی کارکردگی کے بارے میں متفکر ہیں۔ ان کے دور حکومت میں چار سال تک کوئی وزیر خارجہ مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ ان کی فکر بجا ہے کیونکہ ان کا تجربہ ہے کہ اگر وزیر خارجہ نہ ہو تو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہاں پر واجپائی آیا تھا لیکن قائد حزب اختلاف شاید یہ بتانا بُھول گئے ہیں کہ نریندر مودی ان کے بُلانے پر ان کے گھر آیا تھا اور سجن جندال بھی ویزے کے بغیر یہاں پر آیا تھا۔ اگر آپ کا یہی مطالبہ ہے کہ اسی طرح سے کچھ لوگ یہاں پر آتے رہیں تو یہ انتہائی غیر مناسب ہے۔

جناب سپیکر! محترم حمزہ شہباز شریف نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ ہم نے ایک فرانزک لیب بنائی ہے۔ اس فرانزک لیب نے بہت سے کام کئے ہوں گے لیکن ماڈل ٹاؤن کے 14 مقتولین کے لئے اس فرانزک لیب یا کسی اور لیب نے کام نہیں کیا۔ ماڈل ٹاؤن میں لاشیں گرائی گئیں اور سو آدمیوں کو گولیاں لگ گئیں لیکن ابھی تک اس کی responsibility fix نہیں کی جا سکی کہ یہ ظلم کس نے اور کیوں کیا تھا؟ وہاں پر ایک حاملہ عورت کو گولی ماری گئی اور پانچ فٹ کے فاصلے پر ایک خاتون کے منہ میں گولی ماری گئی۔ ہم نے تو لاء اینڈ آرڈر کی خراب صورتحال inherit کی ہے اور پچھلے ایک ماہ میں اس کو بہتر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں قائد حزب اختلاف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے پچھلے ایک ماہ کی ہماری کارکردگی سے وہ مطمئن نظر آئے ہیں۔ جب انہوں نے حکومت سنبھالی تو اس وقت proclaimed offenders کی تعداد 1700 تھی جبکہ آج proclaimed offenders کی

تعداد 30ہزار ہو چکی ہے۔ یہ crimes کی یونیورسٹیاں ہیں اور پچھلے دس سالوں میں ان اشتہاریوں کی سرپرستی کی جاتی تھی۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان اشتہاریوں کو پکڑ کر جیلوں میں ڈالیں گے۔ میں یہاں پر guarantee دیتا ہوں کہ اب کوئی اشتہاری باہر نہیں پھرے گا بلکہ سب جیلوں میں بند کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر! وزیراعلیٰ کے گھر سے صرف دو فرلانگ کے فاصلے پر رات دو بجے سے فائرنگ ہو رہی تھی اور دن گیارہ بجے اُس وقت کے قائد حزب اختلاف میاں محمود الرشید نے یہاں ایوان میں آکر بتایا کہ حضرت! آپ کے گھر سے ایک یا دو فرلانگ کے فاصلے پر فائرنگ ہو رہی ہے اور لاشیں گر رہی ہیں تو اس کے جواب میں اس وقت کے وزیراعلیٰ نے کہا کہ مجھے تو اس کا علم نہیں ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:

کہو تم سفارت میں جانے سے پہلے
کہو تم وزارت میں جانے سے پہلے
دکھاؤ اپنے اپنے اعمال نامے
خُدا اور قیامت کے دن پر نہ چھوڑو
قیامت سے یہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں
اسی شہر میں لوگ لٹتے رہے ہیں
اسی چوک میں خون بہتا رہا ہے
قاتلوں کو سزا دو ڈاکوؤں کو سزا دو
سزا دو سزا دو ، سزا دو سزا دو

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے دورِ حکومت میں عمرورک اور عابد باکسر جیسے پولیس والوں سے لوگوں کو قتل کروایا جاتا رہا، کوئی شخص اپنی زبان سے ان کا نام نہیں لیتا تھا کیونکہ یہ خوف تھا کہ شاید اگلے دن وہ زندہ ہی نہ رہے۔ میاں محمد حمزہ شہباز شریف کے ساتھ چار سال تک ایک سٹاف آفیسر کام کرتا رہا اور جب اس کو تبدیل کر کے چکوال میں تعینات کیا گیا تو اس نے اپنی ٹریننگ دکھا دی اور چیف جسٹس صاحب کو چٹھی لکھ دی کہ جناب! مجھے سفارش کی جاتی ہے۔ تعجب ہے کہ سفارشوں سے تعینات ہونے والے کہتے ہیں کہ مجھے سفارش کی جاتی ہے۔

(اذان عصر)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ابھی قائد حزب اختلاف نے فرمایا ہے کہ انتخابات میں دھاندلی کے اُوپر کمیشن بنادیا گیا ہے اوراب اس کے Terms of reference طے ہوں گے۔ میں قائد حزب اختلاف کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ چیئرمین تحریک انصاف اور موجودہ وزیر اعظم پاکستان اس وقت اپنے حق کے لئے مطالبہ کرتے رہے کہ صرف چار حلقے کھول دیں۔ چار سال کے طویل عرصہ کے بعد عدالت کے حکم پر کمیشن بنایا گیا۔ آج تو عمران خان نے اپوزیشن کے مطالبہ پر فوری طور پر خود ہی کمیشن بنادیا ہے۔ dispensation of Justice یہ ہے۔

جناب سپیکر! لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو کنٹرول کرنے کے لئے 365 کے قریب پٹرولنگ پوسٹیں بنائی گئی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ آپ نے مہربانی فرما کر مجھے اس کمیٹی میں شامل کیا تھا اور کمیٹی نے ان پٹرولنگ پوسٹوں کو بنانے کے لئے بہت زیادہ محنت کی تھی۔ روہتاس فورٹ جو کہ defense کا ایک قلعہ تھا کی طرز پر ان پٹرولنگ پوسٹوں کی عمارتوں کو تعمیر کیا گیا تاکہ لوگوں کو احساس ہو کہ یہ پوسٹیں چھوٹے چھوٹے فورٹ کی طرح ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات آج دعوے سے کہتا ہوں کہ پچھلے دس سالوں میں کوئی نئی پٹرولنگ پوسٹ نہیں بنائی گئی، پہلے سے موجود پٹرولنگ پوسٹوں کا پٹرول بند کر دیا گیا اور ان سے گاڑیاں واپس لے لی گئیں۔ ان پٹرولنگ پوسٹوں کی وجہ سے رسّہ گیری بند ہو گئی تھی۔ جب آپ لاء اینڈ آرڈر کی کچھ اچھی چیزیں inherit کرتے ہیں اور ان کو continue نہیں کرتے تو پھر لامحالہ خرابیاں پیدا ہوں گی۔ ان کے دور حکومت میں رسّہ گیری بہت زیادہ بڑھ گئی تھی اور اب ہمیں اس کو کنٹرول کرنے کے لئے پورا focus کرنا پڑ رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم رسّہ گیری کو بالکل ختم کریں گے۔

جناب سپیکر! ان کے دور حکومت میں سجن جندال ویزہ کے بغیر پاکستان کیوں آیا اور وہ رپورٹ کئے بغیر مری کیسے چلا گیا؟ اب کوئی انڈین ویزہ کے بغیر آسکے گا اور نہ ہی کوئی بارڈر کراس کر سکے گا۔ اب گاڑیوں کی ڈگی میں بیٹھ کر یہاں پر انڈین انجینئرز نہیں آئیں گے۔ امن وامان کی صورتحال اس وقت خراب ہونا شروع ہوتی ہے جب امن وامان کو enforce کرنے والے لوگوں کا حق مارا جاتا ہے۔ جب ان کا حق مارا جاتا ہے تو پھر انہیں امن وامان کی صورتحال کو بہتر کرنے میں کوئی interest نہیں رہتا۔ میاں محمد شہباز شریف نے اپنے دور حکومت میں کم گریڈ کے لوگوں کو بڑے گریڈ کی اسامیوں پر تعینات کیا۔ اس کی مثال فیصل آباد اور راولپنڈی ہے اور انہیں اس لئے لگایا گیا کہ سینئر آفیسرز حزب اختلاف کو pin down نہیں کر سکتے تھے کیونکہ اُن کا ضمیر ابھی کچھ زندہ تھا۔ انہوں نے دو دو سال،

تین تین سال اُن کو اپنے پاس سٹاف آفیسر رکھ کر، اُن کی training کرکے، ان کا ضمیر مردہ کرکے انہیں فیصل آباد میں لگایا اور انہوں نے ہمیں سیاسی نشانہ بنایا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی قدر کرتا ہوں کیونکہ آپ ایک سیاسی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس اسمبلی کے اندر آپ کی دوسری نسل ہے، الحمدللہ اس اسمبلی کے اندر میری تیسری نسل ہے اور اس اسمبلی کا ریکارڈ اس بات کا گواہ ہے اور میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں کیونکہ آپ کے معزز ممبران نے میرے اوپر اعتراضات کرنے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

میں بیٹھ جاتا ہوں آپ کچھ بولنا چاہتے ہیں تو بول لیں۔

جناب سپیکر: چلیں، اب اجلاس کا ٹائم بھی ختم ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(25)/2018/1858. Dated: 4th October, 2018. The following Order, made by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred on me under clause (3) of Article 54, read with Article 127, of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Parvez Elahi,** ***Speaker,*** Provincial Assembly of the Punjab, hereby prorogue the Assembly w.e.f. Thursday, October 4th, 2018 after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Lahore | **PARVEZ ELAHI**
Dated: 4th October 2018 | ***SPEAKER"***

INDEX

PAGE NO.

A

ADDRESS TO ASSEMBLY by-
-Newly elected Chief Minister, Mr. Usman Ahmed Khan Buzdar, 103
-Newly elected Speaker, Mr. Parvez Elahi 50
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Problems due to closure of brick kilns 195
-Undue profit earning by private clinical laboratories 196
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-15th August, 2018 3
-16th August, 2018 31
-19th August, 2018 79
-4th October, 2018 129
ALI HAIDER GILANI, SYED
-Speech in the House 122
ALLA-UD-DIN, SHEIKH

point of order REGARDING-
-Demand for not to demolish National Heritage in the name of removal of encroachments 187
AMMAR YASIR, MR.

Resolution REGARDING-
-Condemnation of efforts of the cursed politician of Holand Geert Wilders on producing insulting drawings about Hazrat Muhammad (ﷺ) 107
ANNOUNCEMENTS regarding-
-Appointment of Leader of Oppostion 123
-Election of Chief Minister 75
-Elections of Speaker and Deputy Speaker 10
-Panel of Chairmen for 1st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th August, 2018 10
-Result of election of Chief Minister 102
-Result of election of Deputy Speaker 73
-Result of election of Speaker 48
ASHRAF ALI, CHOUDHARY
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Undue profit earning by private clinical laboratories 196
AUTHORITIES-
-Of the House 5, 131

PAGE NO.

C

CABINET-
-Of the Punjab 131

Call attention Notices REGARDING- 191
-Dacoity in Chak No. 36 North Sargodha 193
-Murder during dacoity in Bahawalpur

D

DISCUSSION On-
-Law and order 197-217
DOST MUHAMMAD MAZARI, SARDAR *(Deputy Speaker Punjab Assembly)*
-Oath of office 74
NOTIFICATION of-
-Assumption of office of Deputy Speaker Provincial Assembly of the Punjab by Sardar Dost Muhammad Mazari 74

E

ELECTION OF-
-Chief Minister 84
-Deputy Speaker 72
-Speaker 35

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*** *ON-*
-Sad demises of Ex first Lady of Pakistan Mrs. Kalsoom Nawaz, father of Mr. Abdul Haye Dasti, MPA and Ghulam Abbas Khaki, MPA 138
-Sad demises of Sardar Tariq Khan Drishak and Malik Ghulam Abbas MPAs 35
FAYAZ-UL-HASAN CHOHAN, MR. *(Minister for Information & Culture)*
Resolution REGARDING-
-EXPRESSING OF GRIEF AND SORROW ON SAD DEMISE OF EX FIRST LADY OF PAKISTAN MRS. KALSOOM NAWAZ 142

H

HASSAN MURTAZA, SYED

PAGE NO.

questions REGARDING- 182

-BHUs and RHCs in district Chiniot and budget thereof *(Question No. 69*)* 175

-Details about employees and machinery in THQ and DHQ hospitals in district Chiniot *(Question No. 68*)*

HUSNAIN BAHADAR, SARDAR *(Minister for Livestock & Dairy Development)*

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-ON SAD DEMISES OF EX FIRST LADY OF PAKISTAN MRS. KALSOOM NAWAZ, FATHER OF MR. ABDUL HAYE DASTI, MPA AND GHULAM ABBAS KHAKI, MPA 138

I

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

question REGARDING-

-COMPLETION OF PROJECTS OF FAISALABAD INDUSTRIAL ESTATE DEVELOPMENT AND MANAGEMENT COMPANY *(QUESTION NO. 15*)* 150

J

JALIL AHMED, MIAN (PP-139)

-Oath of office 137

L

LAW AND ORDER-

-Discussion on 197-217

LEADER OF OPPOSITION

-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

question REGARDING-

-Maintenance and budget for traffic signals in Faisalabad city *(Question No. 50*)* 163

PAGE NO.

M

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

point of order REGARDING-

-Demand for not to demolish National Heritage in the name of removal of encroachments 190

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING

-See under Mehmood ur Rasheed, Mian

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR INFORMATION & CULTURE

-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT

-See under Husnain Bahadar, Sardar

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Yasmin Rashid, Ms.

MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION

-See under Zaheer Ud Din, Ch.

MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

Resolution REGARDING-

-Condemnation of efforts of the cursed politician of Holand Geert Wilders on producing insulting drawings about Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) 110

MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

Resolution REGARDING-

-Expressing of grief and sorrow on sad demise of Ex first Lady of Pakistan Mrs. Kalsoom Nawaz 139

MOTION regarding-

-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION 106

MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister)*

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-

-On sad demises of Ex first Lady of Pakistan Mrs. Kalsoom Nawaz, father of Mr. Abdul Haye Dasti, MPA and Ghulam Abbas Khaki, MPA 138

PAGE NO.

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answer to the question REGARDING-

-COMPLETION OF PROJECTS OF FAISALABAD INDUSTRIAL ESTATE DEVELOPMENT AND MANAGEMENT COMPANY *(QUESTION NO. 15*)* 150

MUHAMMAD AWAIS DARESHAK, SARDAR (PP-296)

-Oath of office 137

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (*Minister for Law & Parliamentary Affairs*)

Answer to the question REGARDING-

-Maintenance and budget for traffic signals in Faisalabad city *(Question No. 50*)* 163

Call attention Notices REGARDING-

-DACOITY IN CHAK NO. 36 NORTH SARGODHA 192

-Murder during dacoity in Bahawalpur 193

DISCUSSION On-

-LAW AND ORDER 197

Resolution REGARDING-

-Expressing of grief and sorrow on sad demise of Ex first Lady of Pakistan Mrs. Kalsoom Nawaz 141

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of Opposition)*

-Speech in the House 110

DISCUSSION On-

-LAW AND ORDER 203

Resolution REGARDING-

-Expressing of grief and sorrow on sad demise of Ex first Lady of Pakistan Mrs. Kalsoom Nawaz 143

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

-Speech in the House 120

question REGARDING-

-Repair of out of order machines in DHQ Hospital Jhang *(Question No. 25*)* 154

PAGE NO.

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

questions REGARDING-

-Facilities provided in Government hospitals of Faisalabad *(Question No. 51*)* 170

-Maintenance and budget for traffic signals in Faisalabad city *(Question No. 50*)* 163

-Vacant posts and budget of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 22)* 185

MUHAMMAD WAHEED, MALIK (PP-156)

-Oath of office 35

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

Call attention Notice REGARDING- 191

-Dacoity in Chak No. 36 North Sargodha

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

question REGARDING-

-Number of RHCs, BHUs and THQs hospitals in PP-79 Sargodha *(Question No. 28*)* 165

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (صلی اللہ علیہ وسلم) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-15th August, 2018 8

-16th August, 2018 34

-19th August, 2018 82

-4th October, 2018 136

NAFISA AMEEN, MS. (W-359)

-Oath of office 137

NASEER AHMAD, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding- 195

-PROBLEMS DUE TO CLOSURE OF BRICK KILNS 150

questions REGARDING- 184

-COMPLETION OF PROJECTS OF FAISALABAD INDUSTRIAL ESTATE DEVELOPMENT AND MANAGEMENT COMPANY *(QUESTION NO. 15*)* 158

-Facilities of CT Scan and MRI in DHQ hospitals in Lahore 186

PAGE NO.

(Question No. 5)
-Facilities provided for kidney patients in the province *(Question No. 33*)*
-Number of Government dispensaries and BHUs in PP-163 Lahore *(Question No. 26)*

NOTIFICATION of-
-Assumption of office of Deputy Speaker Provincial Assembly of the Punjab by Sardar Dost Muhammad Mazari 74
-Assumption of office of Speaker Provincial Assembly of the Punjab by Mr. Parvez Elahi 49

-Prorogation of 1st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th August, 2018 124
-Prorogation of 2nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 4th October, 2018 217
-Summoning of 1st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th August, 2018 1
-Summoning of 2nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 4th October, 2018 127

O

OATH OF OFFICE by-
-Deputy Speaker, Sardar Dost Muhammad Mazari,
-Newly elected Members of the Punjab Assembly
-Speaker, Mr. Parvez Elahi **74**

9, 35,137

49

OFFICERS-
-Of the House

5, 133

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 1st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th August, 2018 10

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 2nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 4th October, 2018 137

PARVEZ ELAHI, MR. *(Speaker Punjab Assembly)*

-OATH OF OFFICE **49**

ADDRESS TO ASSEMBLY by-

-Newly elected Speaker, Mr. Parvez Elahi 50

NOTIFICATION of-

-Assumption of office of Speaker Provincial Assembly of the Punjab 49

point of order REGARDING-

-Demand for not to demolish National Heritage in the name of removal of encroachments 187

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-BHUs and RHCs in district Chiniot and budget thereof *(Question No. 69*)* 182

-Details about employees and machinery in THQ and DHQ hospitals in district Chiniot *(Question No. 68*)* 175

-Facilities of CT Scan and MRI in DHQ hospitals in Lahore *(Question No. 5)* 184

-Facilities provided for kidney patients in the province *(Question No. 33*)* 158

-Facilities provided in Government hospitals of Faisalabad *(Question No. 51*)* 170

-Number of Government dispensaries and BHUs in PP-163 Lahore *(Question No. 26)* 186

-Number of RHCs, BHUs and THQs hospitals in PP-79 Sargodha *(Question No. 28*)* 165

-Repair of out of order machines in DHQ Hospital Jhang *(Question No. 25*)* 154 185

PAGE NO.

-VACANT POSTS AND BUDGET OF ALLIED HOSPITAL FAISALABAD *(QUESTION NO. 22)*

Prorogation- 124

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 1ST SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY 217
of the Punjab commenced on 15th August, 2018

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 2ND SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY
of the Punjab commenced on 4th October, 2018

Q

questions REGARDING-

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT- 150

-COMPLETION OF PROJECTS OF FAISALABAD INDUSTRIAL ESTATE DEVELOPMENT AND MANAGEMENT COMPANY *(QUESTION NO. 15*)* 163

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-
-Maintenance and budget for traffic signals in Faisalabad city *(Question No. 50*)* 182

PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT- 175
-BHUs and RHCs in district Chiniot and budget thereof *(Question No. 69*)* 184
-Details about employees and machinery in THQ and DHQ hospitals in district Chiniot *(Question No. 68*)* 158
-Facilities of CT Scan and MRI in DHQ hospitals in Lahore *(Question No. 5)* 170
-Facilities provided for kidney patients in the province *(Question No. 33*)* 186
-Facilities provided in Government hospitals of Faisalabad *(Question No. 51*)* 165
-Number of Government dispensaries and BHUs in PP-163 Lahore *(Question No. 26)* 154
-Number of RHCs, BHUs and THQs hospitals in PP-79 Sargodha *(Question No. 28*)* 185

PAGE NO.

-Repair of out of order machines in DHQ Hospital Jhang *(Question No. 25*)*
-Vacant posts and budget of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 22)*

R

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-15th August, 2018 7
-16th August, 2018 33
-19th August, 2018 81
-4th October, 2018 135

Resolutions REGARDING-
-Condemnation of efforts of the cursed politician of Holand Geert Wilders on producing insulting drawings about Hazrat Muhammad (صلی اللہ علیہ وسلم) 107
-Expressing of grief and sorrow on sad demise of Ex first Lady of Pakistan Mrs. Kalsoom Nawaz 139

S

SAMI ULLAH KHAN, MR.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***-
-On sad demises of Ex first Lady of Pakistan Mrs. Kalsoom Nawaz, father of Mr. Abdul Haye Dasti, MPA and Ghulam Abbas Khaki, MPA 138

SIGNATURES OF NEWLY ELECTED MEMBERS
IN REGISTER OF OATH BY-
-Aadil Bakhsh Chattha, Ch. 17
-Abbas Ali Shah, Syed 23
-Abdul Aleem Khan, Mr. 21
-Abdul Haye Dasti, Mr. 25
-Abdul Qadeer Alvi, Mr. 20
-Abdul Rauf, Mian 20
-Abdul Rauf, Rana 24
-Abdul Rauf Mughal, Mr. 18
-Abdul Rehman Khan, Mr. 19
-Abdul Sattar, Rana 17
-Abida Bibi, Ms. 14
-Abu Hafas Muhammad Ghayas-ud-Din, Mr. 17
-Adil Pervaiz, Mr.

	PAGE NO.
-Aftab Akbar Khan, Sardar	19
-Ahmad Ali Aulakh, Malik	16
-Ahmad Ali Khan Darishak, Sardar	27
-Ahmad Saeed Khan, Malik	26
-Ahmad Shah Khagga, Mr.	22
-Aisha Nawaz, Ms.	22
-Akhtar Ali, Chaudry	13
-Akhtar Ali Khan, Mr.	21
-Akhtar Hussain, Mr.	18
-Alamdar Abbas Qureshi, Mian	21
-Ali Abbas, Mr.	25
-Ali Abbas Khan, Mr.	22
-Ali Akhtar, Mr.	20
-Ali Haidar, Agha	19
-Ali Haider Gilani, Syed	20
-Alla-ud-Din, Sheikh	23
-Aman Ullah Warraich, Mr.	22
-Ameer Muhammad Khan, Mr.	18
-Amin Ullah Khan, Mr.	19
-Amjad Mehmood Chaudhry, Mr.	19
-Ammar Saddique Khan, Mr.	16
-Ammar Yasir, Mr.	16
-Aneeza Fatima, Ms.	16
-Ansar Majeed Khan Niazi, Mr.	15
-Arif Iqbal, Mr.	18
-Arshad Javaid Warraich, Chaudhry	17
-Ashifa Riaz, Ms.	17
-Ashraf Ali, Choudhary	11
-Asia Amjad, Ms.	18
-Asif Majeed, Mr.	12
-Atta-Ur-Rehman, Mr.	25
-Aysha Iqbal, Ms.	23
-Azhar Abbas, Mr.	12
-Azma Zahid Bokhari, Mrs.	25
-Baasima Chaudhary, Mrs.	14
-Babar Hussain Abid, Mr.	15
-Bilal Akbar Khan, Mr.	23
-Bilal Farooq Tarar, Mr.	17
-Bilal Yaseen, Mr.	17
-Bushra Anjum Butt, Ms.	21
-Dost Muhammad Mazari, Sardar	15
-Ehsan-ul-Haque, Mr.	26

PAGE

NO.

-Ejaz Ahmad Noon, Rana	24
-Ejaz Khan, Mr.	27
-Faisal Farooq Cheema, Chaudhry	16
-Faisal Hayat, Mr.	18
-Faiza Mushtaq, Mrs.	20
-Faqir Hussain, Mr.	15
-Farah Agha, Ms.	20
-Farah Azmi, Syeda	13
-Farhat Farooq, Ms.	13
-Farooq Amanullah Dreshak, Sardar	12
-Fateh Khaliq, Mr.	26
-Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.	18
-Fida Hussain, Mr.	16
-Firdous Rahna, Ms.	24
-Ghazali Saleem Butt, Mr.	12
-Ghazanfar Abbas, Mr.	21
-Ghazanfar Abbas Shah, Mr.	19
-Ghazanfar Ali Khan, Mr.	20
-Ghulam Ali Asghar Khan Lahry, Mr.	24
-Ghulam Habib Awan, Malik	18
-Ghulam Qasim Hinjra, Malik	21
-Ghulam Rasool Sangha, Malik	25
-Ghulam Raza, Mr.	19
-Gulnaz Shahzadi, Mrs.	22
-Gulraiz Afzal Gondal, Mr.	14
-Haider Ali Khan, Rai	18
-Hameeda Mian, Ms.	19
-Hamid Rashid, Mr.	27
-Hamid Yar Hiraj, Mr.	20
-Haroon Imran Gill, Mr.	23
-Haseena Begum, Ms.	26
-Hashim Jawan Bakht, Makhdoom	14
-Hassan Murtaza, Syed	11
-Hina Pervaiz Butt, Ms.	19
-Husnain Bahadar, Sardar	14
-Hussain Jahania Gardezi, Syed	26
-Iftikhar Hassan, Syed	23
-Iftikhar Hussain, Chaudhary	15
-Iftikhar Hussain Chhachhar, Ch.	18
-Ijaz Ahmad, Mr.	22
-Ijaz Hussain Bhatti, Mian	25
-Ijaz Masih, Mr.	20

	PAGE NO.
-Imran Khalid Butt, Mr.	26
-Imran Nazeer, Khawaja	17
-Irfan Aqeel Daultana, Mian	21
-Irfan Bashir, Mr.	23
-Ishrat Ashraf, Ms.	18
-Jahangir Khanzada, Mr.	14
-Jamshaid Altaf, Malik	15
-Javaid Akhter, Mr.	15
-Javed Allo Ud Din Sajid, Mr.	23
-Javed Kausar, Mr.	22
-Javeed Akhtar, Mr.	16
-Joyce Rufin Julius, Ms.	25
-Kanwal Pervaiz Ch, Ms.	15
-Kashif Ali Chishty, Mr.	14
-Kashif Mehmood, Mr.	22
-Khadija Umer, Ms.	24
-Khalid Mehmood, Mian	15
-Khalid Mehmood, Mr.	20
-Khalid Mehmood Babar, Malik	23
-Khalida Mansoor, Ms.	24
-Khalil Tahir Sindhu, Mr.	15
-Khawar Ali Shah, Syed	26
-Khayal Ahmad, Mr.	23
-Khizer Hayat, Mr.	19
-Khurram ljaz, Mr.	22
-Khurram Sohail Khan Laghari, Mr.	27
-Khush Akhtar Subhani, Choudhary	25
-Liaqat Ali, Chaudhry	17
-Liaqat Ali, Mr.	17
-Liaqat Ali Khan, Mr.	17
-Mahindar Pall Singh, Mr.	18
-Mahmood Ul Haq, Mr.	26
-Maimanat Mohsin, Syeda	20
-Manan Khan, Mr.	11
-Manazar Hussain Ranjha	17
-Mansoor Ahmed Khan, Nawabzada	18
-Marghoob Ahmad, Mr.	25
-Mashhood Ahmad Khan, Rana	21
-Masood Ahmad, Ch.	21
-Mazhar Abbas Raan, Mr.	24
-Mazhar Iqbal, Chaudhary	23
-Mehmood ur Rasheed, Mian	24

	PAGE NO.
-Mehwish Sultana, Ms.	21
-Mohammad Iqbal, Chaudhary	14
-Mohammad Iqbal Khan, Rana	18
-Mohammad Kashif, Mr.	11
-Mohsin Atta Khan Khosa, Mr.	20
-Momina Waheed, Ms.	25
-Muhammad Aamir Inayat Shahani, Mr.	13
-Muhammad Aamir Nawaz Khan, Mr.	19
-Muhammad Abdullah Warraich, Mr.	24
-Muhammad Adnan, Choudry	16
-Muhammad Afzal, Mr.	16
-Muhammad Afzal, Rana	24
-Muhammad Afzal Gill, Mr.	17
-Muhammad Ahmad Khan, Malik	24
-Muhammad Ahsan Jahangir, Mr.	22
-Muhammad Ajmal, Mr. (PP-97)	18
-Muhammad Ajmal, Mr. (PP-108)	19
-Muhammad Akhlaq, Mr.	19
-Muhammad Akhtar, Mr.	17
-Muhammad Akhtar Hayat, Mian	23
-Muhammad Ali Raza Khan Khakwani, Mr.	17
-Muhammad Amin Zulqrnain, Mr.	24
-Muhammad Anwar, Malik	21
-Muhammad Aown Hameed, Mr.	15
-Muhammad Arshad, Mr.	25
-Muhammad Arshad Chaudhary, Mr.	24
-Muhammad Arshad Javed, Mr.	17
-Muhammad Arshad Malik, Mr.	24
-Muhammad Ashraf Khan Rind, Mr.	22
-Muhammad Ashraf Rasool, Mr.	25
-Muhammad Asif Nakai, Sardar	20
-Muhammad Asif, Mian	22
-Muhammad Aslam, Mehar	20
-Muhammad Aslam Iqbal, Mian	27
-Muhammad Atif, Mr.	21
-Muhammad Ayub Khan, Mr.	20
-Muhammad Basharat Raja, Mr.	20
-Muhammad Daud Sulamani, Khawaja	16
-Muhammad Ejaz Hussain, Mr.	25
-Muahmmad Faisal Khan Niazi, Mr.	24
-Muhammad Farrukh Mumtaz Maneka, Mian	23
-Muhammad Gazain Abbasi, Sahib Zada	22

	PAGE NO.
-Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.	24
-Muhammad Hanif, Mr.	21
-Muhammad Hashim Dogar, Mr.	25
-Muhammad Illyas, Mr.	22
-Muhammad Ilyas Khan, Mr.	27
-Muhammad Jahangir Bhutta, Peerzada	22
-Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr	23
-Muhammad Jamil, Mr.	24
-Muhammad Kazim Peerzada, Mr.	24
-Muhammad Latasub Satti, Mr.	24
-Muhammad Latif Nazar, Mr.	16
-Muhammad Mamoon Tarar, Mr.	20
-Muhammad Mansha Ullah Butt, Khuwaja	18
-Muhammad Mirza Javed, Mr.	17
-Muhammad Moavia, Mr.	21
-Muhammad Mohiudin Khan Khosa, Sardar	20
-Muhammad Mohsin Leghari, Mr.	26
-Muhammad Muneeb Sultan Cheema, Mr.	26
-Muhammad Nadeem Qureshi, Mr.	18
-Muhammad Naeem, Mr.	23
-Muhammad Naeem Safdar, Mr.	22
-Muhammad Nawaz Chohan, Mr.	22
-Muhammad Raza Hussain Bukhari, Mr.	26
-Muhammad Rizwan, Mr.	25
-Muhammad Sabtain Raza, Mr.	17
-Muhammad Saddique Khan Baloch, Khan	25
-Muhammad Safdar Shakir, Mr.	23
-Muhammmd Saleem Akhtar, Mr.	19
-Muhammad Salman, Mr.	23
-Muhammad Saqib Khurshed, Mr.	23
-Muhammad Shafiq Anwar, Chaudhary	24
-Muhammad Shafiq, Mr.	25
-Muhammad Shoaib Idrees, Mr.	25
-Muhammad Shoaib Owaisi, Mian	19
-Muhammad Sibtain Khan, Mr.	24
-Muhammad Tahir, Mr.	19
-Muhammad Tahir Pervaiz, Mr.	25
-Muhammad Taimoor Khan, Mr.	19
-Muhammad Tariq, Rana	20
-Muhammad Tariq Tarar, Mr.	21
-Muhammad Toufeeq Butt, Mr.	18
-Muhammad Waris Aziz, Mr.	18

	PAGE NO.
-Muhammad Waris Shad, Mr.	20
-Muhammad Waseem, Khawaja	19
-Muhammad Yasin Amir, Mr.	17
-Muhammad Yousaf, Mr.	21
-Muhammad Zaheer-ur-Din Khan Alizai, Mr.	23
-Mujtaba Shuja Ur Rehman, Mr.	23
-Mukhtar Ahmad, Malik	27
-Mumtaz Ahmed, Mr.	22
-Mumtaz Ali, Mr.	19
-Munawar Hussain, Rana	25
-Muneeb-ul-Haq, Mr.	18
-Munir Masih Khokhar, Mr.	22
-Munira Yamin Satti, Ms.	26
-Murad Raas, Mr.	14
-Mussarat Jamshed, Ms.	21
-Muzaffer Ali Sheikh, Mr.	12
-Nabeel Ahmad, Rais	18
-Nadeem Abbas, Malik	25
-Nadeem Kamran, Malik	21
-Naghma Mushtaq, Ms.	22
-Naseer Ahmad, Mr.	11
-Nasrin Tariq, Ms.	21
-Nauman Ahmad Langrial, Malik	12
-Naveed Ali, Mr.	22
-Naveed Ashraf, Chaudhry	22
-Naveed Aslam Khan Lodhi, Mr.	17
-Nazir Ahmad Chohan, Mr.	22
-Nazir Ahmad Khan, Mr.	23
-Neelum Hayat Malik, Ms.	23
-Niaz Hussain Khan, Mr.	12
-Nishat Ahmad Khan, Mr.	25
-Noor ul Amin Wattoo, Mr.	23
-Parvez Elahi, Mr.	22
-Peter Gill, Mr.	16
-Qaisar Iqbal, Mr.	26
-Qutab Ali Shah, Syed	18
-Rabia Ahmed Butt, Ms.	20
-Rabia Naseem Farooqi, Ms.	15
-Rabia Nusrat, Ms.	15
-Rafaqat Ali Gillani, Syed	14
-Rahat Afza, Ms.	25
-Raheela Naeem, Mrs.	14

	PAGE NO.
-Ramzan Saddique, Mr.	15
-Rashid Hafeez, Raja	21
-Rashida Khanam, Ms.	16
-Riaz Ahmad, Rana	12
-Rukhsana Kausar, Ms.	22
-Saad Rafique, Khawaja	14
-Saba Sadiq, Ms.	21
-Sabeen Gul Khan, Ms.	14
-Sabrina Javaid, Ms.	13
-Sadia Nadeem Malik, Ms.	13
-Sadia Sohail Rana, Ms.	14
-Sadiqa Sahibdad Khan, Ms.	12
-Saeed Ahmad, Mr.	12
-Saeed Akbar Khan, Mr.	20
-Saeed Ul Hassan, Syed	19
-Sagheer Ahmed, Raja	17
-Sajid Ahmed Khan, Mr.	16
-Sajid Mehmood, Chaudhary	18
-Sajida Begum, Ms.	16
-Sajida Yousuf, Ms.	13
-Sajjad Haider Nadeem, Mr.	13
-Saleem Bibi, Ms.	20
-Saleem Sarwar Jaura, Mr.	11
-Salma Saadia Taimoor, Ms.	17
-Salman Rafiq, Khawaja	14
-Sami Ullah Khan, Mr.	21
-Samiullah Chaudhary, Mr.	21
-Sania Ashiq Jabeen, Ms.	24
-Sarfraz Hussain, Mr.	14
-Seemabia Tahir, Ms.	21
-Shafi Muhammad, Mian	13
-Shafiq Ahmad, Mr.	24
-Shah Muhammad, Mr.	19
-Shahab-Ud-Din Khan, Mr.	23
-Shahbaz Ahmad, Mr. (PP-130)	25
-Shahbaz Ahmed, Mr. (PP-148)	20
-Shaheen Raza, Ms.	21
-Shaheena Karim, Ms.	12
-Shahida Ahmed, Ms.	12
-Shakeel Shahid, Mr.	12
-Shamim Aftab, Ms.	19
-Shamsa Ali, Ms.	12

	PAGE NO.
-Shaukat Manzoor Cheema, Mr.	12
-Shawana Bashir, Ms.	26
-Shazia Abid, Ms.	12
-Sher Akbar Khan	15
-Shoukat Ali Laleka, Mr.	20
-Shujahat Nawaz, Mr.	27
-Sohaib Ahmad Malik, Mr.	16
-Sumaira Ahmed, Ms.	18
-Sumera Komal, Ms.	12
-Sunbal Malik Hussain, Ms.	15
-Tahia Noon, Ms.	15
-Taimoor Masood, Malik	14
-Talat Fatemeh Naqvi, Ms.	16
-Tamoor Ali Lali, Mr.	12
-Tanveer Aslam Malik, Mr.	19
-Tariq Abdullah, Mian	16
-Tariq Masih Gill, Mr.	23
-Umar Farooq, Mr.	26
-Umer Aftab, Mr.	19
-Umer Tanveer, Mr.	20
-Umul Banin Ali, Ms.	16
-Usman Ahmed Khan Buzdar, Mr.	12
-Usman Mehmood, Syed	25
-Uswah Aftab, Ms.	25
-Uzma Kardar, Ms.	14
-Waqar Ahmad Cheema, Chaudhary	12
-Waseem Khan Badozai, Nawabzada	18
-Wasiq Qayyum Abbasi, Mr.	23
-Yasir Humayun, Mr.	16
-Yasir Zafar Sandhu, Mr.	16
-Yasmin Rashid, Ms.	18
-Yawar Abbas Bukhari, Syed	11
-Yawar Kamal Khan, Raja	15
-Yawar Zaman, Mian	16
-Zafar Iqbal, Mr. (PP-26)	22
-Zafar Iqbal, Mr. (PP-109)	16
-Zaheer Iqbal, Mr.	19
-Zaheer Ud Din, Ch.	24
-Zahid Akram, Mr.	19
-Zahoor Ahmad, Rai	24
-Zahra Naqvi, Syeda	24
-Zaib-un-Nisa, Ms.	12

PAGE NO.

-Zainab Umair, Ms. 15
-Zakia Khan, Ms. 13
-Zawar Hussain Warraich, Mr . 14
-Zeeshan Rafique, Mr. 23

17

SPEECH IN THE HOUSE by-
-Ali Haider Gilani, Syed
-Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr. 122
-Muhammad Moavia, Mr. 110
120

SUMMONING-
-Notification of summoning of 1st session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 15th August, 2018
-Notification of summoning of 2nd session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 4th October, 2018

1

127

U

UZMA QADRI, SYEDA (W-354)
-Oath of office

137

V

VOTES-
-List of voters for Mr. Muhammad Hamza Shahbaz Sharif (Candidate for the seat of Chief Minister) according to division list
-List of voters for Mr. Usman Ahmed Khan Buzdar (Candidate for the seat of Chief Minister) according to division list 96
88

Y

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-BHUs and RHCs in district Chiniot and budget thereof *(Question No. 69*)* 182

PAGE NO.

-Details about employees and machinery in THQ and DHQ hospitals in district Chiniot *(Question No. 68*)* 175
-Facilities of CT Scan and MRI in DHQ hospitals in Lahore *(Question No. 5)* 184
-Facilities provided for kidney patients in the province *(Question No. 33*)* 158
-Facilities provided in Government hospitals of Faisalabad *(Question No. 51*)* 171
-Number of Government dispensaries and BHUs in PP-163 Lahore *(Question No. 26)* 187
-Number of RHCs, BHUs and THQs hospitals in PP-79 Sargodha *(Question No. 28*)* 165
-Repair of out of order machines in DHQ Hospital Jhang *(Question No. 25*)* 154
-Vacant posts and budget of Allied Hospital Faisalabad *(Question No. 22)* 186

Z

ZAHEER IQBAL, MR.

Call attention Notice REGARDING- 193

-Murder during dacoity in Bahawalpur

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution)*

DISCUSSION On-

-LAW AND ORDER 214